نواب صدیق حسن خاں بھوپالی رح

کی

معرکۃ الآراء تصنیف

الدّاء والدّواء

باھتمام

منیجر: محمد سعید "مکتبۃ التوحید"

غفار منزل ایکس ٹینشن جامعہ نگر اوکھلا نئی دہلی ۲۵ ۱۱۰۰

تقسیم کار: ورلڈ اسلامک پبلیکیشنز جامع مسجد دہلی ۶

بسم الله أرقيك والله يشفيك من كل داء فيك

لله الحمد والمنة کہ درین زمان سعادت وبرکت اقتران رسالہ نافعہ مؤلفہ عالم فاضل عامل کامل جناب مولوی سید محمد صدیق حسن صاحب مغفور مسمّی بہ

الدعاء والدواء

زیر اہتمام

منیجر محمد سعید، مکتبۃ التوحید غفار منزل اکسٹینشن جامعہ نگر نئی دلی ۲۵

تقسیم کار: مسجد اہلحدیث نمبر ۲۴۴ عقب جی بی روڈ دہلی ۶

ورلڈ اسلامک پبلیکیشنز جامع مسجد دہلی ۶
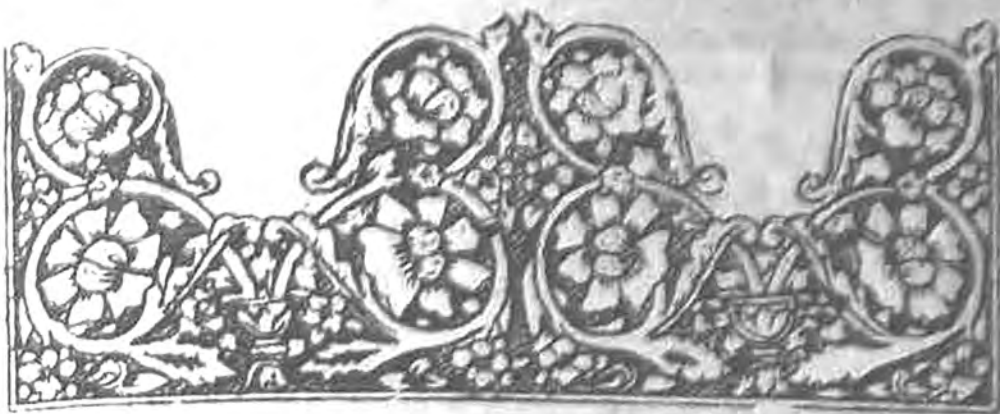
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَا اَنْزَلَ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْقَائِلِ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِیْنَ هُمْ لِاَرْضِ الْاِیْمَانِ سَمَاءٌ **امابعد** اس مختصر تحریر میں بعض ادعیۂ ماثورہ واعمال صحیحہ کا ذکر کیا جاتا ہے جنکا تعلق عوارض وآفات سے حیات میں تامہ ہے مجھکو اپنے مشائخ حدیث وعلماء دین سے انکی اجازت حاصل ہے یہ وہ احوال ہیں جو صغار وکبار بنی آدم کو اکثر عارض ہوتے رہتے ہیں اور وہ اسقام ہیں جنسے عافیت کمتر حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے جسطرح ہر مرض کیلیے ایک دارو نازل کی ہے اسیطرح ہر بیماری کے لیے ایک دعا بھی اتاری ہے دفع امراض وآلام واوجاع واسقام کے لیے دو ہی صورتیں ہوتی ہیں دوا یا دعا سو کتب حدیث شریف میں طب نبوی مذکور ہے لیکن لوگ اپنی بے شعوری وضعف ایمان کی وجہ سے اسپر عمل نہیں کرتے ہیں اطباء کی طرف رجوع لاتے ہیں طب ایمانی کو چھوڑ کر طب یونانی میں گرتے ہیں اسی لیے انکو تجربہ اسکے نفع کا نہیں ہے لیکن دعا کی طرف اکثر خلق کا اعتماد ہوتا ہے

وفقہ اللہ لاحسن الاعمال والاوفاق	# گذارش	از طرف خاکسار فقیر محمد اسحاق

بزرگان اہل علم وعمل وعلمای صاحب بصیرت وادراک کی خدمت میں گذارش ہی کہ اعلی حضرت جناب مولوی سید محمد صدیق حسن خان صاحب جنت آشیان نی یہ رسالہ الداء والدوا نہایت عمدہ وجامع تالیف فرمایا اسکی دعائیں اور تعالیق وتعاویذ بلاشک وشبہہ تیر بہدف ہیں۔ الحق کہ اکثر علمای ذوی العقول کی کتب معتبرہ سی ان دعاؤں کو اخذ فرمایا ہی۔ کسی مسلمان کو ان اعمال پر عمل کرنے میں نہ دقت ودشواری ہی نہ حجت اسلیے کہ تمام ترکیبیں کلام مجید وسنت نبوی سے اخذ کی گئیں اور اکثر مسلمان قرآن مجید تو پڑھے ہی ہوتی ہیں الغرض کچھ دشواری بھی نہیں۔ جناب مرحوم نے جیسا کہ خود آخر کتاب میں تحریر فرمایا ہی جناب مولوی محمد یعقوب صاحب مغفور مہاجر مکہ معظمہ سی اور دیگر مشائخ وعلما سی اجازت ان اعمال کی حاصل فرمائی تھی اور یہ بھی تحریر فرمایا ہی کہ اکثر انمیں خود انکے تجربہ کیے ہوئے ہیں۔ اگرچہ بوقت تالیف کے حضرت مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے اعمال کی اجازت اپنی اولاد واخلاد کو دی تھی اور یہی آخر کتاب میں تحریر بھی فرمایا تھا۔ مگر طبع کتاب کے بعد ایک موقع پر اس خاکسار کو بھی بکمال شفقت اجازت خاص عنایت فرمائی تھی چونکہ اس کتاب کو چھپے ہوے ۲۲ برس گذر گئے اور اب اسکی نسخے بہت کمیاب ہیں اسلیے خاکسار نے نظر بہ اجازت خاصہ ونفع عام اس رسالۂ نافعہ کو بصرف زر کثیر واہتمام واعتنای بلیغ بار دگر چھپوایا ہی اور تمام مؤمنین ومؤمنات کو اجازت عامہ دیتا ہوں اللہ تعالی شافی مطلق ومؤثر برحق اسکی تاثیرات سے سب کو محفوظ

فہرست مقاصد کتاب الدار والدوا

وقت لحوق عوارض کے اطفال وغیرہم کو گنڈے تعویذ وغیرہا تلاش کرتے پھرتے ہیں اور کوئی جاہل فقیر یا عابد بے علم انکو ایسی دعا بتا دیتا ہے جو ماثور نہیں ہے یا اسمیں شرک ہوتا ہے سو جنہی اعلی درجہ کا احسان یہ ہی کہ انسان رقیہ نہ کرے اور نہ کرائے کیونکہ اسپر وعدہ دخول جنت کا بلاحساب حدیث صحیح میں آیا ہے لکن اکثر خلق متوکل علی اللہ نہیں ہوتی ہی اسلیے شارع نے رقیہ کو جائز رکھا ہے مگر اس شرط سے کہ آیت یا حدیث سے ہو اور عربی زبان میں مفہوم المعنی ہو لہذا مشائخ و اہل علم نے اس طرح کے رقیے ذکر کیے ہیں اور خلق میں انکا نفع دیکھا گیا ہے میں بھی بچوں کی بیماری میں اکثر ان اعمال کو جو کتاب قول جمیل تالیف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی میں مذکور ہیں استعمال میں لاتا ہوں مجھکو انکی اجازت بھی مولوی محمد یعقوب مرحوم مہاجر مکہ معظمہ نواسۂ شاہ عبد العزیز دہلوی سے حاصل ہی دوسرے علی ہذا حضرت نے فرمایا ہے اَحَبُّ عِبَادِ اللّٰہِ تَعَالیٰ اِلَیہِ اَنفَعُھُم لِعِبَادِہٖ اور ارشاد کیا ہی اِذَا مَاتَ ابنُ اٰدَمَ اِنقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّا مِن ثَلَاثٍ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَو عِلمٍ یُنتَفَعُ بِہٖ اَو وَلَدٍ صَالِحٍ یَدعُو لَہٗ اور علماء کا اسپر اجماع ہی کہ نوافل علم افضل ہیں نوافل عبادت سی اسلیے کہ نفع علم کا متعدی الی الناس ہوتا ہے اور نفع عبادت کا قاصر علی العابد رہتا ہے بنا برعلی ہذا مینے اس رسالۂ مختصر میں بعض ادعیہ و رقیے کو جو مجھے پہونچے ہیں اور بعض اعمال کو جو صحیح طور پر علماء راسخین سے ثابت ہوئے ہیں لکھا ہے تا کہ گھر میں یہ رسالہ موجود رہے اور وقت عوارض و آفات کے بحول اللہ و قوتہ اس سے نفع لیا جائے میں ان اعمال و ادعیہ کی اجازت اپنی اہل بیت و اولاد و احفاد کو دیتا ہوں لکن انکو یہ چاہیے کہ براہ سہل انگاری اس تعامل کو لہو و لعب نہ ٹھیرالیں بلکہ ساتھ حسن عقیدت و کمال ادب و حضور دل کے ہر رقیہ و دعا کو اسکے موقع پر موافق ترتیب و قاعدۂ مقررہ کے بلا کم و کاست استعمال میں لائیں

حسن دعای تو گر مستجاب نیست مرنج + ز آن زبان دگر و دل دگر دعا چہ کند +

پھر اللہ تعالی کو شافی و کاشف سوء و ضرر و نافع سمجھیں اور جو گنڈے و تعویذ یا و شمائی نکالی ہیں اور انکو حروف ابجد یا ہندسے میں لکھا ہی یا ان میں اسماء غیر اللہ سی استعانت لیجاتی ہی یا وہ واسطے کسی ضرر یا امر ناجائز کے مستعمل ہوتے ہیں اس سی محترز رہیں شرحؒ نے فرمایا ہی جمعت فی ذلک ما نقل عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وعن الصحابۃ وعن جماعۃ من العلماء والاولیاء مما جرب وصح بحمد اللہ تعالی والمسئول من اللہ سبحانہ و تعالی ان ینفع بذلک من استعملہ فی طاعۃ اللہ و نفع المسلمین وان یجب نفعہ عمن استعملہ فی ضر احد من الناس اجمعین انتہی

اس رسالے میں اول ان اعمال کو ذکر کیا ہی جو اللہ و رسول کے کلام میں آئے ہیں پھر علما و مشائخ کے اعمال کا بیان کیا ہی یہ رسالہ ایک مقدمہ پانچ باب اور ایک خاتمہ پر متضمن ہی اور اسکا نام **الدَّاءُ وَالدَّوَاءُ** رکھا ہی مرض دو طرح کے ہوتے ہیں ایک قلبی دوسرے قالبی دل کی بیماری اوصاف مہلکات سے ہوتی ہی وہ دس مرض ہیں جیسے حسد و غضب و کبر و حرص و عجب و ریا وغیرہ انکا بیان اور انکے علاج رسالہ لسان العرفان میں مذکور ہیں بدن کی بیماری غالباً اکل و شرب سے ہوتی ہے اسکو شہوت طعام کہتے ہیں اسی کا نتیجہ شہوت فرج بھی ہے اسکا بیان مع علاج کتاب احیاء العلوم میں مرقوم ہے لیکن وہ علاج شرعی ہے اور عرفی علاج ایسے امراض کا وہ ہی جو حشائش و عقاقیر سے اہل طب کیا کرتے ہیں اس جگہ جس علاج کا ذکر ہوگا وہ ادعیہ و اعمال سے ہوگا نہ مجاہدہ و ریاضت و طب سی کہ اس کا محل دوسرا ہے واللہ المستعان

مقدمہ اس بیان میں کہ دُعا نافع ہوتی ہی اور دُعا کرنی کا حکم شرعاً ثابت ہے

حدیث نعمان بن بشیر میں آیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا ہے الدعاء ھو العبادۃ ثم تلا وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جھنم داخرین

اخرجہ ابن ابی شیبۃ وصححہ الترمذی وابن حبان والحاکم انس کا لفظ نزدیک ترمذی کے رفعًا یہ ہے الدعاء مخ العبادۃ آیت وحدیث دونوں دلیل ہیں اس بات پر کہ دعا عین عبادت ہے اور ترک دعا استکبار ہے ابن عمر رفعًا کہتے ہیں من فتح لہ فی الدعاء منکم فتحت لہ ابواب الاجابۃ رواہ ابن ابی شیبۃ والترمذی وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی جسکو توفیق دعا کی ملتی ہے اسکے لیے دروازہ اجابت کا کھل جاتا ہے سلمان کا لفظ مرفوع یہ ہے لا یرد القضاء الا الدعاء ولا یزید فی العمر الا البر رواہ الترمذی وصححہ ابن حبان دوسرا لفظ یہ ہے لا یرد القدر الا الدعاء الخ یہ دلیل ہے اسپر کہ دعا دافع بلا ہوتی ہے اگرچہ اس بلا کے اترنے کا حکم ہو چکا ہو اس باب میں اور احادیث بھی آئی ہیں آیۂ کریمۂ یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب بھی اسی پر دلیل روشن ہے وللہ الحمد عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے لا یغنی حذر من قدر والدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل وان البلاء لینزل فیتلقاہ الدعاء فیعتلجان الی یوم القیامۃ اخرجہ الحاکم والبزار والطبرانی والخطیب معلوم ہوا کہ دعا بھی ایک قدر وقضاے آلہی ہے اللہ کبھی کسی بندے کے لیے ایک حکم مقید جاری کرتا ہے کہ وہ دعا نہ کریگا لکن جب بندہ دعا کرتا ہے تو اللہ اس بلا کو اس دعا کی وجہ سے دفع کر دیتا ہے دوسرا لفظ عائشہ کا یہ ہے لیس شیء اکرم علی اللہ من الدعاء اخرجہ الترمذی وابن حبان واحمد والبخاری فی التاریخ وابن ماجۃ وصححہ الحاکم واقرہ الذہبی وجہ مکرم ہونے دعا کی یہ ہے کہ دعا دلیل ہے اللہ کی قدرت اور بندے کے عجز پر یا اس لیے کہ دعا مغز عبادت اور عین عبادت ہے اسی لیے اللہ تعالی اس کا اکرام کرتا ہے حدیث ابوہریرہ میں مرفوعًا آیا ہے من لم یسأل اللہ یغضب علیہ رواہ الترمذی وفی روایۃ من لم یدع اللہ غضب علیہ رواہ ابن ابی شیبۃ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ پکارنا بندے کا اپنے رب کو اہم واجبات و

اعظم مفروضات سے ہے کیونکہ واجب ہونے میں تجنب کی غضب خدا کی کسی کا خلاف نہیں
ہے آیات کتاب اللہ بھی اسی پر دلیل ہیں ادعونی استجب لکم امن یجیب المضطر اذا دعاہ
ویکشف السوء واذا سألک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان
شوکانی نے فرمایا ہے فان ھذا التعلیل بالقرب ثم الوعد بعدہ بالاجابۃ یقطع کل معذرۃ
ویدفع کل تعلۃ انتہی حدیث انس میں فرمایا ہے لا تعجزوا فی الدعاء فانہ لن یھلک مع الدعاء احد
اخرجہ ابن حبان وصححہ والحاکم والضیاء فی المختارۃ اسمیں نہی ہے ترک دعا سے اور بشارت
ہے اس بات کی کہ ہمراہ دعا کے کوئی ہلاک نہیں ہوتا ہے پھر حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے
جسکو یہ بات خوش آئے کہ اللہ اسکی دعا وقت سختی وکرب کی قبول کرے تو وہ حالت رخا میں
بہت دعا کیا کرے رواہ الترمذی اکثر لوگ مصیبت کے وقت تو دعا کیا کرتے ہیں اور حالت
امن وصحت ورفاہیت میں اللہ کو بھول جاتے ہیں اسلیے انکی دعا جلد قبول نہیں ہوتی حدیث
ابوہریرہ میں دعا کو سلاح مومن وستون دین ونور آسمان وزمین فرمایا ہے رواہ الحاکم دعا
کو اس جگہ تشبیہ دی ہے ہتھیار سے کہ جسطرح ہتھیار سے مقابلہ دشمن کا کرتے ہیں اسی طرح دعا
سے مقابلہ مصیبت کا کیا جاتا ہے پھر تیسری حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان اپنا
مونھ سامنے اللہ کے واسطے دعا کے اٹھاتا نہیں کرتا لیکن اللہ اسکا سوال پورا کرتا ہے یا تو
تعجیل کرتا ہے یا اسکے لیے ذخیرہ کر رکھتا ہے رواہ احمد بہرحال اثر دعا کا ضائع نہیں جاتا خواہ
یہاں قبول ہو یا آخرت میں ذخیرہ ہو وللہ الحمد **ف** یہ بیان دعا کا تمام ہوا رقیہ سو حیا رکہتی
ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعہ
رواہ مسلم یہ حدیث اگرچہ خاص حق میں رقیہ کژدم کے آئی ہے لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہے
نہ خصوص سبب کا اور حدیث عوف بن مالک اشجعی میں فرمایا ہے لا باس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک

رواہ مسلم اور نظر کا عمل خود حدیث ابن عباس میں نزدیک مسلم کے آیا ہی مگر ابن مسعود نے
کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک رواہ ابو داؤد مراد اس سی
وہ رقیہ وتمیمہ ہی جسمیں شرک ہو تمیمہ کہتے ہیں تعلیق خرزات کو بچے کے گلے میں واسطے دفع نظر
وغیرہ کے بہر بہر تعویذ کو تمیمہ کہنے لگے مجازاً تولہ ایک نوع ہے سحر کی جس سی درمیان بی بی و
میاں کے محبت پیدا ہو اسی طرح حدیث جابر میں نشرہ کو عمل شیطان فرمایا ہی رواہ ابوداؤد
حاصل یہ ہی کہ جو رقی جاہلیت واہل کفر و شرک کے ہیں وہ ممنوع ومنہی عنہ ہیں اون کا ذکر
کتاب دعایۃ الایمان میں کیا گیا ہے اور جو رقے اسلام کے ہیں اور قرآن وحدیث
صحیح سے ثابت ہیں یا علماء اہل توحید سے ماثور ہیں اور انمیں استعانت بغیر اللہ نہیں
ہے وہ بلاشک جائز ہیں خود حضرت نے اس طرح کا رقیہ حسنین علیہما السلام کے لیے کیا
تہا اور سب سے بہتر رقیہ قرارت سورۂ فاتحہ واخلاص ومعوذتین ہے تفصیل اس مسئلے
کی ہمنے کتاب دلیل الطالب میں لکھی ہے شرجی نے فائدہ ہشتاد وہشتم میں کچھ اوفاق
اسماے الٰہی کے بھی حروف مقطعہ وہندسہ میں ذکر کیے ہیں اس نظر سے کہ وہ اسمائے الٰہی
ہیں انکا نفع یقینی ہی لکن اس وجہ سی کہ یہ طریقہ کتب سنت میں نہیں آیا ہے اور بعض اوفاق کا
تعلق مزاہدات کواکب سبعہ سی بیان کیا ہی اسلیے ترک انکا فعل سی افضل ہی تاکہ علم نجوم کے
لوث سے طہارت حاصل رہے یہی حکم خطوط رمل کا ہے اور انتساب جفر کا طرف اہل بیت
رسالت کے صحت کو نہیں پہنچا الحاصل جو علم ایسا ہے کہ اخذ اسکا مشکوٰۃ نبوت سی نہیں
ہے اس سی گو دنیا میں نفع متصور ہو لکن درحقیقت وہ ضرر محض ہی اعمال آیات واحادیث
میں اللہ پر توکل اور اللہ سے استعانت ہوتی ہی اور رمل وجفر ونجوم میں غیر اللہ پر توکل ہوتا
ہے اور مدارک غیوب سے مدد لیجاتی ہی خالی ہونا ان اشیاء کا انواع شرک جلی یا خفی سے

شکل ہی ایمان سی چیز کو اشتباہ میں ڈالنا کوئی عقل نہیں ہی بلکہ المؤمنون وقافون عند الشبہات

باب اول بیان میں فوائد تلاوت قرآن کریم اور بعض سورہ آیات فرقان عظیم کی

شیخ احمد شرجی حنفی یمنی رح نے کتاب الفوائد فی الصلوٰۃ والعوائد میں لکھا ہے اسمیں شک نہیں ہے
کہ تلاوت قرآن شریف کی بہت سی عبادات سی افضل ہی ترمذی نی ابن مسعود سی رفعا روایت
کیا ہی مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لا اَقُولُ الٓمٓ حرف ولکن الف
حرف ولام حرف ومیم حرف مراد حرف سی اس جگہ حرف بسیط منفرد ہی نہ کلمہ وھذا اجر کبیر
وثواب عظیم وبنیانحمد ابن عباس نی کہا ہے تم قرآن پڑہا کرو جس دل نی قرآن یاد کر لیا اسکو
عذاب نہ ہوگا۔ اور صحابہ قرآن کا مصحف میں پڑہنا دوست رکہتے تھے اسلیے کہ اسمیں نظر کی
عبادت زیادہ ہی عثمان رضی اللہ عنہ ہر دن قرآن میں نظر کرتے اور کہتے یہ کتاب ہے
میرے رب کی بندے کو ضرور ہے کہ جب اسکے پاس کتاب اسکے سید کی آئے تو ہر دن
اسمیں نظر کرے اور جس بات کا حکم ہوا اسکو بجا لائے اور جس بات کو منع کیا ہوا اس سی
بچے امام ابن ابی الضیف نی کتاب بلغۃ المسافر میں کہا ہی عبادات میں سی اتنا ہی کافی ہے
کہ قرآن کی تلاوت کری اور سات بار حَسْبِيَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ صبح وشام کہہ لیا کری اسلیے کہ جو عبادت اسکے سواہے اسمیں حضور قلب شرط ہی اور
تلاوت قرآن کے بارے میں یوں آیا ہے کہ یہ اعظم قرب ہے فہم کے ساتھ ہو یا بے فہم
اور جو کوئی حسبی اللہ کہتا ہے اللہ اسکی فکر کو دور کر دیتا ہے صادق ہو یا کاذب بعض علماء
نے حضرت کو خواب میں دیکھا پوچھا قرآن خواں کو کتنا ثواب ملتا ہے۔ بہت سی چیزیں دنیا
و آخرت کی گن کر بتائیں کہا ساتھ حضور قلب کی یا بے حضور فرمایا بفھم او بغیر فھم حدیث
ابو سعید میں آیا ہے جسکو مشغول کیا قرآن نی میرے ذکر و سوال سی میں دونگا اسکو بہتر اس سے

جو سائلین کو دونگا اور بزرگی اللہ کے کلام کی ساری کلام پر ایسی ہے جیسی بزرگی اللہ کی ساری خلق پر رواہ الترمذی انتھی کلام المترجم ابو امامہ باہلی رفعًا کہتے ہیں تم قرآن پڑہا کرو کہ وہ دن قیامت کے اپنے لوگوں کا شفیع ہو کر آئیگا اخرجہ مسلم یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ قرآن کریم شافع اصحاب قرآن ہوگا مراد اصحاب سے وہ لوگ ہیں جو قرآن شریف پڑہا کرتے ہیں صحاح ستہ میں عثمان رضی اللہ عنہ سے مرفوعًا روایت ہے خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ وسیاتی بیانہ انشاء اللہ تعالیٰ

فضل بسملہ

حدیث ابو ہریرہ میں رفعًا آیا ہے کل امر ذی بال لا یبدء فیہ بسم اللہ فھو اجذم رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ علما نے کہا ہے اے مقطوع البرکۃ اور یہ بھی آیا ہے کہ جس دعا کی اول میں بسم اللہ ہوتی ہے وہ دعا پھیری نہیں جاتی علی مرتضی نے ایک شخص کو بسم اللہ لکھتے ہوئے دیکھا تہا کہا جودھا فان رجلا جودھا فغفر لہ یعنی اسکو خوب بنا کر لکھ ایک شخص نے اسکو خوب بنا کر لکھا تہا وہ بخشدیا گیا ابن عباس نے کہا ہے لوگ ایک آیت کتاب اللہ سے غافل ہیں حالانکہ وہ سوا حضرت کے کسی اور پر نہیں اتری مگر سلیمان علیہ السلام پر ابن مسعود نے کہا ہے جو شخص چاہے کہ وہ زبانیہ دوزخ سے نجات پائے وہ بسم اللہ پڑھے ہر حرف کی عوض ایک زبانیہ سے نجات پائیگا

حکایت قیصر روم نے عمر بن خطاب کو لکھا تہا مجھکو درد سر رہا کرتا ہے تہمتا نہیں کوئی دوا بھیجدو عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کلاہ اسکو بھیجی وہ جب سر پر رکھتا تو درد تھم جاتا جب اتار لیتا تو پھر ہونے لگتا اسکو تعجب ہوا دیکھا تو کلاہ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا تہا نہ اور کچھ اسنے کہا ما اکرم ھذا الدین واعزہ شفانی اللہ بایۃ واحدۃ منہ پھر وہ سچا پکا مسلمان ہو گیا

حکایت خالد بن ولید نے ایک قلعہ کفار کا محاصرہ کیا تہا اہل حصن نے کہا تمکو یہ اعتقاد ہے کہ دین اسلام حق ہے بھلا ہمکو کوئی نشانی دکھاؤ کہ ہم مسلمان ہو جائیں کہا اچھا تم میرے

پاس سم قاتل لاؤ وہ ایک پیالے میں زہر لائے انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اور
اسکو پی گئے کچھ اثر نہوا صحیح سالم کھڑے ہو گئے ان لوگوں نے کہا بیشک یہ دین حق ہے
سکے سب اسلام لے آئے **حکایت** بشر حافی رح نے ایک پرچہ کاغذ پر بسم اللہ لکھی ہوئی
زمین پر پڑی پائی اسکو اٹھالیا انکے پاس سوا دو درہم کے کچھ نہ تھا خوشبو خرید کر کے
اس پرچہ کاغذ کو معطر کیا خواب میں حق سبحانہ وتعالی کو دیکھا فرمایا یا بشر طیبت
اسمی لاطیبن اسمك فی الدنیا والاخرۃ شیخ احمد بونی رح نے لطائف الاشارات میں لکھا ہے
ان شجرۃ الوجود تفرعت عن بسم اللہ الرحمن الرحیم وان العوالم کلھا قائمۃ بھا
جملۃ وتفصیلا فلذلك من اکثر من ذکرھا رزقہ اللہ الھیبۃ عند العالم العلوی
والسفلی ومن علم ما اودع فیھا من الاسرار واکتتبھا لم یحترق بالنار انتہی **حکایت**
ایک مرد صالح نے کہا ہے کہ جو کوئی ساری بسم اللہ چھ سو چھپن بار لکھکر اپنے ساتھ رکھیگا
اللہ اسکو ہیبت عظیم دیگا کوئی شخص اسکو ستا نہ سکیگا باذن اللہ تعالی شرجی کہتے ہیں
وجربت ذلك وصح وللہ الحمد میں کہتا ہوں دارقطنی نے ابن عمر سے رفعا روایت
کیا ہے کان جبریل اذا جاءنی بالوحی اول ما یلقی بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ دلیل ہے
اس بات پر کہ بسم اللہ ایک آیت ہے قرآن پاک کی بلکہ ہر سورت قرآن کی عثمان رضی اللہ
عنہ نے حضرت سے حال بسملہ کا پوچھا تھا فرمایا ھو اسم من اسماء اللہ وما بینہ وبین
اسم اللہ الاکبر الا کما بین سواد العین وبیاضھا من القرب رواہ ابن ابی حاتم والحاکم
والبیھقی وابو ذر الھروی والخطیب البغدادی عن ابن عباس شعبی نے بسملہ کو اسم اعظم
الہی کہا ہے بخاری کا لفظ جابر سے یہ ہے اسم اللہ الاعظم ھو اللہ الا تری انہ فی جمیع
القرآن بیدأ بہ قبل کل اسم علی مرتضی رفعا کہتے ہیں اذا وقعت فی ورطۃ فقل بسم اللہ الخ

ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم فان اللہ تعالیٰ یصرف بہا ما یأتی من انواع البلایا رواہ ابن السنی والسیوطی فی الدر المنثور عن ابن عباس نجوم مطلعی ۔

فضل سورۂ فاتحہ

اس سورت میں جو فوائد و منافع ہیں انکا حصر کرنا ممکن نہیں ہے صحیحین میں آیا ہے وما یدریک انہا رقیۃ ایک جماعت اہل علم نے اسکے فضل میں کتب کثیرہ تالیف کیے ہیں جو شخص اسکی قرأت پر مداومت رکھتا ہی وہ عجائب دیکھتا ہے ہر امید پاتا ہے ابو سعید بن المعلی رفعاً کہتے ہیں الفاتحۃ اعظم سورۃ من القرآن ھی السبع المثانی والقرآن العظیم رواہ البخاری یہ تصریح ہے جناب نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کی کہ سب سے بڑی سورت قرآن میں یہی فاتحہ ہے اب کسی اور سورت کو مثل فاتحہ کے اعظم میں کہنا زیبا نہیں ہے اس دلیل سے کہ فلاں سورت کے پڑھنے کا ثواب عظیم ہے کیونکہ ثواب اور شے ہے اور عظم منصوص جو اس سورت کے لیے ہے وہ اور شی ہے اسکا ثواب بقیہ سورسی اعظم تر ہے حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے مجھکو فاتحہ زیر عرش سے دیگئی ہی رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد یعنی سورۂ بقرہ ذکر اول سے اور طٰہٰ وطواسین وحوامیم الواح موسی علیہ السلام سے دیئے گئے ہیں اور یہ خاص عرش کے نیچے سے آئی ہے یہ دلیل روشن ہی شرف پر اس سورت کے یہ مزیت دوسری سورت کو نہیں ہی حدیث انس میں اسکو افضل قرآن فرمایا ہی رواہ ابن حبان وقال الحاکم صحیح علی شرط مسلم اہل علم نے اس سورت کے تیس نام ذکر کیے ہیں یہ دلیل ہی کمال شرف پر

رقیۂ درد چشم وغیرہ بسورۂ فاتحہ

درمیان سنت صبح وفرض صبح کے اکتالیس بار فاتحہ کا درد چشم پر پڑھنا فی الفور باذن خدا صحت بخشتا ہے بلکہ کچھ درد چشم پر منحصر نہیں ہی اور اوجاع کو بھی نافع ہی انشاء اللہ تعالیٰ شرعی

کہتے ہیں وقد جربت ذلك مرارا وصح والحمد للہ والشان کلہ فی حسن الظن من الوجیع
والعازم اسی طرح اکتالیس بار پڑھنا اسکا حق میں مسافر کے واسطے سلامت پھرنے کے
مجرب ہے اسی طرح اگر کوئی شخص مقید اسکو ایک سو گیارہ بار پڑھکر ہر دس بار کے بعد قیدیر
پھونکیگا تو وہ قید اس سی جدا ہو جائیگی باذن اللہ تعالی وقد جربہ من کان مقیدا وعلیہ
ترسیم فانفك المقید وخرج ونجی من غیر تعب بلطف اللہ وبرکۃ ہذہ السورۃ فقیہ صالح
بن محمد نے کہا ہے جسکو ڈر پیاس کا ہو اور وہ وقت صبح کی فاتحہ پڑھکر اور دونوں ہاتھوں
پر دم کرکے مونھ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرے تو اسدن اسکو پیاس نہ لگیگی اور بعض علمانے
کہا ہے جو شخص ہر سحر فاتحہ اکتالیس بار ہمیشہ پڑھا کریگا اللہ اسپر بغیر تعب و مشقت کے
فتح باب کریگا باذن اللہ اسکے سوا اور فوائد بھی بہت ہیں جنکا ذکر بضمن دیگر فوائد انشاء اللہ تعالی
آئیگا انتہی میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہے الفاتحۃ شفاء من کل داء یہ لفظ بعموم خود
شامل ہی شفاء ہر داء قلب وقالب کو وللہ الحمد لکن اعتقاد صحیح و حسن ظن درکار ہی وباللہ التوفیق

رقیہ طاعون بفاتحہ

ملتان میں ایک بار وبا آئی شیخ تیمی نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ مریض طاعون پر فاتحہ
ہمراہ وصل بسم اللہ پڑھو اور اسپر دم کرو چنانچہ اکتالیس بار پڑھکر دم کیا اللہ نے شفا دیدی
اسکو فتاوی صوفیہ میں مجربات سی لکھا ہے وللہ الحمد ابن القیم رح نے لکھا ہے کل داء لہ دواء و
انا احسنت المداواۃ بالفاتحۃ فوجدت لہا تاثیرا عجیبا فی الشفاء وذلك انی مکثت بمکۃ
مدۃ یعترینی ادواء ولا احد طبیبا ولا مداویا فقلت یا نفسی دعینی اعالج نفسی بالفاتحۃ
ففعلت فاذا لہا تاثیرا عجیبا وکنت اصف ذلك لمن یشتکی الما شدیدا فکان کثیر
منہم یبرؤن سریعا ببرکۃ الفاتحۃ یہ دلیل ہی اس بات پر کہ جواثر و فضل جس آیت یا حدیث

کا کتاب و سنت سے ثابت ہے اسکے لیے اجازت شیخ کی حاجت نہیں ہے وہ بے اجازت بھی
تاثیر کرتی ہے اجازت خاص ان اعمال کے لیے درکار ہے جو مشائخ نے ترتیب دیا ہیں جیسے
ابن القیم نے کہا ہے وقد یختلف الشفاء لضعف ھمۃ الفاعل او لعدم قبول المحل ان یتداوی
بکتابۃ الفاتحۃ او ان یتداوی بقراءۃ الفاتحۃ فکذلک یختلف الشفاء لضعف ھمۃ القاری
او لتغییر القاری فی المخرج والصفات او لعدم قبول المحل والا فالایات والادعیۃ فی نفسہا
نافعۃ شافیۃ انتھی امیری تجربے میں یہ بات ہے کہ کوئی عمل فاتحہ کا کسی مرض والم قلبی و قالبی میں تخلف
نہیں کرتا ہے وللہ الحمد

سورۃ بقرہ

حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جسمیں یہ سورت پڑھی
جاتی ہے اخرجہ مسلم لکن دوسری حدیث سہل بن سعد میں یوں آیا ہے کہ تین دن تک پھر
اس گھر میں نہیں آتا ہے خواہ رات کو پڑھے یا دن کو رواہ ابن حبان ابو امامہ باہلی کا لفظ
رفعًا یہ ہے کہ ان اخذھا برکۃ وترکھا حسرۃ ولا یستطیعھا البطلۃ رواہ مسلم مراد بطلہ سے
جادوگر ہیں الحاصل قرات اس سورت کی شیطان و آسیب و جادو کو گھر سے دور کرتی ہے جس
گھر میں ان چیزوں کا خلل ہو وہاں گھر والوں میں سے کوئی شخص ایک بار اسکو روزانہ پڑھ لیا کرے
پھر اس گھر میں کوئی بلا نہ رہیگی یہ سورت حضرت کو کتب انبیاء متقدمین میں سے دیگئی ہے حدیث
معقل بن یسار میں فرمایا ہے اعطیت البقرۃ من الذکر الاول رواہ الحاکم فی المستدرک

آیۃ الکرسی

اسکو حدیث ابی بن کعب میں اعظم آیت کتاب اللہ فرمایا ہے اخرجہ مسلم دوسری روایت
میں اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ قسم ہے اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس آیت کی

ایک زبان اور دو لب ہیں یہ تقدیس کرتی ہے اللہ کی نزدیک ساق عرش کے اس زیادت کو احمد وابو داؤد وابن ابی شیبہ نے باسناد مسلم روایت کیا ہے حدیث صحیح میں آیا ہے کہ شیطان اسکی پڑھنے والے کے پاس نہیں پھٹکتا حدیث ابو ہریرہ میں اس کو سید آیات قرآن کہا ہے رواہ ابن حبان وصححہ والترمذی وقال غریب حاکم کا لفظ النسی رفعا یوں ہے۔ سورۂ بقرہ میں ایک آیت ہی جو سردار ہے آیات قرآن کی وہ جس گھر میں پڑھی جاتی ہے شیطان وہاں سی نکلجاتا ہے وہ آیۃ الکرسی ہے شوکانی فرماتے ہین فی اثبات السیادۃ لھٰذہ الاٰیۃ علی جمیع اٰیات القراٰن شرف عظیم فان سید القوم لا یکون الا اشرفھم خصالا واکملھم حالا واکثرھم جلالا انتہی یہ سورت کسی مال یا ولد پر رکھی نہیں جاتی لکن پھر کبھی شیطان اسکی پاس نہیں آتا رواہ ابن حبان عن ابی ایوب الانصاری رفعا اسکو ترمذی نے حسن ونسائی نے صحیح کہا ہے حدیث صحیح میں وارد ہے کہ شیطان اس سی بھاگتا ہے پڑھنے والے کے پاس نہیں آتا حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ شیطان نے النسی کہا تھا کہ تو اسکو پڑھ فانہ لا یزال علیک من اللہ حافظ ولن یقربک شیطان حتی تصبح حضرت نے سنکر فرمایا قد صدق وھو کذوب اخرجہ البخاری میں کہتا ہوں مجھے اکثر خواب خوفناک نظر آتے تھے شیطان نیند میں آکر ڈرا جاتا تھا جب سی میںنے رات کو اسکا پڑھنا لازم کیا تب سی بالکل میں خواب میں نہیں ڈرتا ہوں اور نہ خواب پریشان اس کثرت سی دیکھتا ہوں وللہ الحمد حضرت نے فرمایا ہے من قرأ اٰیۃ الکرسی عند کل صلوٰۃ لم یمنعہ من دخول الجنۃ الا الموت رواہ النسائی الحمد للہ تعالیٰ کہ میں بعد ہر نماز فرض کے یہ آیت مع تسبیح فاطمہ علیہا السلام پڑھا کرتا ہوں آثار سیوطی سنی فضائل میں اس آیت شریف کے ایک مصنف مفید لکھا ہے اسمیں ذکر کیا ہی کہ جو کوئی اس آیت کو ستر بار بعد نماز عصر کے دن جمعہ کے جای خالی میں

پڑہیگا وہ اپنے دل سی ایک ایسی حالت پائیگا جو معہود نہ تھی پھر اس حالت میں جو دعا کریگا
وہ قبول ہوگی اور جو شخص اسکو تین سو تیرہ بار پڑہیگا اسکو بے قیاس خیر حاصل ہوگی اور جب
حرب میں یہ اتنی ہی بار پڑہی جایگی وہ لوگ غالب رہیں گے شرحؒ فرماتے ہیں اس عدد میں
ایک سر عظیم ہے انبیاء مرسلین کا عدد یہی تہا اصحاب طالوت بھی اتنی ہی تھی جنکی حق میں اللہ نے کہا
ہے کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللهِ حضرتؐ کے اصحاب بھی دن بدر کے اسی قدر
تھے جو اضعاف کفار پر اس دن غالب آئے فمن قرأ هذه الآية وغيرها من الآيات
والاسماء كالفاتحة لم يحط احد بما يحصل له من الخيرات والفوائد باذن الله تعالى

آیتین آخر سورۂ بقرہ

یعنی آمَنَ الرَّسُولُ تا آخر سورہ یہ کسی گھر میں تین شب نہیں پڑھی جاتیں پھر وہاں شیطان
آسے رواہ الترمذی عن النعمان بن بشیر وقال حسن غریب وصححہ ابن حبان واخرجہ
النسائی والحاکم وصححہ ابو مسعود کا لفظ رفعا یہ ہے جو کوئی انکو رات میں پڑھے یہ اسکو کفایت
کرتی ہیں اخرجہ اصحاب الصحاح الستۃ یعنی اس رات سارے آفات سی یا قرب شیطان سے
یا قیام لیل سی کافی ہیں یا فضل و اجر میں بسند ہیں شوکانیؒ نی فرمایا ہے ان الاولی حملہ علی جمیع
ھذہ المعانی لان حذف المتعلق مشعر بالتعمیم کما تقرر فی علم المعانی حدیث ابو ذر میں آیا ہے کہ حضرت
نی فرمایا ہے یہ مجھکو اس خزانے سی ملی ہی جو نیچے عرش کی ہے تم انکو سیکھو اور اپنی بیبیوں اور بچونکو سکھاؤ کہ
یہ قرآن و نماز و دعا ہیں رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط البخاری اسکو ابو داؤد نی مراسیل میں جبیر
بن نفیر رضی اللہ عنہ سے بہی روایت کیا ہی مطلب یہ ہوا کہ نمازی نماز میں تالی تلاوت میں داعی دعا میں پڑھے

سورۂ انعام

جب یہ سورت اتری حضرت نی تسبیح کی اور فرمایا اسکے ساتھ اتنی فرشتے آئے کہ افق بھر گیا اخرجہ الحاکم

من جابر وقال صحیح علی شرط البخاری یہ حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ یہ ساری سورت
ایک بار میں اتری ہے

سورۂ کہف

حدیث ابو سعید میں فرمایا ہے جو شخص اسکو شب جمعہ میں پڑھیگا مابین ہر دو جمعہ اسکی لیے
نور چمکیگا اخرجہ الحاکم وقال صحیح الاسناد دوسری روایت میں بجائے شب جمعہ
یوم الجمعہ آیا ہے یہی ٹھیک ہی مطلب یہ ہی کہ اثر و ثواب اسکا تمام ہفتہ نمایاں رہیگا
واللہ الحمد تیسری روایت میں یوں فرمایا ہے کہ جو کوئی دس آیتیں آخر سورۂ کہف کی
پڑھیگا اگر دجال نکلیگا تو اسپر مسلط نہو گا اخرجہ الحاکم والنسائی وقال الحاکم صحیح علی
شرط مسلم حدیث ابو الدرداء کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ جو کوئی دس آیتیں اول سورۂ کہف کی
یاد کریگا وہ فتنۂ دجال سی محفوظ رہیگا اخرجہ مسلم وابو داؤد والترمذی اور حدیث
ترمذی میں تین ہی آیت اول کو فرمایا ہے ترمذی نے کہا ھذا حدیث حسن صحیح مسلم و
ابو داؤد میں کہا ہے من آخر الکہف انمیں کچھ منافات نہیں ہی اسلیے کہ عمل زیادت پر
واجب ہی اور اول و آخر مین یوں جمع ممکن ہی کہ دس اول سورت کی اور دس آخر سورت
کی پڑھے اور جسکو تحصیل کمال منظور ہو وہ دن جمعے کے یا شب جمعہ میں پوری سورت پڑھے
مین کہتا ہوں یہ سورت جبکہ فتنۂ دجال سی محفوظ رکھتی ہی اور یہ اتنا بڑا فتنہ ہی کہ آدم ابو البشر
کے عہد سے لیکر تا قیام ساعت نہو گا تو پھر جو فتنہ کسی اور دجال کا ہے اس سی بالاولی محفوظ
رکھیگی حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے یَکُونُ فِی اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ کَذَّابُونَ یَاتُونَکُم مِن
الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اٰباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم
رواہ مسلم ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ دجاجلہ قریب تیس نفر کے ہونگے چنانچہ اس عدد

میں سے اس تیرہ سو سال کے اندر بہت سے گذر گئے اس زمانے میں بھی بعض دجاجلہ دیکھے گئے اللھم احفظنا غرضکہ واسطے حفظ فتنہ دین بلکہ فتنہ دنیا کے تلاوت و قراءت اس سورت کی بحمدہ تعالی مجرب وصحیح ہے وللہ الحمد والمنۃ

سورۂ طٰہٰ وغیرہا

حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے مجھکو طٰہٰ و طواسین وحوامیم الواح موسیٰ ع سے دیگئی ہیں رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد

سورۂ یٰسین

اس سورت کی برکت ظاہر اور اسکی فضیلت مشتہر ہے معقل بن یسار رفعاً کہتے ہیں قرآن کا دل یٰسین ہے کوئی شخص اسکو بارادہ دار آخرت نہیں پڑھتا لکن بخشدیا جاتا ہے تم اسکو اپنے مُردوں پر پڑھو اخرجہ النسائی وابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان وصححہ واحمد والحاکم وصححہ ہر چیز کا دل وہ ہوتا ہے جو اسکا لب وخالص ہو سو یہ سورت لب لباب وخالص کتاب ہے مُردوں پر پڑھنے کو اسلیے فرمایا ہے کہ اسمیں ذکر احیاء موتی ونفخ صور کا ہے یا ایک خاصیت تخفیف کی ہے مردوں پر حدیث انس میں ایک بار پڑھنا اسکا برابر دس بار قرآن پڑھنے کے آیا ہے اخرجہ الترمذی وقال حدیث غریب حدیث جندب میں فرمایا ہے کہ جو کوئی اسکو رات میں ابتغاء لوجہ اللہ پڑھتا ہے وہ بخشدیا جاتا ہے رواہ ابن حبان وابن السنی شرجی فرماتے ہیں بعض احادیث میں آیا ہے یٰسین لما قرئت لہٗ یعنی اسکو جس مطلب کے لیے پڑھو وہی مطلب حاصل ہو ایک فائدہ اسکا یہ ہے کہ جس کام کے لیے اکتالیس بار پڑھی جائے وہ ضرور پورا ہو کوئی سا بھی کام کیوں نہو سہیلی رح نے شرح سیرت میں ذکر کیا ہے کہ حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں رفعاً روایت کی ہے کہ جو کوئی یٰسین

پڑھیگا اگر خائف ہی تو امن میں ہو جائیگا اور اگر بیمار ہے تو شفا پائیگا اگر بھوکا ہے تو
شکم سیر ہو جائیگا اس طرح کے بہت سی خصال ذکر کیے ہیں دارمی نے بسند صحیح تا عطا روایت
کی ہی کہ مجھی حضرت سے یہ بات پہونچی ہی مَنْ قَرَءَ یٰسٓ فِی صَدْرِ النَّهَارِ قُضِیَتْ حَاجَتُهُ بعض
نے کہا ہی جو کوئی اس سورت کو اول روز میں پڑھیگا وہ شام تک فرحان وشادان
رہیگا اور جو اول شب میں پڑھیگا وہ صبح تک فرح و مسرور رہیگا بعض علمانے کہا ہے
اس سورت میں ذکر رحمن کا چار جگہ اور ذکر جلالہ کا تین جگہ آیا ہے اسی طرح سورۂ تبارک الذی
میں سو جو شخص اس سورت کو پڑھے اور ذکر رحمن پر پہونچے تو ایک انگلی داہنے ہاتھ کی بند کرے
اور جب ذکر جلالہ پر پہونچے تو بائیں ہاتھ کی انگلی عقد کرے اور جب سورۂ تبارک پڑھے تو
ذکر رحمن پر انگلی داہنے ہاتھ کی اور ذکر جلالہ پر انگلی بائیں ہاتھ کی کھولدے جو کوئی اسطرح کریگا
اسکی حاجت قضا اور اسکی دعا مستجاب ہوگی لکن اللہ سے ڈرے اور سوا خیر کے کچھہ دعا نہ کرے
ورنہ اسکی برکت سے محروم رہیگا یہ عقد و فتح خنصر کا لگاتار ہو انتہی کلام الشرجی رحمہ اللہ

سورۂ فتح

حدیث ابن عمر میں فرمایا ہے آج کی رات مجھپر ایک سورت اتری ہی وہ مجھکو دوست تر ہے
اس چیز سے جسپر سورج نکلا ہی۔ پھر انا فتحنا پڑھی اخرجہ البخاری والترمذی والنسائی مراد یہ ہی کہ دنیا
و ما فیہا سے محبوب تر ہے شوکانی نے فرمایا و فی ذلک فضیلۃ عظیمۃ لہذہ السورۃ انتہی الکلام

سورۂ ملک

حدیث ابو ہریرہ میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک سورت ہی قرآن
کی تیس آیت اسنے ایک شخص کی شفاعت کی یہانتک کہ وہ بخشا گیا اخرجہ اھل السنن
وابن حبان وھذا لفظ الترمذی وقال حدیث حسن وصححہ ابن حبان وقال الحاکم صحیح الاسناد

ایک روایت ابن حبان اس لفظ سے ہے کہ یہ سورت استغفار کرتی ہے اپنے صاحب کے لیے
یہانتک کہ وہ بخشا جاتا ہے ابن عباس کا لفظ یہ ہی کہ یہ سورت مانعہ منجیہ ہی عذاب قبر سے بچا
دیتی ہی میں چاہتا ہوں کہ یہ دل میں ہر مومن کی ہو رواہ الحاکم وقال ھذا اسناد عند الیمانی
صحیح ترمذی کا لفظ فقط اتنا ہے وددت انھا فی قلب کل مومن وقال حدیث حسن غریب
ابن مسعود نے کہا یہ سورت توراۃ میں ہی من قرأھا فی لیلۃ فقد اکثر واطاب حاکم نے کہا
یہ صحیح الاسناد ہے نسائی کا لفظ یہ ہے جو شخص اسکو ہر رات پڑہتا ہے اللہ اسکو عذاب قبر سے بچاتا ہے
حکایت امام یافعی کہتے ہیں بعض اولیاء زبید نے کہا میں ہمراہ ایک جنازے کے قریب
مغرب نکلا جب لوگ دفن کر کے پھرے رات ہو گئی تھی مینے ایک شخص کو کتے کی صورت دیکھا
کہ قبر میں گھسا پھر ہانپتا ہوا تعب کے ساتھ نکلا داہنی آنکھ اسکی کانی تھی مینے کہا تیرا کیا قصہ
ہے اسنے کہا مینے اس میت کو ستانا چاہا تھا مجھکو سورۂ یٰسٓ نے رد کا اور میری آنکھ نکال لی
اور مجھسے کہا گیا کہ اگر یہ مردہ سورۂ تبارک پڑہتا تو تیری دوسری آنکھ بھی نکال لیجاتی انتہی میں
کہتا ہوں کہ بعض ائمۂ اہل بیت اس سورت کو دو رکعت نفل میں بعد نماز عشا پڑہا کرتے تھے
بعض علما نے کہا ہی جو کوئی وقت رؤیت ہلال کی اس سورت کو پڑہیگا وہ اس ماہ میں ہر خیر پائیگا اور ہر
شر سے محفوظ رہے گا۔

سورۂ اذا زلزلت

اسکو حدیث انس میں ربع قرآن فرمایا ہے اخرجہ الترمذی وقال حسن لکن مسلم کی کتاب التمییز
میں اس حدیث پر تکلم کیا ہے اسکی سند میں سلمہ بن وردان ضعیف ہی یحیی بن معین نے کہا
لیس حدیثہ بذاک یہی حال دوسری حدیث ابن عباس کا ہی کہ اسمیں اس سورت کو
برابر نصف قرآن کی کہا ہی رفعًا رواہ الترمذی والحاکم مگر ترمذی نے غریب اور حاکم نے

صحیح الاسناد بتایا ہے لکن اسکی سند میں یمان بن مغیرہ عنزی سخت ضعیف ہی حاکم سے تصحیح کرنا اسکا تعجب ہے یہ فضیلت اس لیے ہے کہ یہ سورت مشتمل ہی احوال آخرت پر آخرت بہ نسبت احوال دنیا کے نصف ہے اور اس سورت میں یہ آیت ہی فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ظاہر یہ ہے کہ اس ربع کا علم اللہ ہی کو ہے ہم مکلف ساتھ اس علم کے نہیں ہیں

سورۃ الہاکم التکاثر

حدیث ابن عمر میں رفعاً آیا ہے کہ کیا تم میں کوئی ہر دن ہزار آیت نہیں پڑھ سکتا کہا اتنا کون پڑھ سکتا ہے فرمایا کیا الہاکم التکاثر نہیں پڑھ سکتا اخرجہ الحاکم منذری نے کہا رجال اس کی اسناد کے ثقات ہیں مگر عقبہ کہ میں اس کو نہیں پہچانتا ہوں۔

سورۃ کافرون

اسکو حدیث انس میں ربع قرآن کہا ہے رواہ الترمذی حاکم کا لفظ ابن عباس سے یہ ہے کہ برابر ربع قرآن کے ہے مگر دونوں کی سند ضعیف ہی عائشہ کہتی ہیں حضرت فرماتے تھے کیا اچھی دو سورتیں ہیں جو دو رکعت میں قبل فجر کے پڑھی جاتی ہیں اخلاص و کافرون اخرجہ ابن حبان وصححہ لکن کافرون پہلی رکعت میں اور اخلاص دوسری رکعت میں پڑھے بعض نسخ میں یہی ترتیب آئی ہے اور یہی صواب ہی ان دونوں سورتوں کا ان دو رکعتوں میں پڑھنا اور احادیث میں بھی آیا ہے شرجی کہتے ہیں جو کوئی اس سورت کو وقت طلوع آفتاب کے پڑھے ساری دنیا کی شر سے اسدن محفوظ رہی وجدت تحت الدعوی بخط بعض العلماء قال فان الله جرب فیہ

سورۃ اذا جاء نصر اللہ

اسکو حدیث ابن عباس میں ربع قرآن فرمایا ہے رواہ الترمذی لکن اسکی سند ضعیف ہے

واللہ اعلم ابن شہاب زہری نے کہا ہے تم یہ سورت اور کافرون پڑہا کرو یہ فقر کو دور کرتی ہیں

سورۂ اخلاص

حدیث ابو سعید وغیرہ ایک جماعت صحابہ کی احادیث میں اسکو ثلث قرآن فرمایا ہے رواہ الشیخان اور برابر ثلث قرآن کی فرمایا ہے رواہ البخاری وابو داؤد والنسائی ابو الدرداء کا لفظ رفعاً یہ ہے کیا تم عاجز ہو اس سے کہ رات کو ثلث قرآن پڑھو کہا بھلا ہم رات کو ثلث قرآن کس طرح پڑھ سکتے ہیں فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثلث قرآن ہے رواہ الشیخان وغیرہما شوکانی فرماتے ہیں وقد علل کونها ثلث القرآن بعلل ضعیفة واهیة والاحسن ان یقال ان هذا سر لم نطلع علیه ولیس لنا الکشف عن وجهه وهکذا سائر ما نقدم انتهی حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے کہ حضرت نے ایک شخص کو سنا کہ اسنے یہ سورت آخر تک پڑھی فرمایا وجبت وجبت یعنی واجب ہوگئی پوچھا کیا چیز فرمایا جنت اخرجه الترمذی وقال حدیث حسن صحیح غریب واخرجه مالک فی الموطا والنسائی والحاکم وقال صحیح الاسناد اس سورت کے حق میں احادیث کثیرہ آئی ہیں وہ دلیل ہیں عظم فضل پر اس سورت میں صفت رحمن ہے جو کوئی اسکو پڑہتا ہے اللہ اسکو دوست رکھتا ہے حدیث انس میں آیا ہے ایک شخص اسکو ہر رکعت میں پڑہا کرتا تھا پوچھا تو کہا میں اسکو دوست رکھتا ہوں حضرتؐ نے فرمایا حبك ایاها ادخلك الجنة یعنی اسکی محبت تجھکو جنت میں لیگئی اخرجه البخاری **حکایت** ابو امامہ باہلی کہتے ہیں حضرت تبوک میں تھے جبرئیل علیہ السلام آئے انکے ہمراہ ستر ہزار فرشتے تھے کہا جنازہ معاویہ بن معاویہ پر حاضر ہو حضرتؐ باہر نکلے جبرئیل علیہ السلام نے اپنا بازو پہاڑوں پر رکہدیا وہ جھک گئے حضرتؐ نے مدینے کو دیکھا اور معاویہ پر مع ملائکہ نماز پڑہی پہر کہا اے جبرئیل معاویہ اس رتبے کو کسطرح پہونچے کہا قرات قل ہو اللہ احد سے

کھڑے بیٹھے سوار پیادہ رواہ ابن السنی والبیہقی فی کتاب دلائل النبوۃ حضرت معوذتین کو
پڑھکر ہاتھوں پر پھونکتے پھر ہاتھ بدن پر وقت خواب کے پھیرتے اور اگر دردمند ہوتی تو دوسرے
کو حکم کرتے بعض علما نے کہا ہے من واظب علی قراءتھا نال کل خیر وکفی کل شر فی الدنیا
والاخرۃ ان شاء اللہ تعالی یہ وہ سورت ہی جو بھوکا اسکو پڑھے سیر شکم ہوجای پیاسا پڑھے
سیراب ہوجائے۔ اسم صمد لائق ارباب ریاضات ہی جو اسکا ذاکر ہوتا ہی اسدا اسکو اکل وشرب
سے بے نیاز کردیتا ہے یاصمد یاصمد کہے تو تھکے نہیں بعض نے تعداد اسکی ایک سو چونتیس
بار بتائی ہے وحکی لہ انہ جربہ وصح خلوت میں اس اسم کی تکرار جہانتک بن سکے کرنے سے
تعب گرسنگی وتشنگی محسوس نہیں ہوتا۔ اگر کوئی اس سورت کو رق ارنب یعنی خرگوش کی
جھلی پر لکھکر اپنے پاس رکھے تو ہوام وجن وانس کے ضرر سے امن میں رہے باذن اللہ تعالے
اور اگر گھر میں جاتے وقت پڑھ لیا کرے تو فقر دور ہوکر بسط رزق ہوجائے قرطبی کی کتاب التذکرہ
میں لکھا ہی کہ جو کوئی سورہ اخلاص مرض موت میں پڑھیگا تو فتنہ قبر میں نہ پڑیگا او ضغطہ قبر سے
امن میں رہیگا ملائکہ اسکو اپنے بازوؤں پر اٹھاکر پل صراط کے پار کردینگے وہ جنت میں جا پہونچیگا
انتہی امینی اپنی ماں سے مرض موت میں کہدیا تھا کہ اس سورت کو پڑھا کرو وہ بہت پڑھتی تھیں غفر اللہ لھا ولنا

سورہ فلق وناس

عقبہ بن عامر سے فرمایا تھا الا اعلمک خیر سورتین قرئتا رواہ ابو داود والنسائی دوسری
روایت میں یوں ہے یا عقبۃ تعوذ بھما فما تعوذ متعوذ بمثلھما واخرجہ ابن حبان
والحاکم بنحو ھذا وقال صحیح الاسناد اصل اس حدیث کی عقبہ سے مسلم میں یوں ہی الم تر آیات
انزلت اللیلۃ لم یر مثلھن قُل اَعُوذُ بِرَبِّ الفَلَقِ و قُل اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ حاکم کا لفظ یہ
ہے یا عقبہ اقراء قل اعوذ برب الفلق فانک لن تقرء سورۃ احب الی اللہ وابلغ منھا فان

استطعت ان لا تفوتك فافعل یہ احادیث دلیل ہیں انکی مزید فضل پر عقبہ کہتی ہیں مجہے فرمایا تہا تو ان دونوں کو سوتے اور اوٹھتے وقت پڑہا کر کسی سائل نے سوال اور کسی مستعید نے انکی برابر استعاذہ نہیں کیا رواہ ابن ابی شیبۃ واحمد والنسائی والحاکم وصححہ السیوطی حدیث ابو سعید خدری میں آیا ہے کہ حضرت پناہ مانگتے تہے جان و عین انسان سے یہانتک کہ معوذتین اترین تب سے انکو لیا اور انکے ماسوا کو چہوڑ دیا اخرجہ الترمذی وقال حسن غریب وابن ماجۃ معلوم ہوا کہ جن اور چشم زخم کے لیے انکی برابر کوئی استعاذہ نہیں ہے حدیث ابی بن کعب میں فرمایا ہے من قرء المعوذات فکانما قرأ جمیع ما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم رواہ ابن منیع فی مسندہ ابن مسعود انکو مصحف میں ثابت نہ رکہتے تہے بلکہ حک کر دیتے اور کہتے تہے کہ انہما لیستا من کتاب اللہ تعالی لکن بزار نے کہا ہے لم یتابعہ احد من الصحابۃ وقد صح عنہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قرأ بہما فی الصلوۃ واثبتتا فی المصحف انتہی شوکانی نے فرمایا ہے اجمع علی ذلک الصحابۃ وجمیع اہل الاسلام طبقۃ بعد طبقۃ والقیح الی البشر ولیس قولہ حجۃ فی مثل ہذا علی فرض عدم مخالفتہ لما ثبت عن الشارع فکیف وقد خالف ہہنا السنۃ الثابتۃ والاجماع المعلوم انتہی

سورۃ الم تنزیل

جابر کہتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو نہ سوتے جبتک کہ الم تنزیل اور تبارک الذی نہ پڑہتے رواہ الترمذی ابن عمر نے کہا ہے کہ ان دونو سورتونکو اکسیر پر ستر درجہ فضیلت ہے انس نے کہا جو ان دونونکو رات میں اندر دو رکعت کی پڑہتا ہے اسنے گویا لیلۃ القدر پائی طاؤس انکو کبہی سفر و حضر میں ترک نہ کرتے

سورۃ حشر

جو کوئی اس سورت کو ہمیشہ پڑہیگا وہ اعداء سے امن میں رہیگا اور کید کائدین ومکر ماکرین

وجور ظالمین سے محفوظ رہیگا علی مرتضےٰ اسکو ہررات پڑہتے کسی نے پوچھا تو کہا
مجھکو یہ سورت آخرت یاد دلاتی ہے اور دنیا و آخرت میں امن دیگی حکایت
ایک شخص کے کان میں قراد گہس گئی تھی اس کو سخت تعب تہا بعض علمانے آب
زمزم پر دس آیتیں اول آل عمران کی اور آخر سورۂ حشر پڑہکر وہ پانی اسکو پلادیا جب
پیٹ میں گیا کان سے بلطفہ تعالیٰ باہر نکل آئی اس سورت کو اسم اعظم بہی کہا ہے

سورۂ واقعہ

اس سورت کیلیے ایک سر عظیم و خاصیت عجیب ہی جلب غنا و نفی فقر میں عثمان رضی اللہ
عنہ نے ابن مسعود کو کچھ مال دینا چاہا نہ لیا کہا تم اپنی لڑکیوں پر خرچ کرنا کہا کیا تم انپر خوف
فقر کا کرتے ہو مینے انکو کہدیا ہے کہ وہ سورۂ واقعہ پڑہا کریں مینے حضرتؐ کو سنا فرماتے
تھے جو کوئی سورۂ واقعہ ہر رات پڑہا کریگا اسکو کبھی فاقہ نہو گا - امام بن عبد البر نے
کتاب التمہید میں رفعًا روایت کیا ہے مَنْ قرءَ الواقعۃ کل یومٍ لم تُصِبہُ فاقۃ ابدًا بعض علما
نے کہا ہی جو شخص اس سورت کو ایک مجلس میں اکتالیس بار پڑہیگا اسکی حاجت پوری ہوگی
خصوصًا وہ حاجت جو متعلق طلب رزق ہی اور جو شخص اسکو بعد عصر کے ہمیشہ پڑہتا رہیگا اسکو
اسباب مسرت نظر آتی رہینگی اسی طرح سورۂ انا انزلنا جلب غنا میں مشہور ہے -

سورۂ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

بعض علمانے کہا ہی جسکو کوئی حاجت طرف اللہ کے ہو وہ اکتالیس بار اس سورت کو
پڑہکر اکتالیس بار یہ دعا کرے اور اپنی حاجت مانگے انشاء اللہ تعالیٰ وہ حاجت پوری ہوگی بہر کہا
کہ یہ مجرب ہے اَللّٰھُمَّ یَا مَنْ یَکْفِیْ مِنْ خَلْقِہٖ جَمِیْعًا وَلَا یَکْفِیْ مِنْہُ اَحَدٌ مِّنْ خَلْقِہٖ یَا اَحَدُ یَا مَنْ لَّا اَحَدَ
لَہٗ اِنْقَطَعَ الرَّجَاءُ اِلَّا مِنْکَ وَخَابَتِ الْاٰمَالُ اِلَّا فِیْکَ وَانْسَدَّتِ الطُّرُقُ اِلَّا اِلَیْکَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنِیْ

سورۂ الم نشرح

بعض علما نے کہا ہی جو کوئی اس سورت کو تین بار اور فاتحہ کو ایک بار اور اذا انزلناہ کو گیارہ بار پڑھیگا اللہ اسپر فتح بغیر تعب کے ان شاء اللہ تعالی کریگا۔

سورۂ طٰہٰ

جو اس سورت کو ہر دن وقت طلوع فجر کے پڑھیگا ادنے برکت اسکی یہ دیکھیگا کہ ہر دن رزق جدید اسکو ملیگا جسکی تاک میں وہ نہ تھا اور اس دن ساری حوائج اسکی پوری ہونگی دل اسکے لیے نرم ہوجائینگے اعدا پر نصرت ملیگی اسکے فضائل لا تحصی ہیں۔

باب دوم بیان میں ان عوارض و آفات کی جو انسان کو حیات و ممات میں فکرمند کرتی ہیں

دعاء کرب

حدیث ابن عباس میں آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وقت کرب کی یہ دعا پڑھتے تھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ رواہ البخاری ومسلم وابو عوانۃ والنسائی والترمذی وابن ماجۃ وغیرھم ابن عوانہ نے اتنا زیادہ کیا ہی کہ پھر اسکی بعد دعا کرتے

ایک روایت بخاری میں حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ آیا ہی ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تھے تو آخر قول انکا یہی کلمہ تھا۔ رواہ البخاری اور جب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی کہا گیا کہ لوگ تمہارے لیے جمع ہوئے ہیں تم ڈرو تو صحابہ نے یہی کلمہ کہا مسلم کا لفظ یہ ہے حضرت پر جب کوئی امر مہم آتا تو اسکو کہتے انتہی میں کہتا ہوں اللہ تعالی قرآن میں کہا ہی اَلَّذِیْنَ قَالَ لَھُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَکُمْ فَاخْشَوْھُمْ فَزَادَھُمْ اِیْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللہِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْٓءٌ یہ دلیل ہی اس بات پر

کہ اس کلمہ کے قائل کو کوئی برائی نہ لگیگی مینے اسکا تجربہ کیا ہمیشہ مجرب پایا قرآن پاک سی
بھی دو عمل ثابت ہیں ایک تو یہ کلمہ دوسرے دعاے یونس علیہ السلام اسپر بھی وعدہ
نجات کا کیا ہی اور یہ دونوں عمل حدیث سی بھی ثابت ہیں مثل انکے کوئی دوسرا عمل جسپر
اجماع کتاب وسنت واتفاق قرآن وحدیث ہو سوا ان دونوں کلمات کی اور معلوم نہیں
ہوئے اگرچہ ادعیہ دیگر زبان انبیاء علیہم السلام سی قرآن پاک میں منقول ہیں فسبحانہ کما
اعظم شانہ ایک روایت بخاری میں یوں آیا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ رَبُّ
السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِکَ مِنْ شَرِّ عِبَادِکَ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اسمیں یہ بات ہی کہ پہلے اس ذکر کو کہے پھر
استعاذہ کرے پھر کلمہ حسبنا الخ پر ختم کرے

دعاء کرب ایضاً

اسماء بنت عمیس کہتی ہیں حضرتؐ نے مجھسے فرمایا کیا میں تجھے ایسی کلمات نہ سکھا دوں جو
تو وقت کرب کے کہا کرے اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا رواہ ابوداود والنسائی
وابن حبان طبرانی نے تین بار کہنا انکا زیادہ کیا ہی واخرجہ ابن ماجہ ایضاً عائشہ کا
لفظ یہ ہی کہ حضرت نے اپنے اہل بیت کو جمع کرکے فرمایا تم میں جب کسی کو غم یا کرب پہونچے
تو وہ یوں کہے اللّٰہ اللّٰہ الخ رواہ ابن حبان وصححہ طبرانی کا لفظ عائشہ سے یوں ہی حضرت
نے کچھ نفر سے بنی ہاشم کے کہا تمہاری ہمراہ کوئی غیر تمہارا ہے کہا نہیں مگر ابن اخت یا مولی
ہمارا فرمایا اذا اصاب احدکم ولاواء فلیقل ابن عباس کہتی ہیں حضرت نی دونوں کواڑ
دروازے کے پکڑے اور ہم گھر میں تھے فرمایا اے بنی مطلب اِذَا نَزَلَ بِکُمْ کَرْبٌ اَوْ جَھْدٌ اَوْ
لاواء فقولوا الخ اسکی اسناد میں ابو یحیی ضعیف ہی رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط

مینے اس کلمہ مبارک کا تجربہ کیا تریاق مجرب پایا وللہ الحمد

دعاء کرب ایضاً

ابوہریرہ کہتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا مجھکو کسی امر میں کرب نہوا مگر جبریل ان متمثل ہوکر مجھسے کہا کہہ توکلت علی الحی الذی لا یموت والحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا اخرجہ الحاکم وقال صحیح الاسناد

دعاء کرب ایضاً

ابوبکرہ رفعاً کہتے ہیں دعاء مکروب یہ ہے اللھم رحمتک ارجو فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت رواہ ابن حبان اطلاق لفظ شان کا امر و حال وخطب اور جملہ شئون پر ہوتا ہے اس جگہ مراد اصلاح حال وامر محتاج الیہ ہی حیات وممات میں اس حدیث کو طبرانی نے بھی کبیر میں روایت کیا ہے اس لفظ سے کلمات المکروب

اللھم الخ مجمع الزوائد میں کہا ہی واسنادہ حسن

دعاء ہم وغم یعنی فکر ورنج

ابن مسعود کہتے ہیں حضرتؐ کو جب کوئی ہم وغم ہوتا تو کہتے یا حی یا قیوم برحمتک استغیث رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد والترمذی من حدیث انس والنسائی من حدیث ربیعۃ بن عامر علی بن ابی طالب کہتے ہیں دن بدر کی کچھ دیر تک مینے قتال کیا پھر آیا کہ دیکھوں حضرت کیا کرتے ہیں دیکھا تو آپ سجدی میں پڑے ہوے یا حی یا قیوم کہتے تھے میں پھر کر چلا گیا پھر دوبارہ آیا پھر سجدی میں پایا یہی یا حی و یا قیوم کہہ رہی تھی اللہ نے آپکو فتح دی رواہ النسائی وقال الحاکم صحیح الاسناد مینے اسکو بھی تجربہ کیا صحیح پایا یہ کلمہ

اسم اعظم الٰہی ہے وللہ الحمد

دعای ذوالنون علیہ السلام

سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں حضرت نے فرمایا دعوت ذوالنون بطن حوت میں وقت
دعا کے یہ تھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کوئی مسلمان کسی شی میں
کبھی یہ دعا نہیں کرتا ہے لکن اللہ اسکی دعا کو قبول فرماتا ہے ہذا لفظ الترمذی قال
الحاکم صحیح الاسناد دوسرے طریق میں اتنا اور زیادہ کیا ہی کہ ایک شخص نے کہا اے
رسول خدا کیا یہ دعا خاص ساتھ یونس علیہ السلام کے ہے یا واسطے عامہ مومنین کی فرمایا
تو نے اللہ کی بات نہیں سنی فَنَجَّیْنَاہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ورواہ احمد و
ابو یعلی الموصلی ایضا وبدولہ النسائی وابن جریر ایضا بلفظ اسم اللہ الاعظم الذی اذا
دعی بہ اجاب واذا سئل بہ اعطی دعوۃ یونس بن متی سیوطی نی جامع کبیر وصغیر میں اسی
تخریج پر حدیث سعد سے اسی لفظ پر اقتصار کیا ہے لکن مناوی نی شرح میں کہا ہے
باسناد ضعیف شوکانی کہتے ہیں ولعلہ تبع فی ذلک رمز السیوطی ومثل ذلک لا یوثق بہ
اسم اعظم کی تعیین میں جزری نے تین حدیثیں لکھی ہیں انمیں سی ایک یہ حدیث ہی ذکر
اسکا آئیگا بہر حال پڑھنا اس آیت شریف کا ہم وغم ومصائب میں تریاق مجرب ہے
مشائخ نے ترکیب اسکی بیان کی ہی ذکر ترکیب مذکور کا آئیگا انشاء اللہ تعالے
مجھپر سنہ ۱۳۰۲ ہجری میں ہجوم مخاوف کا تھا میں اس دعا کو پڑھا کرتا اللہ نے کشف غمہ فرمایا
اسکے مجرب ہونے میں کچھ شک وشبہ نہیں ہی اور پہلی یہ بات گذر چکی ہی کہ یہ وہ دعا ہی جو قرآن
وحدیث دونوں سے ثابت ہی ایسی دعا سوا اسکے اور حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کی دوسری نہیں

دعا ہم وحزن

ابن مسعود کہتے ہیں حضرت نے فرمایا ہی نہیں کہا کسی بندے نے وقت پہونچنے ہم وحزن کے

اللھم انی عبدک وابن امتک ناصیتی بیدک ماض فیّ حکمک عدل فیّ قضاؤک اسألک بکل اسم ھو لک سمیت بہ نفسک او انزلتہ فی کتابک او علمتہ احدا من خلقک او استأثرت بہ فی علم الغیب عندک ان تجعل القرآن ربیع قلبی ونور صدری وجلاء حزنی وذھاب غمی وھمی لکن اللہ تعالیٰ اسکی فکر دور کردیتا ہے اور بجای حزن کے فرح بخشتا ہی رواہ ابن حبان واحمد والبزار اسکی آخر میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت سے کہا کیا ہمکو ان کلمات کا سیکھنا چاہیے فرمایا ہاں جو کوئی انکو سنے وہ سیکھ لے وصححہ ابن حبان والحاکم وصححہ مجمع الزوائد میں کہا ہے رواہ احمد وابو یعلی والبزار والطبرانی ورجال احمد وابی یعلی رجال الصحیح غیر ابی سلمۃ الجھنی وقد وثقہ ابن حبان انتھی اسکو طبرانی وابن السنی نے بھی حدیث ابو موسیٰ سے بھی لفظ روایت کیا ہی اور آخر میں کہا ہی کہ ایک قائل نے کہا یا رسول اللہ المغبون من غبن ھؤلاء الکلمات فرمایا اجل فقولوھن وعلموھن فانہ من قالھن وعلم الناس ما فیھن اذھب اللہ عنہ کربہ واطال فرحہ مجمع الزوائد میں کہا ہے وفیہ من لم اعرفہ انتھی

دواء ہر داء خصوصا ہم

ابو ہریرہ رفعًا کہتے ہیں جسنے کہا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یہ اس کے لیے دوا ہے ننانوے داء سے سب میں کم ایک ہم ہے اخرجہ الحاکم والطبرانی شوکانی رح فرماتے ہیں ظاہر یہ ہے کہ یہ ذکر شفاء ہے عدد مذکور سے یا خارج مخرج مبالغہ ہو تو مراد شفاء جمیع امراض وعلل سے ہوگی جنمیں کمتر ہم ہے انتھی میں کہتا ہوں لفظ داء اس جگہ عام ہے داء قلب وقالب سے اس کی تکرار ہر داء جان وتن کو دور کرتی ہے مینے بھی اسکا تجربہ کیا صحیح پایا وللہ الحمد

دعا مخرج ضیق و فرج ہم و بسط رزق

ابن عباس نے رفعاً کہا ہے جسنے استغفار کو لازم پکڑا اللہ اسکو ہر تنگی سی باہر نکالتا ہے
اور ہر فکر سے کشادگی بخشتا ہے اور ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ وہاں سی گمان بھی نہو
اخرجہ ابو داؤد والنسائی وابن حبان وصححہ وابن ماجۃ نسائی کا لفظ یہ ہے
مَن اکثَرَ مِنَ الاستغفارِ شوکانی رح نے لکھا ہے وفی الحدیثِ فضیلۃٌ عظیمۃٌ وھی
اَن الاستکثارَ من الاستغفارِ فیہ المخرجُ مِن کلِّ ضیقٍ والفرجُ مِن کلِّ ھمٍّ وا
حصولُ الارزاقِ لہ مِن حیثُ لا یحتسبُ ولا یکتسبُ ومَن اجتمعَ لہ ذلکَ عاشَ
فی نعمۃٍ سالماً مِن کلِّ نقمۃٍ انتہی میں نے اسکا تجربہ بھی کیا صحیح پایا بلکہ اس زمانے میں
دو ہی چیز کو دفع ہم وحزن میں قوی التاثیر سریع الاثر دیکھا ایک کثرت استغفار دوسرے
صدقہ وخیرات الفاظ استغفار کے کئی طرح پر آئے ہیں سب کافی شافی ہیں لیکن سید الاستغفار
کی بہت صفت وثنا آئی ہے اسکا ذکر انشاء اللہ تعالی آئیگا اور یوں تو ہر کلمہ استغفار
جو بطریق صحیح ماثور ہے اپنا کام کرجاتا ہے

دعا کرب و شدت

ابو امامہ رفعاً کہتے ہیں مؤذن جب اذان دیتا ہے تو دروازے آسمان کے کھلتے ہیں
اور دعا قبول ہوتی ہے سو جس کسی شخص پر کرب یا شدت نازل ہو تو وہ مؤذن کا جواب
دے اور حی علی الفلاح کے بعد یوں کہے اللھم رب ھذہ الدعوۃِ الصادقۃِ الصارفۃِ
المستجابِ لھا دعوۃِ الحقِ وکلمۃِ التقوی اَحیِنا علیھا وامِتنا علیھا وابعثنا علیھا واجعلنا
مِن خیارِ اھلِھا احیاءً وامواتاً پھر اسکے بعد سوال اپنی حاجت کا کرے اخرجہ الحاکم
شوکانی رح فرماتے ہیں ای یسألُ حاجتہٗ کائنۃً ما کانت لیکن اسکی سند میں عفیر بن معدان

منذری نے اسکو واہی کہا ہے یعنی ضعیف مگر حدیث سہل بن سعد رفعًا اسکی موید ہے فرمایا ہے ثنتان لا تردان الدعاء عند النداء و عند الباس حین یلحم بعضہم بعضًا رواہ مالک فی الموطا و ابو داؤد و ابن حبان والحاکم وصححاہ اسی طرح اوقات اجابت میں مابین اذان و اقامت ہی اور وقت قامت یہ بحث بین الحیلتین میں بھی واللہ اعلم

توقع بلا و امر ہولناک

ابو سعید کہتے ہیں حضرت نے کہا مجھکو چین کیونکر آ ئے۔ صاحب قرن مونہ میں قرن لیے ہوئے کان رکھے ہے کہ کس دم حکم ہو کہ میں اسکو پھونکوں۔ اصحاب حضرت پر یہ بات گراں گذری فرمایا تم یوں کہو حسبنا اللہ و نعم الوکیل علی اللہ توکلنا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن سو جبکہ صور سے امر ہولناک کو یہ کلمہ کہنا کفایت کرتا ہے تو پھر کسی اور بلاے حقیر کی کیا ہستی ہے۔ یہ شامل ہی ہر امر مہول کو اور اگر کوئی نا یاب امر واقع ہو تو یوں کہے بقدر اللہ وما شاء فعل رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رفعًا نسائی کا لفظ یہ ہے فان غلب علیک امر فقل قدر اللہ وما شاء صنع

دعاء غلبہ امر

عوف بن مالک مرفوعًا کہتے ہیں حضرت نے درمیان دو شخصوں کے فیصلہ کیا مقضی علیہ نے کہا حسبی اللہ و نعم الوکیل فرمایا اس شخص کو بلاؤ وہ آیا فرمایا تو نے کیا کہا اسنے عرض کیا کہ مینے یہ کہا فرمایا اللہ ملامت کرتا ہی عجز پر لکن تجھپر کیس یعنی ہوشیاری واجب ہے اور جب تجھپر کوئی امر غلبہ کرے تب تو یوں کہہ حسبی اللہ و نعم الوکیل رواہ ابو داؤد شوکانی فرماتے ہیں الحدیث دلیل علی انہ لا یقال ھذا الدعاء الا اذا غلبہ الامر و عجز عن دفعہ انتھی یعنی معاملہ مقدمہ میں ہار جیت ایک معمولی بات ہے اسپر اس کلمے کا کہنا کیا اسکو تو

وقت مغلوبیت امر مہم کے کہ تلاعب نہ کری اسکی قدر سمجھ

دعاء مصیبت

حدیث ابی سلمہ میں فرمایا ہے تم میں جب کسیکو مصیبت پہونچے تو وہ یوں کہی انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی فیھا وابدلنی منھا خیراً رواہ الترمذی وقال غریب من ھذا الوجہ والحاکم وابن ماجۃ مسلم کا لفظ ام سلمہ سے یوں ہے ما من عبد یصیبہ مصیبۃ فیقول انا للہ الخ اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا الخ یہ دعا ہر مصیبت میں کہنا چاہیے موت ہو یا اور کچھ اللہ تعالی اسکے کہنے سے خلف خیر عطا فرماتا ہے اہل علم کو اسکا تجربہ ہوا ہے بلکہ خود ام سلمہ نے اسکا تجربہ پایا کہ بعد موت ابی سلمہ کے یہ دعا کی تھی اللھم اجرنی الخ وہ کہتی ہیں قلت کما امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخلف لی خیرا منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دعای استصعاب امر

جب کوئی امر دشوار پیش آوے تو یوں کہے اللھم لا سھل الا ما جعلتہ سھلا وانت تجعل الحزن سھلا رواہ ابن حبان عن انس رفعا وصححہ شوکانی فرماتی ہین وفی الحدیث الدعاء بان اللہ سبحانہ یجعل کل ما صعب من الامور سھلا یمکن الوصول الیہ بلا صعوبتہ انتھی

دعاء درماندگی وزیادت قوت

اگر شغل سی تھک جاوے اور زیادہ طاقت چاہے تو وقت خواب کے ہر شب ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۴ بار اللہ اکبر کہے رواہ الشیخان واحمد والطبرانی من حدیث علی فاطمہ علیہا السلام نے حضرتؐ سے خادم مانگا تھا فرمایا سوتی وقت یوں کہا کر و بخاری کا لفظ یہی کہ انکے ہاتھ میں چکی پیسنے سے گٹا پڑ گیا تھا اسکی شکایت پر یہ

ہدایت فرمائی سبحان اللہ بنت سید المرسلین اس مشقت و تعب سے یہ بھی نہیں کہ اپنے ہاتھ
چکی پیستیں کھانا پکاتیں ہماری کیا ہستی ہے کہ ہماری مستورات ایسے کاموں سے عار کریں
لکن بات یہ ہے کہ ہم سے اسکی نعمت بطرز رزق کا شکر ادا نہیں ہو سکتا ہے جسنے ہمکو اور
ہماری مستورات کو محتاج اس مشقت و شغل کا نہیں رکھا ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ
سوہان روح ہے اللّٰھم مغفرًا

دعا خوف از سلطان یا ظالم

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تو جب پاس کسی بادشاہ ہیبت ناک کے جاے
جسکی سطوت سے تو ڈرتا ہے تو کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر من خلقہ جمیعا اللہ اعز مما اخاف
واحذر اعوذ باللہ الذی لا الہ الا ھو الممسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ
من شر عبدک فلان وجنودہ واتباعہ واشیاعہ من الجن والانس اللھم
کن لی جارا من شرھم جل ثناؤک وعز جارک ولا الہ غیرک تین بار اسی طرح کہے
رواہ الطبرانی مجمع الزوائد میں کہا ہے ورجالہ رجال الصحیح انتھی یہ موقوف ہے ابن عباس پر
نزدیک ابن ابی شیبہ کے اور تین بار کہنا بھی انھیں کی روایت ہے نہ طبرانی کی ورواہ
ابن خزیمۃ موقوفا ایضًا اسکو طبرانی نے ابن مسعود سے مرفوعًا بھی روایت کیا ہے اس لفظ
سے کہ اذا تخوف احدکم السلطان فلیقل اللھم رب السموات السبع ورب العرش
العظیم کن لی جارا من شر فلان وشر الجن والانس واتباعھم ان یفرط علی
احد منھم عز جارک وجل ثناؤک ولا الہ غیرک مجمع الزوائد میں کہا ہے
فیہ جنادۃ بن مسلم وثقہ ابن حبان وضعفہ غیرہ وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح انتھی
لفظ فلان کی جگہ اس شخص کا نام لے جس سے ڈرتا ہے

دعا خوف از سلطان

علقمہ بن یزید کہتے ہیں جو شخص خاصہ شعبی سے ہوتا شعبی اسکو یہ دعا سکھاتے اَللّٰھُمَّ
اِلٰہَ جِبْرِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَاِلٰہَ اِبْرَاھِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ عَافِنِیْ وَلَا تُسَلِّطَنَّ
اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ عَلَیَّ بِشَیْءٍ لَا طَاقَةَ لِیْ بِهٖ اخرجہ ابن ابی شیبۃ موقوفا اسکی تخریج میں
یہ کہا ہے ایک شخص پاس ایک امیر کے گیا تھا اسنے یہ دعا کی امیر نے اسکو چھوڑ دیا شعبی
ایک امام جلیل تابعی کبیر ہیں انکا نام عامر بن شراحیل تھا حجاج نے انکو ظلما قتل کر ڈالا
میں کہتا ہوں سلف و خلف میں بابت قوت وضعف ایمان اتنا ہی فرق ہے کہ وہ ہر
مصیبت میں توسل و استعانت نری اللہ پاک سے کرتے تھے نہ اولیاء خدا سے اس جگہ
نام ملائکہ وانبیاء کا لیا تو بھی کس عنوان پاکیزہ سے یہ نہ کہا کہ اللھم بحق جبرئیل الخ اسلیے کہ اللہ
پر کسی مخلوق کا کوئی حق واجب نہیں ہے بلکہ یوں کہا اللھم الہ فلان و فلان اسمیں اللہ سے
استعانت بھی ہوئی اور انکی عبودیت بھی اللہ کے لیے ثابت ہوئی پھر ان لوگوں کو نام
لیے جنکا اہل اللہ ہونا قطعی الثبوت ہے بخلاف اسماء اولیاء اللہ کہ ہر چند انکے حق میں ہمکو
حسن ظن قبول ہے لیکن ہم کسی کو قطعی جنتی نہیں کہہ سکتے ہیں سو جب یہ بات ہے تو پھر توسل
کرنا انسے دعا میں کچھ ضرور نہیں ہے گو نزدیک بعض اہل علم کے جائز ہو یا اسی ترکیب کے
ساتھ کہے کہ اللھم الہ الشیخ فلان و فلاں اسلیے کہ اس محل استعانت واستغاثہ میں ہمکو
اگر کسی کا نام لینا ضروری ہو تو ہم ملائکہ کرام عالی مقام اور انبیاء علیہم السلام کا نام لیں
اور انکے خاص الخاص بندوں کا ذکر سامنے رب کے کریں جنکے مقبول و مقرب ہونے
میں کچھ شک و شبہہ نہیں ہے انکا نام کیوں لیں جنکے حق میں ہم قطعا کوئی حکم خیر نہیں لگا سکتے
مبادا انمیں کوئی ایسا ہو جسکو ہمنے اللہ کا ولی سمجھ لیا ہے اور وہ ولی نہو تو پھر یہ کہنا ہمارا کہ

اللھم الا فلان الشیخ نافع نہوگا بلکہ مضر پڑیگا اگرچہ ساری خلق مومن و کافر اللہ ہی کے بندے
اور غلام ہین جسطرح کہ ہم یا خالق القاذورات نہین کہہ سکتے ہیں اگرچہ ان اللہ خالق کل شیء
کہتے ہیں۔ اللہ تعالی کی جناب عالی ساری مخلوق سے بڑھکر محل ادب ہے لکن ما قدروا اللہ
حق قدرہ ؎ از خدا خواہیم توفیق ادب ✤ بے ادب محروم گشت از فضل رب ✤

فائدہ مسائل شرک و بدعت میں جس جگہ علماء و اولیاء کا اختلاف ہو کوئی جائز کہے کوئی
ناجائز اس جگہ میزان یہ ہے کہ ترک اولی ہے فعل سے اور وقوف افضل ہے قول بجواز سے
اسلیے کہ شرک کے ستر ابواب ہیں اور شرک چیونٹی کی چال سے اندھیری رات میں سیاہ پتھر
پر بھی زیادہ تر پوشیدہ ہے اور معلوم ہے کہ اللہ شرک کو ہرگز نہ بخشیگا مگر توبہ سے اور بدعت کے
بہتر دروازے ہیں اور ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت نار میں ہے اسلیے وقوف میں نجات
ہے اور جراءت کرنے میں ہلاک لہذا حدیث میں آیا ہے المومنون وقافون عند الشبہات
شرک و توحید کھلی چیز ہے انکے درمیان میں امور مشتبہہ ہیں جنکو اکثر لوگ نہیں جانتے اسی
وجہ سے اللہ نے فرمایا ہے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یہ جگہ اس مسئلے کے
بسط کی نہیں ہے اسکا محل کتب اعتصام بالکتاب والسنۃ ہین واللہ اعلم

دعای خوف از امیر ظالم

ابو مجلز جنکا نام لاحق بن حمید ہے کہتے ہیں جو شخص کسی امیر ظالم سے ڈرے تو وہ یہ کہے
رضیت باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا و بالقرآن حکما و اماما اللہ اس کو بچالیگا
امیر ظالم کے نجات دیگا رواہ ابن ابی شیبۃ موقوفا ممکن ہے کہ یہ اثر اور اثر ماقبل
صحابہ سے مروی ہوں یا مستند ان کا تجربہ ہو ان دونوں اماموں نے تجربہ میں
اس کو صحیح پایا ہے

دعای خوف از شیطان وغیرہ

جب کسی شیطان وغیرہ سے ڈرے تو یوں کہے اعوذ بوجه الله الكريم وبكلمات الله التامات التي لا يجاوزهن بر ولا فاجر من شر ما خلق وذرأ وبرء ومن شر ما ينزل من السماء ومن شر ما يعرج فيها ومن شر فتن الليل والنهار ومن شر كل طارق الا طارقا يطرق بخير يا رحمن رواه النسائی واحمد والطبرانی من حدیث ابن مسعود مالک کی روایت میں یوں ہے کہ شب معراج میں حضرتؐ کے سامنے ایک عفریت یعنی دیو سرکش ایک شعلہ آگ کا لیکر آیا حضرت جب اسکی طرف التفات کرتے تو اسکو موجود پاتے جبریل علیہ السلام نے کہا تم یوں کہو اعوذ بوجه الله الی آخرہ

دعای فزع یعنی گھبراہٹ کی

ابن عمر کہتے ہیں حضرتؐ صحابہ کو واسطے دفع فزع کے یہ کلمات سکھاتے اعوذ بكلمات الله التامة من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون اخرجه ابو داود والترمذی وقال حسن غریب والحاکم

دعای ہرب شیطان

اس کام کے لیے پڑھنا آیۃ الکرسی کا اور اذان کہنا آیا ہے رواہ مسلم والترمذی وابن ابی شیبۃ من حدیث جابر وابی ھدیۃ وسعد بن ابی وقاص حدیث سعد من ندا باذان واسطے دفع غول کے بھی بالخصوص آئی ہے رواہ البزار

دعاء وسوسہ

حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے شیطان تمہارے پاس آکر کہتا ہے اسکو کس نے پیدا کیا اسکو کس نے بنایا یہانتک کہ یوں کہتا ہے کہ تیرے رب کو کس نے پیدا کیا جب اسکی نوبت

پہونچی تو اللہ کے ساتھ استعاذہ کرے اور باز رہے اخرجہ الشیخان وابو داؤد والنسائی
ایک لفظ مسلم کا یوں ہی کہ اس طرح کہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ دوسری روایت ابو داؤد
ونسائی یہ ہے فقولوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد
پھر تین بار بائیں طرف تھتکار دے اور شیطان سے پناہ مانگے نسائی کا لفظ یہ ہے فلیستعذ
باللہ منہ ومن فتنتہ شوکانی رح فرماتے ہیں وفی الحدیث دلیل علی انہ یجب علی من
بلغت بہ الوسوسۃ الشیطانیۃ الی ھذا الحد ان ینتھی عن ذلک ویترکہ ویشتغل
بغیرہ مما یلھیہ ویصرف ذھنہ عنہ ویقول اٰمنت باللہ ویتلو قل ھو اللہ احد و
یتفل ثلاثا عن یسارہ دفعا للشیطان الذی الی بھذہ الوسوسۃ ویستعیذ باللہ منہ
ومن فتنتہ انتھی بائیں طرف کا ذکر اسلیے ہے کہ دل بائیں طرف ہی اور وسوسہ شیطان کا
دل ہی کے اندر ہوتا ہے اسلیے اسی جانب تفل کری اور اگر وسوسہ اعمال میں ہو تو اس
شیطان کا نام خنزب ہے بکسر خا وفتح خا ہر دو نوں ساکن وزای مفتوحہ اس وقت بھی
استعاذہ باللہ اور تفل بجانب یسار کرے رواہ مسلم عن عثمان بن ابی العاص ابو زمیل نے
ابن عباس سے کہا تھا کیا چیز ہے یہ جو میں اپنے سینے میں پاتا ہوں پوچھا کیا کہا واللہ میں
نہیں کہہ سکتا کہا کیا کچھ شک ہے اور ہنسے اور کہا اس سے کسی نے نجات نہیں پائی یہاں تک
کہ اللہ نے یہ آیت بھیجی فان کنت فی شک مما انزلنا الیک الآیۃ پھر کہا جب تو اپنے جی میں کچھ
پائے تو یہ کہہ ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم اخرجہ ابو داؤد
باسناد جید شیطان رجیم انسان کا دشمن ہے ہر دم کام اسکا وسوسہ ڈالنا ہی پھر کبھی
ایسا وسوسۂ خبیث القا کرتا ہے جو موںھ سے نکالا نہیں جاتا صریح کفر وردت والحاد وزندقہ
ہوتا ہے جیسے شک اللہ تعالی میں یا سب وشتم حق میں اللہ ورسول کی ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

سوا ایسے وساوس کا یہی علاج ہے جو مذکور ہوا اور اللہ ضرور پناہ گیر کو انشاء اللہ تعالے پناہ دیگا اور سب اعمال سے زیادہ وسوسہ اس لعین کا حالت نماز میں ہوتا ہے اسلیے کہ نماز افضل عبادت ہی اور سب سے پہلے دن حساب کے اسی کی پرسش ہو گی لہذا جن امور کا خیال خارج نماز میں نہیں ہوتا ہے انکا وسوسہ اسی حالت میں اندر سینے کے خلش کرتا ہے اور دور دور جا بجا فکر و خیال دوڑتا ہے تاکہ افضل عبادت خراب ہو کر نمازی برکات و نجات آخرت سے محروم ہو جائے یہ خرب خنزیر سے بھی بدتر اور خبیث تر ہے جو کہ اس حالت طہارت میں آکر بہکاتا ہے اور ہر وادی میں لئیے پھرتا ہے اسکا علاج بھی یہی ہے جو اس جگہ مذکور ہوا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَعِیْذُ بِكَ مِنْ وَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَ شَتَاتِ الْاَمْرِ

دعاء کان بولنے کی

ابو رافع مولای رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہتے ہیں حضرتؐ نے فرمایا جب تم میں کسی کا کان بولے تو وہ مجھکو یاد کرے مجھپر درود بھیجے اور یہ کلمہ کہے ذکر اللہ بخیرٍ من ذکرنی اخرجہ الطبرانی مجمع الزوائد میں اس حدیث کو حسن کہا ہی یہ معاجم ثلثہ میں مروی ہے و رواہ البزار فی مسندہ ایضا شوکانی رح کہتے ہیں فیہا اشارۃٌ الی ان سبب ذلك ذکر بعض من یذکرہ وقد ذکر اھل علم الطب ان ذلك یکون من تصعد الابخرۃ ولکن ھذہ الاشارۃ من الصادق المصدوق وان لم تکن صریحۃ فی السببیۃ فھو اقدم من کل طب واخرج ھذا الحدیث ایضا ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ انتھی ۵

گوش تو شنیدہ ام کہ دردے دارد درد دل من مگر بگوشش تو رسید

پانوں کا سن ہو جانا

اس بارے میں ابن السنی نے ایک اثر ابن عباس سے روایت کیا ہی اور نیز ابن عمر سے

کہ جب ہاتھ پاؤں سُن پڑ جائے تو اس شخص کو یاد کرے جو سب سے زیادہ اسکو لوگوں میں محبوب ہے شوکانی فرماتے ہیں لیس فی ذلک ما یفید ان لھذا حکم الرفع فقد یکون مرجع مثل ھذا التجریب والمحبوب الاعظم لکل مسلم ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فینبغی ذکرہ عند ذلک کما ورد ما یفید ذلک فی کتاب اللہ سبحانہ مثل قولہ ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ وکما فی حدیث لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من اھلہ ومالہ ومن الناس اجمعین انتہی یہ استدلال شوکانی رح کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب اعظم ہونے پر نہایت صریح وواضح ہے اللہ تعالے ہم کو محبت اپنے محبوب اعظم کی بطفیل محبوب موصوف کما ینبغی اور کما حقہ عطا کرے اللھم آمین ابن السنی وغیرہ کی روایت میں کیفیت اس ذکر کی یوں آئی ہے کہ اس طرح کہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انشاء اللہ تعالی فی الفور خدر جاتا رہیگا سلف کو اسکا تجربہ ہوا ہے ویسا شرحی کہتے ہیں ایک بار پاؤں ابن عباس کا سُن ہوگیا تھا کہا یا محمد فی الفور کھل گیا انتہی لیکن اس ندا سے کیفیت صدر بہتر ہے کیونکہ مجاہد نے اسکو بلا ندا روایت کیا ہے ایک ترکیب رفع خدر کی یہ بھی ہے کہ جو ہاتھ یا پاؤں سُن ہوگیا ہوا سکے ناخنوں پر تھوک لگادے خدر زائل ہو جائیگا اسکو شرحی رح نے مجرب کہا ہے واللہ اعلم

دعای غضب وخشم

اسکے دور کرنے کے لیے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہے رواہ الشیخان من حدیث سلیمان بن صرد بطولہ وفیہ قصۃ سنن کی روایت میں یوں کہنا آیا ہے اللھم انی اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ یہ دلیل ہے اس بات پر کہ غضب متسبب ہوتا ہے عمل شیطان سے اسی لیے اس سے استعاذہ کرنے کو فرمایا ہے سو جس کسی شخص کو امر ناحق میں

یا سوغلت صدق میں غصہ آئے وہ جان لے کہ شیطان اسکے ساتھ تلاعب کرتا ہے اور
کسی طائف شیطان نے اسکو چھوا ہے شوکانی فرماتے ہیں و فی ھذا مایزجر عن الغضب
لکل من یوذان لا یکون فی ید الشیطان یصرفہ کیف یشاء انتھی ایک علاج غضب یہ بھی
ہے کہ کھڑا ہو تو بیٹھ جاوے بیٹھا ہو تو لیٹ جائے اسپر بھی غصہ نہ جائے تو خاک پر سجدہ کرے
وضو کرے و باللہ التوفیق منجملہ دس مہلکات کے ایک مہلک یہ غضب بھی ہے

دعاء حدلسان یعنی تیز زبانی کی

جو شخص بدزبان فحش گو ہو وہ اللہ سے استغفار کرے حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
حضرت سے شکوہ ذرب لسان کا کیا فرمایا تو استغفار سے کدھر گیا میں تو ہر دن میں سو بار
اللہ سے استغفار کرتا ہوں اخرجہ النسائی والحاکم و قال صحیح علی شرط مسلم ذرب لسان
کہتے ہیں فحش بکنے کو حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ سبب ذرب زبان کا یہی گناہ انسان
کے ہوتے ہیں سو جب اللہ ان ذنوب کو بخشدیگا بسبب استغفار کے تو وہ مسبب بھی دور
ہو جاتیگا رہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو وہ اس سے معصوم تھے یہ بات انہوں نے
واسطے تعلیم امت کے ارشاد فرمائی ہے کہ جب کوئی شخص اس بلا میں مبتلا ہو تو یہ کام کرے

دعاء قرض

ایک مکاتب نے پاس علی بن ابی طالب کے آکر کہا میں ادا در کتابت سے عاجز ہو گیا ہوں
میری کچھ مدد کرو فرمایا کیا میں تجھکو وہ کلمات نہ سکھادوں جو حضرتؐ نے مجھکو سکھائے تھے اگر
بمقدار جبل صیر کے بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسکو تجھسے ادا کرا دیگا کہہ اللھم اکفنی بحلالک
عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک اخرجہ الترمذی والحاکم ترمذی نے کہا حسن ہے
حاکم نے کہا صحیح ہے صیر بفتح صاد وکسر مہملہ ایک مشہور پہاڑ ہے یمن کا میں کہتا ہوں مجھکو

بعد ہر نماز فرض کے اس دعا کے پڑھنے کی عادت سے میں نے تمام عمر کبھی بایک حبہ کسی سے
قرض نہیں لیا باوجود احتیاج کے اللہ نے میری ہر حاجت بلا قرض کے پوری کی اور مجھکو
آسنا دیا کہ میں نے ایک جماعت کو ہزار ہا روپیہ بطور قرض حسن دیا پھر کسی نے پورا اور کسی نے
آدھا یا کم ادا کیا اور کسی نے معاف کرا لیا اور کسی نے کچھ نہ دیا میں نے سب سے قطع نظر کی اس
امید پر کہ اللہ تعالیٰ میرے ذنوب کو بھی دن حساب کے تجاوز فرمائے اللھم آمین شرح کتنے میں
بعض علما نے کہا ہے ینبغی ان یواظب علی ذلک بعد کل فریضۃ الی الجمعۃ الاخری فیأتی
الجمعۃ الاخری الا وقد اغناہ اللہ تعالیٰ وکل ذلک مشروط بالصدق وصلاح النیۃ
وحسن العقیدۃ انتھی حدیث عائشہ میں فرمایا عیسیٰ بن مریم اپنے اصحاب کو یہ دعا سکھاتے
تھے اور فرماتے اگر تیر برابر پہاڑ کے قرض سونے کا ہوگا اور تم یہ دعا کروگے تو اللہ تعالیٰ ادا
کرادیگا اللھم فارج الھم کاشف الغم مجیب دعوۃ المضطرین رحمن الدنیا والاخرۃ ورحیمہا
انت ترحمنی فارحمنی برحمۃ تغنینی بہا عن رحمۃ من سواک اخرجہ الحاکم ابوبکر صدیق
کہتے ہیں مجھپر بقیہ قرض تھا جب میں نے یہ حدیث عائشہ سے سنکر یہ دعا پڑھنا شروع کیا تو اللہ نے
میرا قرض ادا کرادیا عائشہ کہتی ہیں مجھپر ایک دینار تین درہم اسما بنت عمیس کی قرض تھے وہ
جب میرے پاس آتیں تو میں انکی طرف سو منہ کرتے شرماتی کیونکہ میری پاس قرض ادا کرنیکو نہ
تھا میں یہی دعا کیا کرتی تھوڑی مدت میں اللہ نے مجھکو رزق دیا جو نہ صدقہ تھا نہ میراث
مجھسے اللہ نے وہ قرض ادا کرادیا اور باقی مال میں نے اپنے گھر والوں میں خوب اچھی طرح بانٹا الو
عبدالرحمن کی دختر کو تین اوقیہ چاندی کا زیور بنا دیا اور بہت سا مال بچ رہا حاکم نے کہا یہ
روایت صحیح الاسناد ہے اسکو بزار نے بھی عائشہ سے روایت کیا ہی لکن سند اسکی ضعیف ہے
بہر حال اس دعا کا تجربہ موافق ارشاد صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابوبکر و عائشہ کو

ہوگیا وللہ الحمد اسی طرح ہر مسلمان مومن کو بھی ہو سکتا ہی اگر ضعیف الایمان اور تنگی مزاج نہو

دعاء قرض ایضا

معاذ رضی اللہ عنہ پر ایک یہودی کا ایک اوقیہ زر قرض تھا اسنے انکو حبس کر رکھا تھا
حضرتؐ نے فرمایا کیا میں تجھکو ایسی دعا نہ سکھادوں کہ اگر تجھپر مثل کوہ صبر کے قرض ہو تو
اللہ تعالی ادا کرادے اے معاذ اللہ سے یہ دعا کر اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ
تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی
کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ تُولِجُ اللَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَتُولِجُ النَّھَارَ فِی اللَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ
الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا تُعْطِی
مَنْ تَشَاءُ مِنْھُمَا وَتَمْنَعُ مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِی رَحْمَۃً تُغْنِیْنِی بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ اخرجہ الطبرانی
یہ حدیث انس سے بھی رفعاً آئی ہے مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ رجال اسکی ثقات ہیں ابو سعید
رفعاً کہتے ہیں ابو امامہ نے کہا مجھپر ہموم و دیون ہوگئے ہیں فرمایا اَفَلَا اُعَلِّمُکَ کَلَامًا اِذَا
قُلْتَہٗ اَذْھَبَ اللّٰہُ ھَمَّکَ وَقَضٰی دَیْنَکَ قلت بلی یا رسول اللہ فرمایا صبح و شام یہ دعا کیا کر
اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ
الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ ابو امامہ کہتے ہیں ففعلت
فاذھب اللہ تعالی ھمی وقضی دینی شوکانی کہتے ہیں ولا مطعن فی اسناد ھذا الحدیث
یہ حدیث مختصر البخاری میں بھی آئی ہے اور مجرب ہے میں اسکو اندر نماز کے بعد تشہد کے
پڑھا کرتا ہوں اگرچہ میرا پڑھنا بالیقین حضور قلب کے ساتھ نہیں ہے لیکن برکت اخبار
صادق مصدوق سے ہمیشہ اسکا دفع ہم و حزن و قہر رجال میں مشاہدہ کیا کرتا ہوں
وللہ الحمد

دعاء نظر بد

سہل بن حنیف کو عامر بن ربیعہ کی نظر غسل کی حالت میں لگ گئی حضرتؐ نے سہل کے سینے پر ہاتھ مار کر کہا بسم اللہ اللھم اذھب حرھا وبردھا ووصبھا پھر کہا قم باذن اللہ وہ اٹھ کھڑے ہوئے پھر فرمایا اذا رأی احدکم من نفسہ ومالہ او اخیہ شیئا یعجبہ فلیدع بالبرکۃ فان العین حق اخرجہ النسائی وھذا لفظہ والحاکم وابن ماجۃ واحمد ابن مسعود کہتے ہیں اگر دابہ جسکو نظر لگی ہے تو اسکے منخر ایمن میں چار بار اور منخر ایسر میں تین بار یوں کہکر پھونک دے لا باس اذھب الباس رب الناس اشف انت الشافی لا یکشف الضر الا انت اخرجہ ابن ابی شیبۃ شوکانیؒ فرماتے ہیں محتمل ہی کہ اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہو یا تجربہ پر اعتماد کیا ہو ولا یخفاک ان الرقیۃ الثابتۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی العین لیست بخاصۃ فی بنی آدم بل ثابتۃ لکل من اصابتہ العین من آدمی او غیرہ لکن حدیث عائشہ میں آیا ہی کہ حضرت عیادت کرتے بعض اہل اپنے کی اور دست راست سے مسح کرکے فرماتے اللھم اذھب الباس رب الناس اللھم اشفہ فانت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما رواہ الشیخان یہ حدیث مرفوع مغنی ہے اثر موقوف ابن مسعود سے اور ظاہر یہ ہی کہ ابن مسعودنے اسی حدیث کے اعتماد پر رقیہ دابہ کہا ہو اسلیے کہ یہ کچھ مختص ساتھ بنی آدم کے نہیں ہے

دعاء دیوانگی

ابی بن کعب کہتے ہیں ایک اعرابی کو اثر لمم تھا یعنی جنون حضرتؐ نے اسکو اپنے سامنے بٹھا کر فاتحہ تا مفلحون پڑہی پھر والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم تا یعقلون پھر آیۃ الکرسی اور للہ ما فی السماوات وما فی الارض تا آخر بقرہ و شھد اللہ انہ

لا الہ الا ھو تا آخر آیات و ان ربکم اللہ الآیۃ تا محسنین یہ آیت سورہ اعراف میں ہے
فتعالی اللہ تا آخر مؤمنین پھر دس آیات اول صافات کی تا لازب اور تین آیات
آخر سورہ حشر کی و انہ تعالی جد ربنا الآیۃ سورہ جن کی و قل ھو اللہ احد و معوذتین
اخرجہ احمد والحاکم و قال صحیح اسکے آخر مین یہ بھی کہا ہے کہ فقام الرجل کانہ لم یشتک شیئا
قط اسکو ابن ماجہ و احمد نے بھی روایت کیا ہے لکن اسکی سند میں ابو جناب ضعیف ہے
باقی رجال رجال صحیح ہیں حدیث دلیل ہی مشروعیت رقیہ جنون پر مطابق اس حدیث
کے۔ اسمیں اسپر بھی دلیل ہی کہ بعض انواع جنون طرف سے شیطان کی ہوتی ہیں نعوذ باللہ منہ
وبہ یندفع قول من قال انہ لا سبیل للشیطان الی مثل ذلک قالہ الشوکانی معلوم ہوا
کہ یہ آیات آسیب زدہ کو بھی نافع ہوتی ہین باذن اللہ تعالے

دعا جنون ایضًا

علاقہ بن صحار کا گذر ایک قوم پر ہوا وہان ایک دیوانہ تھا جسکو زنجیر مین باندھ رکھا تھا
انہوں نے اسکو فاتحۃ الکتاب سی رقیہ کیا وہ اچھا ہوگیا قوم نے سو بکریاں دیں حضرت
کے پاس آئے فرمایا ھل الا ھذا فلعمری من اکل برقیۃ باطل لقد اکلت برقیۃ حق ھذا لفظ
ابی داؤد و اسنادہ صحیح ایک روایت میں آیا ہے کہ تین دن تک صبح و شام فاتحہ پڑھکی تھوک
جمع کرکے تھوکتے اخرجہ النسائی و ابن السنی ایضًا

دعا کژدم گزیدہ

حدیث ابو سعید میں آیا ہے ایک رہط کا سید کژدم گزیدہ تھا ایک صحابی نے اسپر فاتحہ پڑھکر
تھوکنا شروع کیا وہ اچھا ہوگیا قوم نے اسکو بکریاں دیں جب حضرت سی ذکر آیا فرمایا
وما یدریک انہا رقیۃ اصبتم اقسموا واضربوا لی معکم بسہم رواہ اھل الصحاح الستۃ کلھم بطولہ

ترمذی کی روایت میں آیا ہے کہ فاتحہ سات بار پڑھی تھی نسائی و ابن ماجہ سے بھی معلوم ہوا کہ
راقی خود ابو سعید خدری راوی اس حدیث کے تھے شوکانی کہتے ہیں حدیث دلیل ہی اس پر
کہ فاتحۃ الکتاب رقیہ نافعہ ہے اور تداوی کرنا ساتھ اوسکے صفت مذکور پر جائز ہی انتہیٰ
میں کہتا ہوں اس حدیث سے اس بات پر بھی استدلال باشارۃ النص ہو سکتا ہی کہ اگر اللہ تعالیٰ
کسی شخص نیک بخت کو اس امر کا الہام کرے کہ فلاں سورت قرآن یا آیت قرآن فلاں امر
کے لئے نافع ہے تو ہو سکتا ہے جو اعمال آیات سے مشائخ نے لکھے ہیں اور بطریق مرفوع ثابت
نہیں ہیں انکے جواز پر یہی حدیث دلیل ہو و ما یدریک انہا رقیۃ ہاں کیفیت عمل میں کوئی
ایسا امر اگر شامل ہو جو طریق شرعی سے بیگانہ سمجھا جائے یعنی تلاوت و تفل و تعداد تکرار وغیرہ
سے خالی ہو فقط دوسرا طریق رقیہ لدغہ عقرب کا یہ ہے کہ پانی میں نمک ملا کر اسپر سورۂ کافرون
و معوذتین پڑھکر جاے لدغ پر مل دے یہ کیفیت حدیث علی بن ابی طالب میں آئی ہے رواہ
الطبرانی مرفوعًا و قال فی مجمع الزوائد اسنادہ حسن حضرت کو بچھو نے نماز میں ڈنک مارا تھا فرمایا
لعن اللہ العقرب لا تدع مصلیا و لا غیرہ پھر یہ عمل کیا اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے بھی روایت
کیا ہی مگر بلفظ لا تدع نبیا و لا غیرہ شوکانی فرماتے ہیں وقد اجتمع فی ہذا الحدیث العلاج
بالدواء الالٰہی و الطبیعی انتہیٰ تیسرا عمل نیش کا یہ ہی بسم اللہ شجۃ قرنیۃ ملحۃ بحر قطفا اس رقیہ
کو عبد اللہ بن زید نے حضرت پر عرض کیا تھا آپ نے اذن دیا اور فرمایا انما ہی مواثیق
رواہ الطبرانی مجمع الزوائد میں کہا ہے اسکی اسناد حسن ہی حدیث دلیل ہی اسپر کہ جس رقیہ کے
معنی معلوم نہوں اسکا کرنا درست نہیں ہی مگر اوسی صورت میں کہ شارع نے اسکو مقرر رکھا ہو
جسطرح اس حدیث میں ہی اسکے سوا اور جائز نہیں کیونکہ حضرت نے رقیہ کو دو قسم پر ٹھہرایا ہے ایک رقیہ
حق دوسرے رقیہ باطل رقیہ حق وہ ہے جو قرآن یا حدیث سے ہو قولاً یا فعلاً یا تقریراً رقیہ باطل

وہی جو اس طرح پر ہو سو جو احادیث نہی میں رُقیے سے آئی ہیں وہ اسی رقیہ باطل پر
محمول ہیں اور جو احادیث اذن رُقیے میں آئی ہیں وہ رقیہ حق پر محمول ہیں واللہ اعلم

رقیہ محروق

محمد بن حاطب کہتے ہیں میںنے دیگ اٹھائی میرا ہاتھ جل گیا میری ماں مجھکو ایک مرد کے
پاس لیگئیں اور کہا ای رسول خدا اسکا ہاتھ جل گیا ہے فرمایا قریب لاؤ کچھ پڑھکر دم کر دیا
میںنے نہ جانا کیا پڑھا پھر میںنے ماں سے پوچھا کہ وہ کیا پڑھتے تھے کہا اذھب الباس رب الناس
اشف انت الشافی لا شافی الا انت اخرجہ النسائی واحمد ورجالہما رجال الصحیح انکی ماں کا نام
فاطمہ یا جویریہ ام جمیل تہا یہ حدیث اگرچہ رقیہ محروق میں آئی ہے لکن کچھ اسپر دلیل نہیں
ہے کہ سوا محروق کے اور کسی پر نہ کیا جاے بلکہ ہر تکلیف پر کچھ بھی ہو یہ رقیہ کر سکتے ہیں خود
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی سے غیر محروق پر رقیہ کیا ہے جسطرح کہ حدیث رافع
بن خدیج میں نزدیک طبرانی کے آیا ہے ورجالہ رجال الصحیح

احتباس بول وحصاۃ

ایک شخص نے ابو الدرداء کے پاس آکر کہا کہ میرے باپ کا پیشاب بند ہو گیا ہے اور اس کو
سنگریزہ ہو گیا ہے انہوں نے اسکو وہ رقیہ سکھا دیا جو حضرت سے سنا تہا ربنا اللہ الذی
فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء فاجعل رحمتک
فی الارض واغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین فانزل شفاء من
شفائک ورحمۃ من رحمتک علی ھذا الوجع وہ شخصا ہو گیا اسکو ابوداؤد
ونسائی نے روایت کیا ہے لفظ وجع اس جگہ صیغہ صفت مشبہ ہے طیبین جمع
ہے طبیب کی ہے

پھوڑا پھنسی

عائشہ کہتی ہیں کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا یا اسکو کوئی قرحہ یا جرح ہوتا حضرت اپنی انگلی سبابہ زمین پر اس طرح رکھتے پھر اٹھا کر کہتے بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا اخرجہ مسلم وایضا البخاری واھل السنن الا الترمذی لکن اس لفظ سے کان یقول للمریض انگلی میں کچھ ذرا سی خاک لگ جاتی اسکو موضع علت یا جرح پر رکھتی

درد دندان وگوش

جو شخص ہر چھینک کی وقت یوں کہیگا الحمد للہ رب العالمین علی کل حال ما کان اسکو کبھی درد دنداں یا گوش نہ ہوگا رواہ ابن ابی شیبۃ عن علی بن ابی طالب موقوفا شوکانی فرماتے ہیں یمکن ان یکون ذلک شیئا قد حفظہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم و یمکن ان یکون مستند ذلک التجربۃ انتہی

آنکھ کا دُکھنا

انس کہتی ہیں حضرت کو جب رمد ہوتا یا کسی اور کو گھر والوں میں سے یا اصحاب سے تو دعا کرتے اللھم متعنی ببصری واجعلہ الوارث منی وارنی فی العدو ثاری وانصرنی علی من ظلمنی رواہ الحاکم اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ دعا کرنا دشمن پر رویت ثار کی اور ظالم پر نصرت پانے کی جائز ہے وقد وردت بذلک احادیث ودلت علیہ آیات قرآنیۃ

تپ

جسکو تپ آوے وہ یوں کہے بسم اللہ الکبیر اسکو حاکم وابن ابی شیبہ نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ حضرت انکو اوجاع وحمی میں اس کلمے کا کہنا تعلیم فرماتے تھے نعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار ھذا لفظ الحاکم وصححہ صحیح بخاری میں

ابن عباس سے آیا ہے کہ حضرتؐ نے ایک اعرابی کی عیادت کی کہا لا باس طہور
انشاء اللہ تعالیٰ احادیث میں آیا ہی کہ تپ بھاپ ہی آگ کی یہ پانی سے سرد پڑجاتی ہی یہ علاج
طب نبوی ہے و للہ الحمد

درد چشم وغیرہ

عثمان بن ابی العاص نے حضرتؐ سے کہا جب سی میں اسلام لایا ہوں میرے بدن میں
درد رہتا ہے فرمایا درد کی جگہ انگلی رکھ اور تین بار بسم اللہ کہہ پھر سات بار یوں کہہ
اعوذ باللہ وقدرتہ من شر ما اجد واحاذر ھذا لفظ مسلم ورواہ مالک فی المؤطا
وابن ابی شیبۃ واھل السنن نسائی نے زیادہ کیا فاذھب اللہ ما کان بی فلم ازل آمر بہ اھلی
وغیرھم حدیث دلیل ہی اس بات پر کہ بدن میں جس جگہ درد ہو وہاں بسم اللہ کہتا ہوا ہاتھ
رکھے اور یہ دعا پڑھے یہ جب ہے کہ درد ایک جگہ میں ہو اور اگر کئی جاگہ میں ہو تو ہر ایک جگہ
پر ہر جگہ میں یہی طرح پڑھے شوکانی فرماتے ہیں وفی الاعداد التی تردد فی مثل ھذا الحدیث
سر من اسرار النبوۃ ولیس لنا ان نطلب العلۃ فیہ والسبب الذی یقتضیہ کما فی عدد
الرکعات والانصباء والحدود انتہی

وجود الم در بدن

کعب بن مالک نے کہا ہے حضرتؐ نے فرمایا تم میں جب کوئی الم پائے تو نیچے الم کی ہاتھ
رکھکر سات باریوں کہے اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ علی کل شیء من شر ما اجد رواہ احمد
والطبرانی مجمع الزوائد میں کہا ہی اس حدیث کی سند میں ابو معشر ضعیف ہی اور توثیق اسکی
لین ہی باقی رجال سند ثقات ہیں شوکانی کہتے ہیں وھذا الحدیث وان کان فی اسنادہ
ابومعشر فالحدیث الاول الثابت فی الصحیح یشھد لہ انہ شھادۃ ویشد من عضدہ او توثیقہ انتہی

اسمیں تحت الم آیا ہی اور حدیث اول میں موضع الم معلوم ہوا کہ ہاتھ اُس طرح پر رکھو کہ بعض
فوق الم ہو اور بعض تحت الم واللہ اعلم حدیث انس میں آیا ہے رکھ ہاتھ اپنا اس جگہ کو دکھ
ہو پھر کہہ بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد من وجعی ہذا اسکو طاق پڑھ
پھر ہاتھ اٹھا اور پھر پڑھ رواہ الترمذی وتری مراد تین یا پانچ یا سات بار یا زیادہ اس سے
پڑھنا مراد ہے جمع درمیان اسکی اور حدیث اول کے یوں ممکن ہی کہ ایک بار ہاتھ رکھکر سات بار
پڑھے پھر ہاتھ اٹھا کر دوسری بار سات بار پڑھے اسمیں ان سب احادیث پر عمل ہو جائیگا
اور زیادت الفاظ کو جمع کر لے مثلاً یوں کہی بسم اللہ اعوذ باللہ وبعزتہ وقدرتہ علی کل
شیءٍ من شر ما اجد واحاذر من وجعی ہذا

بیماری

عائشہ کہتی ہیں حضرتؐ جب بیمار ہوتے معوذات پڑھکر اپنے اوپر دم کرتے جب سختی وجع کی
ہوتی تو میں پڑھکر اونپر ہاتھ پھیرتی بامید برکت رواہ الشیخان وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ
موضع الم اگر خاص ہو تو اس جگہہ دم کرے اور اگر الم سارے بدن میں ہو تو سب جگہہ پھونکی
یا جس جگہہ چاہے اگر سب جگہہ دم نہ کر سکے ایک روایت میں اس حدیث کی یہ آیا ہی کہ حضرت
دونوں ہاتھ سے جہاں تک ہو سکتا مسح کرتے سر پر اور موہنہ پر اور سامنے کے بدن پر تین بار
اسی طرح کرتے ہکذا فی الصحیحین وہذہ الروایۃ تبین کیفیۃ المسح

حصول گزند و تلخی حیات

انس رفعا کہتے ہیں تمنا نہ کرے کوئی تم میں موت کی بسبب کسی ضرر کے جو اسکو پہنچا ہے
اور اگر بے کہے نہ بنے تو یوں کہی اللہم احینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ
خیرا لی رواہ الشیخان نووی نے کہا ہے ہمارے علما کہتے ہیں کہ یہ کراہت جب ہی کہ بسبب

کسی ضرر وغیرہ کے مرنا چاہے اور اگر ڈرے دین کے بسبب فساد زماں کی ہو تو پھر یہ
تمنا مکروہ نہیں ہے انتہے شوکانیؒ فرماتے ہیں یہ تخصیص ساتھ مجرد استحسان کی ہی اسلیے کہ
نہی عام ہے کسی حال میں بھی یہ آرزو نہ کرے ہاں اگر ضرر نازل ہو یا زندگی ناگوار ہو تو یہ
دعا کرے کہ یہ دعا شارع نے بتائی ہے اور ڈرنا دین پر بسبب فساد زمان کی منجملہ مصداقات
ضرر کے ہے بلکہ جو ضرر طرف دین کے ہوتا ہے وہ نزدیک مومن کے ضرر دنیا سے سخت تر
ہے حاصل یہ ہی کہ کسی کو موت کی آرزو کرنا بسبب کسی شئی کے اشیا میں کوئی سی بھی چیز کیوں
نہ ہو نہ چاہیے بلکہ اس تمنا سے عدول کر کے طرف اس دعا کے آئے۔

رقیۂ مریض

ابو سعید کہتے ہیں جبریل علیہ السلام آئے کہا ای محمد کیا تم بیمار ہو کہا ہاں کہا بسم اللہ
أرقیك من كل شئ یؤذیك ومن شر كل نفس او عین حاسد اللہ یشفیك بسم اللہ
أرقیك اخرجہ مسلم والترمذی والنسائی وابن ماجۃ ابوہریرہ کا لفظ یہ ہی کہ حضرتؐ
میرے پاس آئے فرمایا الا ارقیك رقیۃ رقانی بہا جبریل علیہ السلام میں نے کہا بلی بابی و
أمی فرمایا بسم اللہ ارقیك واللہ یشفیك من كل داء فیك ومن شر النفاثات فی العقد
ومن شر حاسد اذا حسد تین بار یہ رقیہ کیا اخرجہ الحاکم وابن ابی شیبۃ وابن ماجۃ
وصححہ السیوطی حدیث علی میں رفعا کہنا اس کلمے کا مریض کو آیا ہے اللھم اشفہ اللھم عافہ
اخرجہ الترمذی والنسائی والحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین سلمان کو حضرتؐ نے دیکھا
وہ بیمار تھے کہا یا سلمان شفی اللہ سقمك وغفرلك ذنبك وعافاك فی دینك وجسمك
الی مدۃ اجلك رواہ الحاکم دوسرا شخص بجای سلمان نام اس مریض کا لے حدیث دلیل
ہے اسپر کہ مریض کی لیے دعا کرنا ان الفاظ سے مستحب ہے

دعاء مریض

ابن عباس کہتے ہیں حضرت نے فرمایا جو شخص بیمار کی عیادت کرے جسکی اجل حاضر نہیں ہوئی ہے تو سات بار نزدیک اسکی یوں کہے اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک اللہ اسکو اس مرض سے عافیت دیگا اخرجہ ابو داؤد والترمذی وحسنہ وابن حبان وصححہ والنسائی والحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین حضرت نزدیک سر مریض کی بیٹھکر کلمات کہتے رواہ النسائی وابن حبان یہ حدیث اسرار نبوت سے ہے ہمکو اسکی سبب سے بحث کرنا نہ چاہیے۔

مرض موت

سعد بن مالک کہتے ہیں حضرت نے دربارہ قولہ تعالی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فرمایا ہے جس مومن نے اسکو اپنی بیماری میں چالیس بار پڑھا اور مرگیا اسکو اجر شہید کا ملتا ہے اور اگر اچھا ہو گیا تو ہو گیا اور سارے گناہ اسکے بخشدیے گئی اخرجہ الحاکم حدیث میں فائدہ جلیلہ و مکرمت نبیلہ ہے کہ یہ دعا مریض کو نازل منازل شہدا کر دیتی ہے اور اگر بچ جاتا ہے تو اسکی سارے گناہ بخشدیے جاتے ہیں شوکانی فرماتے ہیں یہ کچھ مستبعد نہیں ہے اس لیے کہ اس آیت کا اسم اعظم ہونا معلوم ہوتا ہے

مرض موت ایضاً

ابو سعید و ابو ہریرہ نے شہادۃ کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے جس نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اپنی بیماری میں پھر مرگیا تو آگ اسکو نہ کھائیگی اخرجہ الترمذی وحسنہ ابن حبان وصححہ ورواہ النسائی واللفظ لہ اسکے بعد نسائی نے بعد لا حول ولا قوۃ الا باللہ کے زیادہ کیا ہے کہ اپنی انگلیوں پر پانچ بار

گن کر فرمایا من قال ذلک فی یوم او فی لیلۃ او فی شھر ثم مات ذلک الیوم او فی تلک اللیلۃ
او فی ذلک الشھر غفر اللہ لہ ذنبہ شوکانی کہتے ہیں طعنہ نازنہ ہونا اسکے قائل کا اسلیے
ہے کہ یہ کلمات شتمل ہیں توحید پر پانچ بار اور احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ من مات لا
یشرک باللہ شیئا دخل الجنۃ اور فرمایا ہے من کان اٰخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ
وورد بھذا المعنی احادیث کثیرۃ عن جماعۃ من الصحابۃ فی الصحیحین وغیرھما

مرض موت ایضًا

عائشہ کہتی ہیں مینے حضرتؐ کو موت سے پہلے سنا کہ وہ اپنی پشت مجھسے لگائے ہوئے
کہتے تھے اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلی اخرجہ البخاری ومسلم والترمذی
مراد رفیق اعلی سی انبیاء وصدیقین وشھداء وصالحین ہیں جنکا ذکر حسن اولٰئک رفیقا میں
آیا ہے یا ملائکہ مقربین جنکو ملاء اعلی فرمایا ہے جوہری نے کہا رفیق اعلی جنت ہی۔ یا یہ دعاہے
اللہ سے ملنے کی کما یقال اللہ رفیق بعبادہ

ایضًا مرض موت

عائشہ کہتی ہیں حضرتؐ کے سامنے ایک برتن پانی کا رکھا تھا اسمیں ہاتھ ڈالکر مونھ پر
پھیرتے اور کہتے لا الٰہ الا اللہ ان للموت سکرات پھر کہتے فی الرفیق الاعلی یہاں تک کہ
مقبوض ہوئے اور ہاتھ جھک پڑا اخرجہ البخاری والترمذی والنسائی وابن ماجۃ ترمذی کا لفظ
یہ ہے اللھم اعنی علی غمرات الموت وسکرات الموت غمرات سی مراد سختیاں موت کی ہیں

ایضًا مرض موت

حدیث ابو سعید میں فرمایا ہے لقنوا موتاکم لا الٰہ الا اللہ اخرجہ مسلم وابو داؤد والترمذی
والنسائی وابن ماجۃ اس باب میں ایک جماعت صحابہ سی احادیث آئی ہیں ابو داؤد کا لفظ یہ ہے

لقنوا موتاکم قول لا الٰہ الا اللہ مراد ملقنین سے یہ ہے کہ حضار میت کو کلمۂ طیبہ یاد دلائیں کیونکہ
حدیث معاذ بن جبل میں آیا ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جسکا آخر کلام یہ کلمہ ہوگا وہ جنت میں
جائیگا رواہ ابو داؤد اسکی سند میں صالح بن ابی عریب کو ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے
واخرجہ ایضا احمد والحاکم وقال صحیح الاسناد وقد وردت احادیث بمعناہ
ذکرہ الشوکانی رح فی شرح المنتقی

موت شہادت بلا شہادت

حدیث سہل بن حنیف میں فرمایا ہے جو شخص سوال شہادت کا اللہ سے بصدق دل کریگا
اللہ اسکو منازل شہدا میں پہونچادیگا گو اپنے بستر پر مرجائے اخرجہ مسلم وابن داؤد
والترمذی والنسائی وابن ماجۃ شوکانی فرماتے ہیں والحدیث یدل علی مشروعیۃ سوال
العبد لربہ ان یکتب لہ الشہادۃ فان کتبہا لہ فبہا ونعمت وان لم یکتبہا لہ نال منازل
الشہداء وبلغہ اللہ الیہا واعطاہ مثل ما اعطاہم انتہی میں اس جگہ صدق دل سے اپنے رب
سے یہ سوال کرتا ہوں اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ
اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن

دعا میت

ابو سلمہ مرگئے تو حضرتؐ نے ام سلمہ سے کہا یہ کہہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلَہٗ وَاَعْقِبْنِیْ مِنْہُ عُقْبٰی حَسَنَۃً
اخرجہ مسلم بطولہ وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ دوسری روایت میں
یوں ہے کہ یہ دعا کی اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَۃَ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ فِی الْمَھْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْہُ فِیْ
عَقِبِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَہٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ وَنَوِّرْ لَہٗ فِیْہِ اخرجہ
مسلم وغیرہ پھر اس پر یٰس پڑھے اسلیے کہ حدیث معقل بن یسار میں فرمایا ہے کہ یٰس دل ہے قرآن کا

کوئی شخص اسکو نہیں پڑھتا بارادۂ خدا و دار آخرت لکن اللہ اسکو بخشدیتا ہی تم اسکو
اپنے مردوں پر پڑہا کرو اخرجہ ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ واحمد
ابن حبان والحاکم وصححاہ لکن ابن قطان نی اسکو معلل باضطراب و وقف وجہالت
حال ابو عثمان راوی کہا ہے اور دارقطنی نی ضعیف الاسناد مجہول المتن ٹہیرا کر لکھا ہے
ولا یصح فی الباب حدیث انتہی ابن حبان نی کہا المراد بقولہ اقرء وھا علی موتاکم من
حضرہ الموت وردہ المحب الطبری وقال ھو علی ظاھرہ قال الشوکانی وھذا ھو الصواب
ولا وجہ لاخراجہ من معناہ الحقیقی انتہی

دعاء مصیبت زدہ

ام سلمہ کہتی ہین حضرت نے فرمایا نہین ہے کوئی بندہ جسکو کوئی مصیبت پہونچی اور وہ بول
کے انا للہ وانا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیرا منھا الا اجرہ
اللہ فی مصیبتہ واخلف لہ خیرا منھا انفرد بہ مسلم قال اللہ تعالیٰ الذین اذا اصابتھم
مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ و
اولئک ھم المھتدون یہ کلمہ ہر مصیبت مین کہا جاتا ہے صاحب میت بھی اسکو کہی تو بل
مصیبت دفع ہو کر بدل خیر حاصل ہوگا عاجلاً یا آجلاً انشاء اللہ تعالےٰ

دعاء تعزیت

اسامہ بن زید کہتے ہیں حضرت کا نواسہ مرگیا فرمایا ان للہ ما اخذ ولہ ما اعطی وکل شیء
عندہ باجل مسمی اور فرمایا اسکی مان سی کہو کہ صبر واحتساب کری اخرجہ الشیخان معاذ کا بیٹا
مرگیا تھا حضرت نے انکو لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ بن
جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو اما بعد فاعظم اللہ لک الاجر

والهمك الصبر ورزقنا واياك الشكر فان انفسنا واموالنا واهلينا واولادنا من مواهب الله عز وجل الهنية وعواريه المستودعة يمتع بها الى اجل معدود وتقبضها لوقت معلوم ثم افترض علينا الشكر اذا اعطى والصبر اذا ابتلى وكان ابنك من مواهب الله الهنية وعواريه المستودعة متعك به في غبطة وسرور وقبضه منك باجر كبير والصلوة والرحمة والهدى ان احتسبت فاصبر ولا يحبط جزعك اجرك فتندم واعلم ان الجزع لا يرد شيئا ولا يدفع حزنا وما هو نازل فكان قد والسلام اخرجه الحاكم وابن مردويه من حديث معاذ قال الحاكم غريب حسن وزاد ابن مردويه في كتاب الادعية فليذهب اسفك ما هو نازل بك فكان قد والسلام

دعا رفع وحمل سرير جنازه

ابن عمر نے کہا ہی بسم اللہ کہے رواہ ابن ابی شیبۃ موقوفا اور بن عبد اللہ مزنی کہتے ہیں ہمراہ بسم اللہ کے تسبیح بھی کرے رواہ ابن ابی شیبۃ ایضا پھر نماز جنازہ پڑہے تکبیر کہے پھر فاتحہ پڑہے پھر درود پڑہے پھر اللھم انہ عبدک وابن امتک الخ رواہ الحاکم وہ دعا میت جو حدیث عوف بن مالک میں آئی ہی اسکو مسلم نے روایت کیا ہی وہ نہایت صحیح ہی اگرچہ سائر ادعیہ ماثورہ کفایت کرتی ہیں وہ دعا یہ ہی اللھم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله واوسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه وادخله الجنة واعذه من عذاب القبر وعذاب النار شوكانی رحمہ اللہ تعالی لکہتے ہیں ليس في هذا الحديث تعيين الموضع الذي يقال فيه هذا الدعاء فيقوله المصلي على الجنازة بعد اي تكبيرة اراد وقد وردت ادعية غير ما ذكر ههنا فينبغي للمصلي

علی الجنازة ان یاتی منہا بما امکنہ واذا استکثر من ذلک فہو الصواب فان ہذا الموطن لا ینبغی فیہ الا المبالغة فی الدعاء والترحم لانہ قد اتی بذلک المیت الی اخوانہ من المسلمین لیدعوا لہ من صلی منہم علیہ وندبہم الشارع الی ذلک وشرعہ لہم انتہی پھر جب مردے کو قبر میں رکھے تو کہے منہا خلقناکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارة اخری رواہ الحاکم عن ابی امامة وقد ضعف ابن حجر اسناد ہذا الحدیث اور بسم اللہ وعلی سنة رسول اللہ کا حدیث عمر بن خطاب میں رفعاً آیا ہے رواہ اہل السنن الا ابن ماجة ورواہ ابن حبان وصححہ ترمذی نے کہا حسن غریب نسائی کا لفظ یہ ہے کہ جب تم اپنے مردوں کو قبر میں رکھو تو یہ کہو۔ پھر بعد فراغ کے دفن سے استغفار کرے اللہ سے اسکے لیے سوال تثبیت کا کرے کیونکہ وہ اس وقت مسئول ہوتا ہے اخرجہ ابو داؤد والحاکم من حدیث عثمان بن عفان وقال صحیح الاسناد والبیہقی باسناد حسن صحیح مسلم میں آیا ہے کہ عمرو بن عاص نے کہا تھا جب تم مجھکو دفن کر چکو تو پاس میری گور کے اتنی دیر تک ٹھیرنا کہ اونٹ کو نحر کر کے اسکا گوشت تقسیم کرتے ہیں تاکہ میں تم سے استیناس کروں اور دیکھوں کہ میں اپنے رب کے قاصدوں کو کیا جواب دیتا ہوں انتہی پھر بعد دفن کے قبر پر اول آخر سورۂ بقرہ پڑھے رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عمر نووی نے کہا اسکی اسناد حسن ہے گو ابن عمر ہی کا قول ہو کیونکہ ایسی بات رای سے نہیں کہی جاتی ہے یا عموم فضل تلاوت بقرہ سے استعلام کیا ہو یا سید انتفاع میت تلاوت بقرہ واللہ اعلم

دعای زیارت قبور

حضرت نے عائشہ کو یہ دعا وقت زیارت قبور کے پڑھنا بتایا تھا السلام علیکم اہل الدیار من المومنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون نسال اللہ لنا ولکم العافیة اخرجہ مسلم

والنسائی وابن ماجۃ و زاد انتم لنا فرط و نحن لکم تبع اللھم لا تحرمنا اجرھم و لا تفتنا بعدھم یہ تعلیم دعا تھی کہ لوگ اس طرح پڑھا کریں اس سے استدلال جواز زیارت پر واسطے مستورات کے کما ینبغی نہیں ہے واللہ تعالے اعلم

باب سوم بیان میں بعض آیات و احادیث متفرقہ کے واسطے احوال و عوارض متفرقہ کے

دفع تعب

اسکا ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت نے عوض خادم کے فاطمہ علیہا السلام کو وقت جانے کے بستر پر حکم پڑھنے تسبیح و تحمید و تکبیر کا دیا تھا ہر کلمہ ۳۳ بار کہا جائے علی مرتضی کہتے ہیں ما ترکتھا و لا لیلۃ صفین شرعی فرماتے ہیں جو شخص اس عمل پر مواظبت کریگا وہ تعب و درماندگی جسم میں نہ پائیگا اعمال شاقہ جسمیہ اسپر آسان ہو جائینگے و ذلک مجرب حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا سوتے وقت سورۂ اخلاص و معوذتین پڑھکر ہاتھوں پر دم کر کے بدن پر پھیرنا تین بار اوپر مذکور ہو چکا ہے و ذلک نافع من جمیع الاوجاع باذن اللہ تعالی

حبس شیطان

ابن عمر کہتے ہیں جو شخص بستر پر یہ آیت پڑھکر سوئیگا انما المسیح عیسی بن مریم رسول اللہ و کلمتہ القاھا الی مریم و روح منہ فامنوا باللہ و رسلہ و لا تقولوا ثلثۃ انتھوا خیرا لکم انما اللہ الہ واحد سبحانہ ان یکون لہ ولد لہ ما فی السموات و ما فی الارض و کفی باللہ وکیلا اللہ تعالی اس سے ایذا کو دور اور شیطان کو روک دیگا

کثرت احتلام

بعض صالحین نے فرمایا ہے جب تم سونے کو بستر پر آ ئے تو سورۂ والسماء والطارق تا لفظ ناصر پڑھکر سو رہ۔ کثرت احتلام کی جاتی رہیگی ایک شخص نے ایسا ہی کیا احتلام منقطع ہو گیا وللہ الحمد

جاگنا وقت خاص پر شب کو

بعض صلحا نے کہا ہے جو شخص وقت خواب کے یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
تا آخر سورۂ کہف اور قولہ تعالے قُلْ مَنْ یَّکْلَؤُکُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ مِنَ الرَّحْمٰنِ بَلْ هُمْ عَنْ ذِکْرِ
رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ پڑھکر اللہ سے یہ سوال کریگا کہ میں فلاں وقت فلاں ساعت بیدار
ہو جاؤں تو وہ اس وقت پر جاگ اٹھیگا وقد جرب ذلك جماعة وصح۔

سرق وحرق

پڑھنا آخر سورۂ بنی اسرائیل کا سوتے وقت امن دیتا ہے اس رات کو چوری اور آگ
میں جلنے سے اور وہ شخص مع اپنے ولد اور مال کی اللہ کے حفظ میں رہتا ہے وللہ الحمد

دفع خواب پریشان

سوتے وقت یہ کہنا تو مِنُ بِاللّٰہِ نَشْ بِاللّٰہِ نَرُدُّ اُمُوْرَنَا اِلَی اللّٰہِ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ وَ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ موجب اسکا ہوتا ہے کہ خواب میں سوائے خیر کے
اور کچھ نہ دیکھے بلطف اللہ تعالی

دفع قلت نوم

مجد الدین شیرازی نے کتاب الصلوۃ والبشر میں لکھا ہے ایک شخص نے بعض علما سے کہا
کہ مجھے نیند بہت کم آتی ہے کہا سوتے وقت یہ آیت پڑھ لیا کر اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ
عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

حفظ از سوء شیطان

حافظ ابو موسی نے اپنی سند سے تا عکرمہ مولی ابن عباس رضی اللہ عنہم روایت کیا ہے
کہ ایک مسافر کا گذر ایک مرد خوابیدہ پر ہوا دیکھا کہ اسکے پاس دو شیطان موجود ہیں

ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس نائم کے پاس جاکر اسکے دل کو بگاڑ دے وہ گیا اور
پھر آکر کہا کہ وہ ایک آیت پڑھکر سویا ہے ہمکو اسپر راستہ نہیں ملتا پھر وہ دونوں چل دیے
مسافر نے اس نائم کو جگا کر یہ حال کہا اور پوچھا تم کون سی آیت پڑھکر سوتے ہو کہا یہ آیت
اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِی خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِی سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی
اللَّیْلَ النَّہَارَ یَطْلُبُہٗ حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِہٖ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ
تَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ **ف** بعض اہل علم نے کہا ہے کہ جو شخص سورۂ اخلاص معوذتین
والٰہکم الٰہ واحد الآیۃ اور آمن الرسول تا آخر سورہ اور آخر سورۂ کہف پڑھکر یہ کہیگا اللھم
امنی نومۃ العافیۃ برضاک وایقظنی بالعافیۃ وارنی فی منامی ما احب ویفرحنی ولا
ترنی ما یسوءنی ویحزننی انک علی کل شیء قدیر پھر سو رہیگا تو اللہ کے اذن سے ایسی خبر
دیکھے گا جو اس کو خوش کریگی

برای فزع وارق

کتاب ترمذی مین آیا ہے کہ خالد بن ولید نے حضرتؐ سے شکایت کی کہ نیند نہیں آتی
ہے فرمایا اپنے بستر پہ یہ دعا کر اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ
السَّبْعِ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا
اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّبْغِیَ عَلَیَّ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اَنْتَ سنن ابو داود و ترمذی میں آیا ہے کہ حضرتؐ واسطے فزع کے یعنی نیند میں ڈر جانیکی
یہ دعا انکو سکھاتے تھے اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ عِبَادِہٖ
مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی اولاد عاقل کو یہ دعا
سکھاتے اور غیر عاقل کے لیے لکھکر لٹکا دیتے **ف** طبرانی کہتے ہیں ایک شخص نے

حضرتؐ سی شکایت وحشت کی فرمایا کہ سبحان الملک القدوس رب الملائکۃ والروح جللت السموات والارض بالعزۃ والجبروت اس شخص نی یوں ہی کیا اللہ نی اسکی وحشت دور کردی صحیح مسلم میں آیا ہے کہ جب کوئی تم میں خواب مکروہ دیکھی تو بائیں طرف تین بار تھتکاری اور شیطان اور اس رؤیا سی تعوذ کرے اور کسی سے نہ کہے اور کروٹ بدل لے وہ خواب اس کو ضرر نہ پہونچا ئیگی

حضرتؐ کو خواب مین دیکھے

ہزار بار سورۂ کوثر طہارت پر پڑہکر خواب میں جانے سے رؤیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میسر آتی ہے شرجی نے کہا ذٰلک مُجرّب ۔ ۹

بحر کرشمۂ و طیلش بہ خواب می دیدم　　زہے مراتب خوابے کہ بہ ز بیداریست

دفع جن

زید بن اسلم رضی اللہ عنہ بعض معادن پر والی تھے لوگوں نے کہا یہاں جن بہت ہیں کہا کثرت سے اذان ہر وقت کہا کرو چنانچہ ایسا ہی کیا پھر کسی جن کو وہاں نہ دیکھا

دفع ہم

علی مرتضی کہتے ہیں حضرتؐ نے مجھکو مہموم دیکھکر فرمایا بعض اہل اپنے کو حکم دے کہ وہ تیری کان میں اذان کہدیں کہ یہ دوا ہم کی ہے میں نے ایسا ہی کیا مجھ سے ہم دور ہو گیا

براے صرع

بعض علما نے ایک مرگی والے کے داہنے کان مین اذان اور بائیں کان مین اقامت کہی تھی وہ اچھا ہو گیا

براے راہ یابی

بعض علماء صالحین نے کہا ہے آدمی جب راہ بھول جاوے تو اذان کہے اللہ اسکو راہ بتا دیگا

خفظ و بسط رزق

حسن بصری کہتے ہیں ایک جماعت اہل اقتدار کی عادت تھی کہ وہ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم بعد ہر نماز فرض کے پڑہا کرتے اور کہتے تھے یہا خفظ و بہا نرزق پہر کہا مجکو گمان ہے کہ یہ بات قولہ علیہ توکلت سے حاصل ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

نصرت فی الحرب

ولی کبیر احمد بن موسی بن عجیل نے کہا ہے چار آیتیں ہیں سامنے دشمن کے پڑہنے کی دشمن مغلوب مقہور ہوجاتا ہے آدمی جس شخص سے خائف ہو اسکی روبرو پڑہے اللہ اسکو شر سے اسکے بچا لیگا ہر آیت میں دس قاف ہیں ایک آیت بقرہ میں ہی الم تر الی الملا من بنی اسرائیل الی قولہ واللہ علیم بالظالمین دوسری آل عمران میں لقد سمع اللہ قول الذین قالوا۔ الی آخر الایۃ تیسری سورہ نسا میں الم تر الی الذین قیل لھم کفوا ایدیکم الی آخر الایۃ چوتھی سورہ مائدہ میں واتل علیھم نبا ابنی آدم بالحق تا آخر آیت بعض اہل علم نے لکھے کہا ہے کہ اگر ان آیات کو لکھکر نیزہ وغیرہ میں بمقابلہ عدو لٹکا دیا جاوے وقت حرب کے تو وہ مخذول ہوکر بھاگ جائیں شرجی کہتے ہیں وقد جرب ذلک وصح بحمد اللہ تعالی

ہتہیار اثر نہ کرے

سورہ ہود کو لکھا اپنے پاس رکھے کوئی حرف نہ چھوٹے نہیں اسپر ہتہیار کا اثر نہوگا بلکہ اسکو نصر و ظفر حاصل ہوگی اور اسکی ہیبت پڑیگی اسی طرح اگر ایک مٹھی مٹی کی لیکر اور اوسپر اج ہ زط کہکر روی دشمن پر پھینک مارنے سے شکست عدو سیھزم الجمع ویولون الدبر پڑھکر

ہو جاتی ہے و ذٰلک من المجربات اسی طرح حرب میں روبروی دشمن حم لا ینصرون کہی حضرت نے بعض غزوات میں اسی طرح کیا تھا اور صحابہ کو اسکے کہنے کا حکم دیا تھا حبیب بن مسلمہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کا کہنا وقت ملاقات عدو کے مستحب رکھتے تھے ابن ابی الدنیا نے کہا ایک قوم نے ایک حصن کا حصار بلاد روم میں کیا تھا اور یہی کلمہ کہا اور تکبیر کہی قلعہ پھٹ پڑا دشمن بھاگ گئے وللہ الحمد والمنۃ

چشم زخم

یہ عزیمت واسطے نظر بد کے مجرب ہے یہ آیت پڑھے لخلق السموات والارض اکبر من خلق الناس ولکن اکثر الناس لا یعلمون فارجع البصر ھل تری من فطور ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا وھو حسیر اسی طرح جو کوئی عائن یا ساحر کو یا فلان لکہکر اور اسکا نام لیکر وقت نظر لگنے کے یا اثر سحر کے پکاریگا تو عمل اسکا باطل ہو جائیگا شرحی نے کہا وقد جرت ذٰلک وصح سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو نظر لگ گئی تھی حضرت نے عائن سے کہا اپنی مونہہ ہاتھوں پاؤں کو دہو اور داخل ازار کا غسل کر پھر وہ پانی معیون پر ڈالا فورًا اچھا ہوگیا

ایضا برائے چشم زخم

کوئی پاک کپڑا یا تاگا تین گز لیکر اور ناپ کر پاس اسکے رکھدے جو اس معیون کو ر کہتا ہے پہر اس عزیمت کو بار بار پڑہے پہر اس کپڑے یا تاگے کو ناپے اگر گہٹے یا بڑھے تو اثر نظر ہے اور جو کم و بیش نہو تو پہر وہ نظر نہیں ہے عزیمت یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بلاغ الا باللہ تین بار اسی طرح کہی پہر تین بار سورہ فاتحہ پڑہے پہر کہے عزمت علیک وایتہا العین التی فی فلان بن فلانۃ او فلانۃ بنت فلانۃ بعز عز اللہ وبنور عظمۃ وجہ اللہ بما جری بہ القلم

من عند الله الخبیر علی الله محمد بن عبد الله صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عزمت علیک فی ما تما
العین التی فی فلان بن فلانۃ تخرج اصبا اشراهیا ادھناء اصباؤت ال شدی عزمت
علیک ایتھا العین التی فی فلان بن فلانۃ بحق شمہت بہت اشھت یا قطاع النجا النجا
الوحا الوحا الذی لا تقوم علیہ ارض ولا سما اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانۃ کما
اخرج یوسف علیہ السلام من الجب الضیق وجعل لموسٰی فی البحر طریق والا فانت بریئۃ
من اللہ تعالی واللہ تعالی بریئ منک اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانۃ بالف بالف
قل ھو اللہ احد اللہ الصمد تا آخر سورت اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانۃ بالف الف
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمؤمنین لو انزلنا
ھذا القرآن علی جبل لرأیتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ تا آخر سورت فاللہ خیر حافظا
وھو ارحم الراحمین وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و
صلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم انتھی میں کہتا ہوں اس عزیمت کو واسطے
دفع نظر بد کے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی قول جمیل میں لکھا ہے چند الفاظ کا تفاوت
ہے میں ہمیشہ اسکو اطفال اہل بیت پر کیا کرتا ہوں ہمیشہ مجرب پایا کبھی بحمدہ تعالی تخلف اثر نہیں
نہیں ہوا شرحی رحمہ نے ایک اور عزیمت بھی چشم زخم کی آیات سے لکھی ہے وہ بھی نافع ہے۔

برای زبان بندی

شرحی نے فرمایا ہے ھذہ سکتۃ مجربۃ تقرأ ثلث مرات یعنی اس کو تین بار پڑھے
اللھم یا من شانہ الکفایۃ وسرادقہ الرعایۃ یا من ھو الغایۃ والنھایۃ اختم علی لسان
فلان بن فلانۃ اللھم وعلی سمعہ وقلبہ افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالھا
پھر تین باریوں کہے صم بکم عمی فھم لا یرجعون ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی

ابصارهم غشاوة کهیعص لایتکلمون حمعسق لایعقلون

ایضا برای عقد لسان

جسکے شر سے ڈر ہوا سکے پاس وقت دخول کی یہ کہی الیوم نختم علی افواههم ولا یؤذن لهم فیعتذرون صم بکم عمی فهم لایعقلون

برای خوف از سلطان وغیرہ

کهیعص کیفیت حمعسق حسبت داہنے ہاتھ کی انگلی کو بند کرے لفظ اول کی ہر حرف
کے تلفظ کے ساتھ اور بائیں ہاتھ کی ہر انگلی کو قبض کرے لفظ ثانی کے ہر حرف کی نزدیک
پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بند کیے چلا جاے پھر دونوں کو اسکی سامنے کہولدے
جس سی ڈرتا ہے شرجی نے کہا فانہ یامن من شرہ ولا یری مکروہا باذن اللہ تعالی
یہ عمل بعینہ قول جمیل میں مذکور ہی اس لفظ سی وسمعتہ یقول من خاف ذا سلطان فلیقل
الخ شفاء العلیل میں کہا ہی لفظ اول سی کہیعص اور لفظ ثانی سی حمعسق مراد ہی یعنی جب کاف
کہے تو داہنے ہاتھ کی ایک انگلی بند کرے پھر جب ہا کہے یعنی دوسرا حرف بولی تو دوسری
انگلی بند کرلی اور یای تحتانی کے بعد تیسری انگلی اور عین کی بعد چوتھی اور صاد کے بعد
پانچویں بند کرلے وعلی ہذا القیاس لفظ ثانی کے ہر حرف کے ساتھ ایک ایک انگلی بائیں ہاتھ
کی بند کرے انتہی میں کہتا ہوں مینے اس عمل کا بارہا تجربہ کیا صحیح پایا والحمد امام غزالی نے
کتاب خواص القرآن میں فرمایا ہے بعض صالحین نے یہ آیت سنی حمعسق کذلک یوحی
الیک والی الذین من قبلک اللہ العزیز الحکیم کہا مینے معلوم کیا کہ اسمیں کوئی سر الہی ہے
مینے اوسکو وقت شدائد کے سپر ٹھیرایا مجکو یہ ایک رقبہ ہاتھ آیا شرجی کہتی ہیں وما یقال
عند من یخاف شرہ اللهم انی ادرء بک فی نحرہ واعوذ بک من شرہ اللهم اکفنیہ کیف شئت

وبما شئت اللهم علیک بفلان فانک لا یعجزک ویقال فی وجه من یخاف شره وطلب منہ حاجۃ اللھم انی اسألک خیرہ وخیر ما جبلتہ علیہ ومن قال عند الدخول علی من یخاف شرہ رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا لم یضرہ شئ باذن اللہ تعالی

برای وقایت از ہر سوء

بعض علما نے کہا ہے جو شخص ہر دن پچیس بار یہ کلمہ کہیگا استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم الذی لا یموت ابدا واتوب الیہ وہ اپنی نفس و مال و ولد میں کوئی شئ مکروہ نہ دیکھیگا شرجی نے مجرب صحیح کہا ہی کعب احبار کہتی ہیں قرآن میں سات آیات ہیں میں جب انکو پڑہتا ہوں تو کچہ پروا نہیں کرتا اگرچہ آسمان زمین پر منطبق ہوجاے تب بھی اللہ کے اذن سے میں نجات پاونگا ایک قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا ھو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون دوسری وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یمسسک بخیر فلا راد لفضلہ یصیب بہ من یشاء من عبادہ وھو الغفور الرحیم تیسری وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا ویعلم مستقرھا ومستودعھا کل فی کتاب مبین چوتھی انی توکلت علی اللہ ربی وربکم ما من دابۃ الا ھو اخذ بناصیتھا ان ربی علی صراط مستقیم پانچویں وکاین من دابۃ لا تحمل رزقھا اللہ یرزقھا و ایاکم وھو السمیع العلیم چھٹی ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لھا وما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ وھو العزیز الحکیم ساتویں ولئن سالتھم من خلق السموات والارض لیقولن اللہ قل افرایتم ما تدعون من دون اللہ ان ارادنی اللہ بضر ھل ھن کاشفات ضرہ او ارادنی برحمۃ ھل ھن ممسکات رحمتہ قل حسبی اللہ علیہ یتوکل المتوکلون

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی ان آیات کا قاری یا حامل ہوگا اگر اسپر پہاڑ عذاب کا برابر کوہ احد کے آپڑیگا توبھی اللہ انکی برکت سی اسکو اٹھا دیگا علی مرتضی نے فرمایا ہے جسنے آیات ہفتگانہ کو اپنا وظیفہ صبح وشام کا کیا وہ آفات زمان طوارق حدثان سی امن میں ہوا اللہ کے جلباب حفظ میں کید اعداء سے گیا اسکی حفاظت کے سراپردہ میں انواع شر وبلایا سے باذن خدا داخل ہوا شرجی کہتے ہیں فعلیلک بالمحافظة علیہا واللہ ولی المتقین

برارت من النار

بعض صلحاء کو مرض سخت ہوا بیہوشی ہوگئی ملک الموت کو اس حالت میں دیکھا کہا میں تیرے لیے براوت نارسی لکھدوں کہا ہاں ایک ورق پر لکھا پایا استغفر اللہ استغفر اللہ سارا کاغذ ظاہرا باطنا اسی سے مملو تہا کہا ھذہٖ براءۃٌ مِّن النَّارِ مریض اس مرض سے اچہا ہوگیا اور مدت تک زندہ رہا وہ ورقہ نزدیک اسکے تہا وقد قال تعالی وما کان اللہ معذبہم وہم یستغفرون

جلب رزق

اسلیے کثرت استغفار سی بڑہکر کوئی چیز نہیں ہے جس طرح ماحی ذنوب ہی اسی طرح جالب رزق ہی قال تعالی فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم باموال وبنین عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بار استسقاء کیا استغفار سے زیادہ کچھ نہ کہا پوچہا تو فرمایا لقد طلبت الغیث بمجادیح السماء پہر یہ آیت پڑہی استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ یمتعکم متاعا حسنا الی اجل مسمی

غفران ذنب وکفایت ہم

اس باب میں درود شریف تریاق مجرب ہے فضائل درود کے رسالہ زیادۃ الایمان میں بہت سے لکھے ہیں ابی بن کعب نے جب یہ کہا اجعل لک صلوتی کلہا تو فرمایا اذن یغفر ذنبک وتکفی ہمک رواہ الشیخان والترمذی وغیرہم شرجی کہتے ہیں جمیع الاذکار لا تفید ولا تقبل الا مع حضور القلب الا تلاوۃ القراٰن والصلوۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم فانہما یقبلان مع عدم حضور القلب انتہی حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ایک بار کے درود پر اللہ دس بار رحمت کرتا ہے سو اس سے بڑھکر اور کیا فائدہ ہوگا کہ اللہ اپنے بندے پر رحمت کرے قول جمیل میں کہا ہی واوصانی بمواظبۃ الصلوۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کل یوم وقال بہا وجدنا ما وجدنا انتہی

دفع کربت

ایک شخص صالح ایک کربت میں گرفتار تھے اونھوں نی اس درود کا وظیفہ کیا اللھم صل علی محمد النبی الامی الطاہر الزکی صلوۃ تحل بہا العقد وتفک بہا الکرب اللہ نے انکو اس کربت سی رہائی بخشی یہ بھی آیا ہے کہ کوئی دعا بے درود کی قبول نہیں ہوتی ہی **حکایت** ایک شخص کا باپ بعض بلاد میں مرگیا اسکا موہنہ وبدن سیاہ ہوگیا پیٹ پھول گیا اسنی کہا لاحول ولا قوۃ۔ موت غربت اور اس حالت پر نہایت تعب ہوا اتنے میں وہ سوگیا دیکھا ایک شخص خوبصورت خوشبو نے آکر اسکے باپ کے بدن پر ہاتھ پھیرا وہ سفید ہوگیا کہا تم کون ہو کہا میں تیرا نبی محمد رسول خدا ہوں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ تیرا باپ مسرف تھا لیکن مجھپر درود بہت بھیجا تھا میں اس حالت کے دور کرنے کو آیا اسکی آنکھ کھل گئی دیکھا تو باپ کے بدن پر نور تھا اللہ تعالے کی حمد کی

اور اچھی طرح کفن دفن کیا انتہی ٥

لب گوہر فشاں وا ہونگے جب عرض شفاعت کو	تماشا گاہ محشر میں تکینگے نیک منہ بد کا
بتیں کی جس گھڑی ساماں عشرت بزم جنت میں	کھلیگا حال امت کو تری انعام بیحد کا
خدا بن مانگے کیا کیا نعمتیں دیتا ہے بندوں کو	ترا دست دعا ضامن ہی جب کل بلکہ ...

تحصن من جمیع الآفات

اس مطلب کے لیے کوئی شئی نافع تر ذکر خدا سے نہیں ہے فضائل ذکر کے حصن حصین و عدہ و نزل الابرار میں یکجا لکھے گئے ہیں ادنے فائدہ اس ذکر کا یہ ہے کہ ذاکر ہمنشین مذکور ہوتا ہے اس سے بڑھکر اور کیا فضیلت عمل ہوگی سنذکر شارح صدر مزیل قسوت قلب جالب رزق وغیرہ منافع ظاہر و باطن ہے ایک عالم باالعدنی ذکر میں ایک کتاب مستقل لکھی ہے اسمیں سو فائدے دین و دنیا کے بتائے ہیں گر نجات دارین و فوز کونین کا یہی ذکر رب العالمین ہے پس بس الفاظ اذکار کے جیسے تسبیح تحمید تکبیر تہلیل وغیرہا کتب ادعیہ و حدیث میں معروف ہیں حضرت نے فرمایا تھا لا یزال لسانك رطبا من ذکر اللہ **حکایت** مالک بن انس کو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ نے تم سے کیا معاملہ کیا کہا مجھے اس کلمے پر بخش دیا جسکو عثمان بن عفان وقت رویت جنازہ کے کہا کرتے تھے سبحان الحی الذی لا یموت ابدا ابن ابی الدنیا نے اپنی سند سے رفعا ذکر کیا ہے کہ جو شخص ہر روز سو بار لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہتا ہے اسکو کبھی فاقہ نہیں پہونچتا ایک جماعت مشائخ نے کہا ہے اللہ نے جب حملہ عرش کو حکم حمل عرش کا دیا اونھوں نے کہا ای رب ہمکو اتنی طاقت نہیں ہے فرمایا یہ کلمہ کہو جب کہا تو عرش کو اٹھا لیا شرجی کہتے ہیں وقالوا لہذہ الکلمۃ تاثیر عظیم فی معاناۃ الاشغال الصعبۃ وتحمل المشاق وفی الدخول علی من یخاف شرہ انتہی ابو موسی اشعری

سے فرمایا تھا الا ادلک علی کنز من کنوز الجنۃ قال بلی یا رسول اللہ قال لاحول ولا قوۃ الا باللہ رواہ البخاری وغیرہ

دفع انواع بلا بدعا

دعا کا حکم قرآن و حدیث میں بشد و مد تمام آیا ہے کتب ادعیہ میں فضائل و منافع و فوائد اسکی مذکور ہیں جو دعا سے محروم ہی وہ ہر خیر سے محروم ہی افضل دعا اور اقرب الی الاجابۃ وہ ہی جو ساتھ حضور قلب و صدق التجا کے ہو گویا داعی لجۂ بحر میں غریق ہی سوا اللہ کی اسکو کسی اور سی کچھ تعلق نہیں ہی جسطرح حال ذوالنون علیہ السلام کا تہا لہذا حضرت نی فرمایا ہے دعوۃ اخی ذی النون لا یدعو بہا عبد مسلم فی شئ قط الا استجیب لہ رواہ الترمذی وغیرہ جعفر صادق علیہ السلام نی فرمایا ہے جو شخص اپنی دعا میں پانچ بار لفظ ربنا کہتا ہے اسکی دعا قبول ہوتی ہی اسکو آیات آخر سورۂ آل عمران سی اخذ کیا ہی کہ انمیں یہ لفظ پانچ بار آیا ہی پہر کہا ہی فاستجاب لہم ربہم شرجی کہتے ہیں احسن الدعاء ما کان فی القرآن انتہی میں کہتا ہوں جملہ ادعیۂ قرآن کتاب نزل الابرار میں یکجا جمع ہیں اور حزب اعظم میں بھی موجود ہیں پہر بعد قرآن کے وہ ادعیہ ہیں جو سنت مطہرۂ صحیحہ سی ماثور ہیں انسی بہتر کوئی دعا نہیں ہی دین دنیا کا کوئی مطلب ایسا نہیں ہی جو انمین مذکور نہو پہر وہ ادعیۂ صحیحہ جو اولیا متقین سی سند صحیح ثابت ہیں اوقات دعا و اماکن اجابت دعا و آداب دعا کا ذکر عدۂ حصن حصین میں مرقوم ہے دعا ساعت جمعہ میں قبول ہوتی ہی اس ساعت میں اختلاف ہے دو قول قوی ہیں ایک یہ کہ امام کے خطبہ پڑہنے سے تا ختم نماز وقت اجابت کا ہے دوسرے آخر روز جمعہ قبیل مغرب بلکہ یہی قول قوی ہے اور یہ قول مجرب ہے مینے بہی اسکا تجربہ ہر دو ساعت میں کیا صحیح پایا وللہ الحمد

رد ضالہ و آبق

اہل علم نے کہا ہے جسکی کوئی چیز ضائع ہو جائے وہ یا حفیظ ایک سو انیس بار یا لگاتار پڑھ کر یہ آیت پڑھے یا بنی انہا ان تک مثقال حبۃ من خردل فتکن فی صخرۃ او فی السموات او فی الارض یات بہا اللہ ان اللہ لطیف خبیر اسکو بھی ایک سو انیس بار تکرار کرے اللہ تعالی اسکی ضالہ کو رد کر دیگا اور اوس شی کو محفوظ رکھیگا شرجی نے کہا صحیح مجرب حکایت رسالہ قشیری مین کہا ہے جعفر خالدی کی انگوٹھی دجلہ مین گر گئی اونکے پاس دعا مجرب واسطے ضالہ کے تھی اونہون نے وہ دعا پڑھی وہ نگین اونکو درمیان اوراق کتاب کی مل گیا وہ دعا یہ ہے اللھم یا جامع الناس لیوم لا ریب فیہ اجمع علی ضالتی انک لا تخلف المیعاد

عزیمت اخذ سارق

دو آدمی ایک ابریق لیکر مقابل یکدیگر بیٹھین اور اوسکو درمیان سبابتین کی اوٹھائین اور نام متہم کا ابریق مین لکھین اور سورہ یٰسٓ تا وجعلنی من المکرمین پڑھین اگر سارق وہی ہے تو ابریق دور کریگا اگر نہ پھرے تو اوسکا نام مٹا کر دوسرے متہم کا لکھی واحد بعد واحد جسکے نام پر چکر کھائے وہی چور ہے شرجی نے کہا و ذلک مجرب

برائے تپ

اسکو لکھکر بازو پر تپ زدہ کی باندھ دیا جای باذن اللہ جلد صحت ہو گی بسم اللہ الرحمن الرحیم براءۃ من اللہ العزیز الحکیم الی ام ملدم التی تاکل اللحم و تشرب الدم و تہشم العظم اما بعد یا ام ملدم ان کنت مومنۃ باللہ والیوم الآخر فبحق محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وان کنت یہودیۃ فبحق موسی الکلیم علیہ السلام وان کنت نصرانیۃ فبحق عیسی بن مریم علیہما السلام ان لا اکلت لفلان بن فلانۃ لحما ولا شربت لہ دما ولا ہشمت لہ

علما وتحولت عنہ الی من تخذ مع اللہ الٰہا اٰخرلا الٰہ الا اللہ العزیز الحکیم والا فانت بریئۃ
من اللہ واللہ بریٔ منک وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
ذکرہ الشراحی اسکو قول جمیل میں بھی نقل کیا ہے اور رقیہ محموم بہیر ایا ہی ام ملدم زبان عرب
مین تپ کی کنیت ہی اور بجای فلان بن فلان کے نام مریض کا اور اسکی ماں کا لکھی پہر کہا
ہے کہ ایک عمل دفع تپ کا یہ بھی ہی کہ ہر روز بعد نماز عصر کی سورۂ مجادلہ تین بار تپ والے پر پڑہے
انتہی مجھکو رقیۂ مذکور کا بارہا تجربہ ہوا ہی باذن اللہ تعالی ہمیشہ صحیح پایا وللہ الحمد

ایضا برای تپ

آیات تخفیف کو لکھکر محموم پر لٹکا دے وھی قولہ تعالی ذلک تخفیف من ربکم ورحمۃ یرید اللہ
ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا اول بسملہ آخر مین درود لکھے اور اگر آیہ قلنا یا نار
کونی بردا وسلاما علی ابراھیم اور آیہ ربنا اکشف عنا العذاب انا مؤمنون اور آیہ وان
یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یردک بخیر فلا راد لفضلہ یصیب بہ من یشاء من
عبادہ وھو الغفور الرحیم بڑہا دے تو اور بھی بہتر ہے

برائے حمی ربع

اسکو تثلیث بھی کہتے ہین - محموم غسل کرے اور چوب حنا سی یا کسی اور چوب سی اسکی ذراع ایمن پر
لا الہ الا اللہ اور ذراع ایسر پر محمد رسول اللہ اور ساق ایمن پر جبرئیل اور ساق ایسر پر میکائیل اور شق ایمن پر
اسرافیل اور شق ایسر پر عزرائیل لکھدی وہ بہت جلد صحت پائیگا وھذا مجرب وصحیح اسیطرح پشت محموم
پر اذان و اقامت لکھی پیر اسریعا باذن اللہ تعالی اسکا ذکر بعض علماء کبار نے کیا ہی تہوڑے لوگ اسکو جانتے ہین

برائے درد سر

اس عزیمت کو لکھکر سر پر رکھدی بسم اللہ الرحمن الرحیم کھیعص ذکر رحمۃ ربک عبدہ زکریا

تھہیعسق کذالک یوحی الیک والی الذین من قبلک اللہ العزیز الحکیم بسم اللہ الرحمن الرحیم
کم من نعمۃ للہ علی کل عبد شاکر وغیر شاکر وکم من نعمۃ للہ علی کل قلب خاشع وغیر
خاشع وکم من نعمۃ للہ علی کل عرق ساکن وغیر ساکن اُسکن ایھا الوجع بعزۃ من لہ ما سکن
فی اللیل والنہار وھو السمیع العلیم شرجی کہتے ہیں ہذا مما اشتہرت برکتہ للصداع

ایضاً برائے دردِ سر

آخر جمعہ ماہ رمضان میں لکھکر رکھ چھوڑے بسم اللہ الرحمن الرحیم الم تر الی ربک
کیف مد الظل ولو شاء لجعلہ ساکنا ثم جعلنا الشمس علیہ دلیلا ثم قبضناہ الینا قبضا
یسیرا اسکو شرجی نے نافع مجرب کہا ہے

ایضاً برائے دردِ سر

عازم اپنا ہاتھ سر پر دردمند کے رکھکر یہ پڑھے بسم اللہ خیر الاسماء رب الارض والسماء بسم اللہ الذی
اسمہ برکۃ وشفاء بسم اللہ الذی بیدہ الشفاء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء
وھو السمیع العلیم اسکو تین بار یا سات بار تکرار کرے باذن خدای شافی جلد صحت ہوگی

برائے شقیقہ خاصتہً

آیۂ سورۂ رعد قل من رب السمٰوٰت والارض قل اللہ قل افاتخذتم من دونہ اولیاء لا یملکون لانفسھم
نفعا ولا ضرا قل ھل یستوی الاعمیٰ والبصیر ام ھل تستوی الظلمٰت والنور ام جعلوا للہ شرکاء خلقوا
کخلقہ فتشابہ الخلق علیھم قل اللہ خالق کل شیء وھو الواحد القھار پڑھکر دم کرے

برائے دردِ دل

اس آیت پاک کو ایک ظرف خاک جدید میں زعفران وگلاب سے لکھکر پلادے ونزعنا ما فی
صدورھم من غل تجری من تحتھم الانھار وقالوا الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا

تهتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق ونودوا ان تلکم الجنۃ اورثتموھا بما کنتم تعملون

براے درد دندان

اس آیت کو لکل نبا مستقر وسوف تعلمون ایک پرچہ صغیر پر لکھکر دندان دردناک پر رکھدے انشاء اللہ تعالی درد ٹھیر جائیگا یہ مجرب ہے اسکے بعد شرجی نے ایک عمل فاتحہ کا واسطے وجع ضرس کے لکھا ہے وہ طول طویل ہے پہر کہا ہے وذلک مع حسن الظن من الوجیع والعازم فانما یقع الخلل وعدم النفع من جھتھما والا فکتاب اللہ واسماءہ لاشک فی نفعہا و برکتہا والحمد للہ رب العالمین میں کہتا ہوں یہ عزائم واعمال جو مجرب صلحاء وعلماء ہیں انکا نفع یقینی ہے لکن اکثر خلق کو ذہن میں انکی وقعت نہیں ہے اور اعتقاد ضعیف ہے بسبب ضعف ایمان کی ورنہ ہر عمل بجای خود تریاق مجرب ہے مینے اکثر اعمال کو انمیں سی استعمال کیا بحمدہ تعالی مجرب ونافع پایا اور جنکا استعمال نہیں کیا ہے مجھکو انکی نسبت بہی عقیدہ تجربہ کا ایسا ہی ہے وباللہ التوفیق ایک دوا داء ضرس کی یہ ہے کہ انیس بار بسم اللہ کو بعدد حروف بسملہ پڑھے انشاء اللہ نفع وحسن پائیگا **حکایت** امام غزالی رح نے کتاب خواص القرآن میں لکھا ہے کہ بصری میں ایک شخص تہا وہ دانت کا رقیہ کرتا تہا لکن کسی کو بخل سی سکھاتا نہ تہا جب مرنے لگا کہا اب لکھ لو لوگونکو نفع ہوگا میں بھی کتمان علم سے خلاص ہو جاؤنگا وہ یہ حروف ہیے کھیعص حمعسق لا الہ الا ھو رب العرش العظیم ولہ ما سکن فی اللیل والنھار وھو السمیع العلیم

براے رمد

اسکے لیے یہ آیت اذھبوا بقمیصی ھذا فالقوہ علی وجہ ابی یات بصیرا فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید لکھکر صاحب رمد پر لٹکا دے نفع ہوگا۔ امام شافعی سے ایک شخص نے شکایت رمد کی اوسکو یہ لکھدیا بسم اللہ الرحمن الرحیم فکشفنا عنک غطاءک

فیصرک الیوم حدید قل ھو للذین اٰمنوا ھدی وشفاء اور کہدیا کہ اسکو باندھ لی وہ شخص اچھا ہو گیا **حکایت** لیث بن سعد کہتے ہیں مینے عقبہ بن نافع کو ضریر دیکھا پھر بصیر پوچھا اسنے تمہاری آنکھوں کو کسطرح پھیر دیا کہا مجھے کسی نے خواب میں کہا کہ تو کہہ یا قریب یا مجیب یا سمیع الدعاء یا لطیفا لما یشاء رد علی بصری مینے اس دعا کو پڑھا اللہ نے روشنی آنکھ کی پھیر دی **ف** شرعی کہتے ہیں شیخ فریدالدین رح سے جو کہ بلاد ہند میں مشہور ہیں روایت ہے کہ جو شخص ناخن ہر دو ابہام پر آیۂ فکشفنا عنک الخ سات بار پڑھکر پھر ہر بار حضرت پر درود بھیجکر اور دونوں ابہام پر پھونک کر انکو آنکھوں پر پھیریگا تو واسطے نور بصر و زوال ضرر کے آنکھ کی نفع کریگا انشاء اللہ تعالی میں کہتا ہوں شیخ حسینی رح میرے والد مرحوم کے مرید تھے وہ ہمیشہ اس آیت شریف کو واسطے ابقاء نور چشم کے پڑھا کرتے تھے انکی عمر طویل ہوئی آنکھون کی روشنی بدستور تھی للہ الحمد

براے رعاف

اگر خون ناک سے بہے اور بند نہو تو یہ آیت لکھکر سر پر راعف کی رکھدی یا سر پر ہاتھ رکھکر پڑھ دی پھر کے کف ایھا الرعاف بحق الواحد القھار العزیز الجبار وھی قولہ تعالی ان اللہ یمسک السمٰوٰت والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکھما من احد من بعدہٖ انہ کان حلیما غفورا

یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض الماء

نماز استخارہ

یہ نماز صحیح بخاری میں جابر رضی اللہ عنہ سے رفعا ثابت ہی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اسکی تعلیم کی طرف مزید توجہ تھی جسطرح کوئی سورت قرآن پاک کی سکھاتے تھے اسی طرح اس دعا کو تعلیم فرماتے اور کہتے اذا ھم احدکم بامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل ۔ اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک

العظیم فانك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللهم ان کنت
تعلم ان هذا الامر الذی انا عازم علیه ویسمی حاجته خیر لی فی دینی ودنیای ومعاشی و
عاقبة امری وعاجله واجله فقدره لی ویسره لی ثم بارك لی فیه وان کنت تعلم ان هذا
الامر شر لی فی دینی ودنیای وعاقبة امری ومعاشی وعاجله واجله فاصرفه عنی
واصرفنی عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی به یارب العالمین مسند امام احمد میں مروی
ہے من سعادة ابن ادم صلوته الاستخارة ورضاه بما قضاه الله ومن شقاوة ابن ادم
ترکه استخارة الله تعالی ورواه الحاکم فی المستدرك وقال صحیح الاسناد وابو یعلی
والترمذی نحوه والبزار وابن حبان اور بعض اخبار میں انس سے مرفوعًا وارد ہوا ہے ماندم من
استخار ولا خاب من استشار رواه الطبرانی جابر باب میں فرمایا ہے کہ پہلی ہر کام سے تین دن
یا سات دن دو رکعت نماز اداکرے اور سلام کے بعد یہ دعا پڑھے یہ نماز مجربات سے ہے انتہی
شاہ عبد العزیز رح نے فرمایا ہے ترکیب استخاره در قول جمیل مذکور ست وطریق سهل آنست کہ
شب چہار شنبه وپنجشنبه وجمعه متواتر بعد از نماز عشاء فراغت کلام نا کرده و دنیوی بسم الله الرحمن الرحیم
را سه صد بار خوانده الم نشرح هفده بار با بسم الله بر سینه وروی خود دم نماید و دعا نماید یحیا
باری که در فلان امر انچه واقع شدنی ست در خواب یا یقظه به هتف یا تف بمن بنمای بعد از ان
صد بار این درود بخواند اللهم صل علی سیدنا محمد بعدد کل معلوم لك اگر خواهند دعای
استخاره که در حدیث آمده برای مطلب خود سه بار بخواند و بحال قلب خود نظر کند اگر عزم درست
دران کار باشد بعمل آرند و اگر در عزم فتور گردد موقوف دارند دعای استخاره در مشکوٰة موجود ست
انتهی میں کہتا ہوں حدیث استخاره کو اہل سنن نے بھی روایت کیا ہے اور ابن ابی حاتم و ترمذی
نے صحیح کہا ہے مگر باوجود اسکے کہ یہ حدیث صحیح بخاری میں ہے امام احمد نے اسکو ضعیف ٹھیرایا ہے

اور فرمایا ہے کہ اسکی اسناد میں عبدالرحمن بن ابی موال منکر ہے- ابن ابی عدی نے کہا انما انکر
علیہ حدیث الاستخارۃ وقد رواہ غیر واحد من الصحابۃ انتہی مگر جمہور اہل علم نے عبدالرحمن
کی توثیق کی ہے کما قال العراقی میں کہتا ہوں ابن حبان نے حدیث استخارہ کو ابو ہریرہ سے اور
طبرانی نے ابن مسعود سے اور ابو یعلی نے ابو سعید خدری سے اور نیز طبرانی نے ابن عباس و ابن عمر
سے روایت کیا ہے یہ دلیل ہے ثبوت و جواز استخارہ پر وللہ الحمد لیکن اس حدیث بخاری سے
تکرار استخارے کی معلوم نہیں ہوتی ظاہر یہ ہے کہ ایک بار کا استخارہ کافی ہوگا مگر خزینۃ الاسرار
میں کہا ہے وینبغی ان یکررہا سبعا ویستحب تکرار الاستخارۃ فی الامر الواحد اذا لم یظہر لہ
وجہ الصواب فی الفعل او الترک مالم ینشرح لہ صدرہ لما یفعل کما ورد فی حدیث تکرار
الاستخارۃ سبعا اخرجہ ابن السنی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا
انس اذا ہممت بامر فاستخر ربک سبع مرات ثم انظر الی الذی یسبق الی قلبک فان
الخیر فیہ نووی نے کہا مستحب ہے کہ دو رکعت استخارہ میں اول رکعت میں قل یا ایہا الکافرون
اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھے وکذا ذکرہ الغزالی فی الاحیاء والعینی فی شرح
البخاری معمولات مظہریہ میں لکھا ہے کہ معمول یہ تھا کہ بدون استخارے کے کوئی کام نہ کرتے تھے
سفر و حضر دونوں میں بلکہ سفر میں واسطے ہر منزل کے استخارہ کرتے اور فرماتے مرید کو چاہیے کہ
کسی کام کو شروع نہ کرے- پہلے استخارہ کرلے پھر اقدام کرے اگر فرصت ادا کرنے دو رکعت کی نہ پائے
تو صرف دعا پر اکتفا کرے کہ سب خیر ہی خیر ہوگی کوئی خواب ورؤیا استخارۂ مسنونہ میں درکار
نہیں ہے ہاں مشائخ نے واسطے توجہ خاطر واطمینان کے یہ کہا ہے کہ بعد استخارے کے اگر دل
اس کام پر متوجہ ہو تو کرے ورنہ ترک کردے طریق مسنون یہی ہے کہ دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ
پڑھے اول رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد اور بعد

سلام کے یہ دعا اللھم انی استخیرک الخ صاحب سفر السعادۃ نے کہا ہی انچہ بعضی از محققان مشائخ کبار گفتہ اند کہ شخصے باید کہ ہر روز در میقات تے سیمین باید کہ دو رکعت نماز استخارہ بگذارد و بگوید اللھم الی قولہ علام الغیوب اللھم ان کنت تعلم ان جمیع ما اتحرک فیہ فی حقی وفی حق غیری وجمیع ما یتحرک فیہ غیری فی حقی وفی حق اھلی وولدی وما ملکت یمینی من ساعتی ھذہ الی امثالھا من الغد خیرلی الخ ہر چند ایں کیفیت استخارہ در حدیث نہ یافتہ ام اما عمل بریں موافق حدیث استخارہ ومناسب اتباع سنت ست انتہی شوکانی رح نے فرمایا ہے وصلوۃ الاستخارۃ مشروعۃ بلا اختلاف ـــــــ انتھی

ایضا طریق استخارہ

قول جمیل میں لکھا ہی اگر تو چاہے کہ خواب میں اپنا نکلنا ضیق سی دریافت کری تو وضو کر کے پاک کپڑا پہنکر روبہ قبلہ ہو کر تین پر سورہ اور سورہ والشمس وسورہ واللیل وسورہ اخلاص سات سات بار پڑہو اور دوسری روایت میں پڑہنا سورہ تین کا عوض اخلاص کی سات بار آیا ہے پھر یوں کہہ اللھم ارنی فی منامی کذا وکذا واجعل لی من امری فرجا ومخرجا وارنی فی منامی ما استدل بہ علی اجابۃ دعوتی اگر وہ چیز دیکھی جو خوشی لاے تو فبہا ورنہ دوسری رات بھی اسی طرح کر اگر کچھ دیکھی بہتر ورنہ تیسری رات سی ساتویں رات تک اسیطرح کر شب ہفتم سی انشاء اللہ تعالی تجاوز نہو گا مولف رح نے فرمایا جربھا جماعۃ من اصحابنا انتھی خزینۃ الاسرار میں کہا ہے واما الاستخارۃ المنامیۃ فتستحب کذلک اخرج الطبرانی والضیاء عن عبادۃ بن الصامت انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رؤیا المؤمن کلام یکلم بہ العبد ربہ فی المنام

ایضا استخارہ مجربہ صحیحہ

اسکی برابر کوئی استخارہ کم ہو گا جو شخص یہ چاہے کہ انجام اپنے امر کا معلوم کرے کہ خیر ہی یا شر

وہ بعد عشا کے وضو تازہ کر کے بستر پاک پر بیٹھکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تین بار درود بھیجے اور دس بار فاتحہ پڑھے اور گیارہ بار سورۂ اخلاص پھر تین بار درود بھیجکر شوق امین پر متوجہ طرف قبلے کے ہوکر سو رہے انشاء اللہ تعالی خواب دیکھیگا وہ خواب اسکی مقتضای حال پر خبردار کردیگی فلا بد لہ من تعبیر الرویا ان لم یعرف تعبیرھا ذکرہ فی خزینۃ الاسرار

برای بقاء نعمت و عدم زوال دولت

اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَلَوْلَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَکَ قُلْتَ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ امام مالک نے اس آیت مبارک کو اپنے گھر کے دروازے پر لکھ رکھا تھا کسی نے پوچھا کہ یہ کیا ہے فرمایا اللہ تعالی نے کہا ہے ولولا اذ دخلت جنتک الخ اور میرا گھر میری جنت ہی اہل علم کہتے ہیں جو شخص یہ چاہے کہ اپنے مال واہل میں خوشی دیکھے وہ ان کلمات کو کہا کرے فانہ لا یری سُوءً اَبَدًا فانہ روی انس بن مالک عنہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال ما انعم اللّٰہ علی عبد نعمۃ فی اھلہ ومالہ فقال ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ لا یری اٰفۃ دون الموت ذکرہ الشرجی

ھکذا بلا تخریج مینے اس کلمے کا تجربہ کیا صحیح پایا وللہ الحمد

دفع ابتلاء بہ بلا

حدیث ابوہریرہ میں فرمایا ہے جو شخص کسی مبتلا کو دیکھکر یہ کہیگا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ تو وہ بلا اسکو نہ لگیگی رواہ الترمذی مینے اسکا تجربہ کیا بالکل صحیح پایا وللہ الحمد اہل علم نے کہا ہے اگر بلا دین میں ہو جیسے سکر و شراب تو اسکو سنا کر کہے تاکہ منزجر ہو اور اگر جسم میں ہو جیسے جذام وغیرہ تو چپکے سے کہے تاکہ وہ شکستہ خاطر نہو

دفع فال بد

حدیث عقبہ بن عامر میں فرمایا ہے کہ طیرہ یعنی بدفالی کسی مسلمان کو نہ پھیری تم جب کوئی

شی مکروہ دیکھو تو یوں کہو اللھم لایاتی بالحسنات الاانت ولا یذھب بالسیئات الا انت
ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بھی اس کہنی سی اثر اسکا جاتا رہیگا ایک روایت
یہ بھی ہی کہ یوں کہی اللھم لاخیر الا خیرک ولاطیر الا طیرک ولا الٰہ غیرک ابن المتیم نی کہا ہی کہ
فال بد کا ضرر اسی شخص ضعیف الایمان کو پہنچتا ہے جو اسکا معتقد ہوتا ہے اور جو کوئی
بدفالی کو بے حقیقت چیز جانتا ہی اسکو کچھ نقصان ایسے فالہای بد سی نہیں ہوتا انتہی
بے شبہہ بد فالی لینا ایک طرح کی بے توکلی ہے اللہ پر جسکی ہاتھ میں سارا نفع و ضرر ہے نہ
کسی دوسرے کے جاہل لوگ طیور وغیرہ سی فال لیتی ہیں یہ بیوقوف اتنا نہیں سمجھتی کہ سوا انسان
کے سارے حیوانات طیور ہوں یا اور دواب سب بے شعور ہیں اونکے حرکات و سکنات سے
اخذ کرنا کیا سب سے زیادہ شعور و کرامت میں نوع بشر ہے شارع نے بشر ہی کے کلمہ بد فالی
بولنے پر زجر کیا ہے اور طیرہ کو شرک فرمایا تو پھر حیوان غیر ناطق کی آواز اور پرواز کا کیا اعتبار
اور وہ اس مشرک کے حال و فال سی کیا خبر دار لاحول ولا قوۃ الا باللہ

براے حفظ جامۂ نو

بعض اہل علم نے کہا ہے سورۂ انا انزلناہ و کافرون و اخلاص کو گیارہ بار پڑہکر آب پاک پر
دم کرکے ثوب جدید پر چھڑک دی ہمیشہ عیش رغید میں رہیگا جبتک کہ ایک تار بھی اس کا
باقی ہی دوسری روایت میں ہی کہ فقط انا انزلنا الخ کو ۳۶ بار پانی پر پڑہکر جامۂ نو پر چھڑک
دے ہمیشہ اللہ کی طرف سے رزق میں رہیگا جب تک کہ وہ باقی ہے انتہی احادیث
میں دعای لبس ثوب جدید آئی ہے اسکا پڑہنا برکت لاتا ہی میں اکثر اسکو پڑھ لیا کرتا ہوں

دعاے عطش

بعض صالحین نے کہا ہے بعض مفاوز میں مجھکو عطش شدید ہوا یہانتک کہ میں تلف سی ڈرا

اور مرنے کے لیے مستعد ہو بیٹھا اتنے میں آنکھ لگ گئی ایک کہنے والے نے کہا کہہ تین بار یا لطیفاً بخلقہ یا علیماً بخلقہ یا خبیراً بخلقہ الطف بی یا لطیف یا علیم یا خبیر یہ کہہ تحفہ ابدی جب تجھکو کچھ تنگی پیش آئے یا کوئی نازلہ نازل ہو تو اسکو کہا کر یہ کہنا کافی شافی ہوگا میں نے پوچھا تم کون ہو کہا میں خضر ہوں

براے ہر نازلہ

بعض صالحین یہ دعا کرتے تھے یا لطیف یا علیم یا خبیر الطف بنا فیما جرت بہ المقادیر اور اسکو مکرر کہتے شرجی کہتے ہیں فدعوت بہ فوجدت لہ تاثیراً حسناً والحمد للہ کثیراً اور بعض علمانے اس دعا کا فضل کثیر ذکر کیا ہے یا لطیف فوق کل لطیف الطف بی فی جمیع اموری کلہا کما تحب وارض رضنی فی دنیای واخرتی حکایت امام شافعی کہتے ہیں بعض ایام میں ایک امر نے مجھکو سخت الم میں ڈالا بیمار سا ہو گیا اور سوا اللہ کے کوئی اسپر مطلع نہ تھا رات کو مجھے خواب میں ایک شخص نے کہا تو کہہ اللھم انی لا املک لنفسی ضراً ولا نفعاً ولا موتاً ولا حیاۃ ولا نشوراً ولا استطیع اخذ شئ الا ما اعطیتنی ولا اتقی الا ما وقیتنی اللھم وفقنی لما تحب وترضی من القول والعمل فی عافیۃ میں صبح کو اٹھکر اس دعا کو مکرر پڑھا جب دن کوچ کر گیا اللہ نے مجھکو اس بلا سے نجات دی اور مجھکو میرا مطلب عطا کیا فعلیکم بھذہ الدعوات

برای رام کردن دابہ

اگر کوئی دابہ سرکش ہو تو اسکی کان میں یہ آیت پڑھ دے افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السموات والارض طوعاً وکرھاً والیہ یرجعون اسکا نفور دور ہو جائیگا بعض علمانے کہا فعلنا ذلک مراراً فکان کذلک والحمد للہ

برای عدم فزع از دشمن وقت ارادہ سفر

بعض صلحانے کہا ہے جو شخص ارادہ سفر کا کرے اور کسی دشمن یا وحش سے خائف ہو تو سورہ لایلاف پڑھکر

نکلا کہ وہ امان ہی ہر سو رسے ایک شخص نے ایسا ہی کیا وہ کہتا ہی مجھکو کوئی فزع عارض نہوا وللہ الحمد

برای حفظ از راہزنان در سفر

راہ میں جب خوف قطاع الطریق کا ہو تو سات کنکری پاک لیکر ہر ایک پر یہ کلمات سات بار پڑھے اور ہر بار پھونکے اور ایک کنکری جانب یمین اور دوسری جانب شمال اور ایک سامنے اور ایک پیچھے پھینکدے اور تین عدد کپڑے یا عمامے میں رکھلے لا قاہ جا محمت تحافافت نقہ محمت یصیح محمت ایک عالم نے کہا وقد جرب ذالک وصح واللہ مالہا قیمتہ انتھی میں کہتا ہوں معانی ان الفاظ کے معلوم نہوئے ظاہر یہ ہی کہ اسمار الٰہی کسی زبان عبرانی یا سریانی کے ہونگے واللہ اعلم شرح کہتے ہیں اگر ان کلمات کو ورد بنا لے اور ہمیشہ پڑھے جسکے شر سی خائف ہے اور اللہ تعالی سی نجات چاہے تب بھی کوئی مکروہ انشاء اللہ تعالی نہ دیکھے گا۔

برای حفظ از اہل بغی

جسکو اہل بغی سے ڈر ہو اور اللہ سے نجات چاہے وہ یہ آیت پڑھے اولئک الذین طبع اللہ علی قلوبہم وسمعہم وابصارہم واولئک ہم الغافلون وقولہ ومن اظلم ممن ذکر بایات ربہ فاعرض عنہا ونسی ما قدمت یداہ انا جعلنا علی قلوبہم اکنۃ ان یفقہوہ وفی اذانہم وقرا وان تدعہم الی الہدی فلن یہتدوا اذا ابدا وہ انکی شر سی محفوظ رہیگا

طعام دار

جب کہانا کھائے اور یہ ڈر ہو کہ اسمین کچھ دارو ہے تو یوں کہے بسم اللہ ثقۃ باللہ توکلا علیہ اوس کو وہ طعام کچھ ضرر نہ کریگا ثبت ذلک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

برای حمل

ایک پاک برتن میں فاتحہ و درود لکھکر ابجد تا ضظغ لکھے اور ایک برتن میں یہ آیت لکھی

انما انا رسول ربک لاھب لک غلاما زکیا قالت انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیا قال کذلک قال ربک ھو علی ھین ولنجعلہ آیۃ للناس ورحمۃ منا وکان امرا مقضیا ہ فحملتہ بعون اللہ فحملتہ بلطف اللہ فحملتہ بلاحول ولا قوۃ الا باللہ فانتبذت بہ مکانا قصیا۔ انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون پھر پانی میں گھولکر وقت قربت زوج کے پی جائے باذن اللہ حاملہ ہو جائیگی اسکو شرحی نے مجرب کہا ہے

برای عدم اسقاط نساء و ثمار

اس آیت کو لکھکر باندھ دے ولبثوا فی کہفہم ثلثمائۃ سنین وازدادوا تسعا

برائے تولد ذکر

سورۂ یوسف کو لکھکر زن حاملہ پر باندھ دے مگر ایسا لکھے کہ کوئی حرف نہ مٹے انشاء اللہ تعالی ذکر جمیل سعید معصوم مرضی خدا سے پیدا ہوگا

برای قاصر از زن

ایک شخص نے حسن بصری رح سے کہا کہ میں اپنی بی بی سے صحبت نہیں کرسکتا ہوں۔ آپ نے دو بیضہ مشوی منگا کر متقشر کر کے ایک پر یہ آیت لکھی والسماء بنیناھا بایید وانا لموسعون اور وہ انڈا مرد کو دیا دوسرے پر لکھا والارض فرشناھا فنعم الماھدون وہ عورت کو دیا اور کہا جاؤ کام کرو۔ وہ دونوں گویا ایک رسی میں بندھے تھے کھل گئی مطلب انکا حاصل ہوگیا ف حکماء ہند نے کہا ہے جب کتا کتی سے منعقد ہو جائے تو فورًا اسکی دم جڑ سے کاٹ کر جالید ہن تک زمین میں گاڑ دی پھر اسکو نکالے وہ ایک ہڈی کی طرح پر ہوگی اوسکو ایک نالے میں باندھکر کمر سے لگائے انزال نہوگا اور نہ تھکیگا اور نہ تعب پائیگا اگرچہ مغرب سے صبح تک مشغول رہے شرحی فرماتے ہیں ھذا من مجرباتھم ولا یعرفہ منھم الا القلیل

اسی طرح جو شخص خون جمیگا ڈر کو تا دو دن سی بلیگا عجب طرح کا نعوظ دیکھیگا یا اہلیل و باجول
اہلیل کو پتہ برنز سے طلا کریگا تو بھی عجائب دیکھیگا اسی طرح اگر شہد و روغن زرد کو طلا کر
پکائیگا یہان تک کہ گاڑہا ہو جاوی اور اسکی ایک گولی سوتی وقت کھائیگا تو بھی نفع عجیب پائیگا

برای عدم انزال وقت جماع

ایک برگ انگور پر ابجد تا ضظغ اور قیل یا ارض ابلعی ماءك و یا سماء اقلعی و غیض الماء و
قضی الامر کلما اوقدوا نارا للحرب اطفأها الله امسك ایها الماء النازل من صلب فلان
بن فلانہ بلاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم لکھکر بائین ران پر باندھ لی ذکرہ الشرجی میں کہتا ہوں
یہ عزیمت گو مجرب ہی لیکن ایسے کام کے لیے آیت شریف کا نہ لکھنا بہتر ہے لکھنے سے واللہ اعلم

برای فتور و استرخاء عضو

جسکا یہ حال ہو وہ تین روزے رکھی اور نصف شب کو اٹھکر کف راست میں بقلم نحاس
زعفران و گلاب سے یہ آیت لکھی انما یستجیب الذین یسمعون والموتی یبعثہم اللہ ثم الیہ
یرجعون اور اسکو چاٹ لی تین باریوں ہی کری انشاء اللہ باذن خدا اسکی شکایت زائل ہو جائیگی

برای رہائی از قید

بذیل سورۂ فاتحہ گذر چکا ہے کہ پڑہنا سورۂ موصوفہ کا ایک سو گیارہ بار بترکیب سابق مجرب ہے
اسکی سوا پڑہنا سورۂ یوسف کا بہ نیت صادقہ و حضور قلب باذن الٰہی موجب خلاص کا قید سی ہے
شرجی ذکر کیا و ذلك مجرب اسیطرح اگر سجوان یا یا سو را ایک مجلس میں ہزار بار یہ پڑھی ماشاء اللہ کان
ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تو بہت جلد اللہ اسکو رہائی دیگا جرب ذلك وصح والحمد للہ

برای خوف از قتل و عذاب و نحوہ

امام بونی رح کہتے ہیں یہ ایک سر بدیع ہی جب انسان کو اپنی جان پر خوف قتل یا عذاب یا نحو

کا ہو تو ایک بکری بے عیب مثل اضحیہ کے لیکر روبقبلہ ہوکر ایک جاے خالی میں ذبح کرے
اور کہے اللھم ھذا لک اللھم انہ فدای فتقبلہ منی اور اسکی خون کے لیے ایک گڑھا کھودکر
مٹی سی بھرلی کردی تاکہ وہ خون کسی کی پامالی میں نہ آئے اور گوشت کے ساتھ خبر کرکے
فقرا و مساکین پر تقسیم کردی اور خود نہ کھائی اور نہ اسکو دی جسکا نفقہ اسپر واجب ہی وہ اسکا فدا
ہوجاییگا اور جس سی ڈرتا ہی وہ شی اسکو نہ پہونچیگی قال و ذلک مجرب معمول بہ واللہ ھو المحسن علی عبادہ

باب چہارم بیان مین بعض منافع آیات کتاب اللہ تعالی کے

براے ہلاک عدو

دشمن کا کرتہ یا کپڑا لیکر اوسپر نام اوسکا اور اوسکی ماں کا لکھکر ایک دائرہ کھینچ دی اور بعد دائرہ
کے یہ آیت لکھو اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالھدی فما ربحت تجارتھم وما کانوا مھتدین
پھر یہ لکھو کذلک فلان بن فلانۃ پھر دوسرا دائرہ اسپر کھینچے تین بار اسی طرح کرے پھر اوس خرقہ کو
ایک کوزۂ جدید گلی مین رکھکر خانۂ عدو کی چوکھٹ کے نیچے گاڑ دی ایسی جگہ پر کہ اوسکا آنا جانا
اوسپر ہو فانک تری العجب من ذلک فاتق اللہ ولا تعملہ الا الظالم مستحق والا رجع بالی ذلک علی الذی عمل

برای مصروع

آب پاک پر فاتحہ و آیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول قل اوحی پڑھکر اوسکے منھ پر مارے
باذن اللہ افاقہ مین آجائیگا اور اگر وہ پانی اندر گھر کے چھڑک دیگا تو آسیب گھر سی نکلجائیگا
اور پھر نہ آئیگا یہ مجرب ہی امام غزالی کی کتاب خواص القرآن مین لکھا ہی ایک جاریہ کی رات
کو او ٹھکر پیشاب کیا ایسی جگہ جو معتاد نہ تھی وہ مصروع ہوگئی بعض صلحائی اوسپر یہ پڑھا
بسم اللہ الرحمن الرحیم المص طہ طسم کھیعص یس والقرآن الحکیم حمعسق
ن والقلم وما یسطرون وہ فی الفور ہوش مین آگئی اور پھر عود آسیب کا نہ ہوا

حکایت ابن عجیلؒ مصروع پر یہ آیت پڑہتے قل آللّٰہ اذن لکم ام علی اللّٰہ تفترون شیطان نکل جاتا پھر نہ آتا

ایضا برای مصروع یعنی آسیب زدہ

اسماء اصحاب کہف اگر دیواروں پر گہر کی لکہے جسمین مصروع ہی تو وہ افاقہ مین آجائیگا اسکو واحدی نے اپنی تفسیر مین یون لکہا ہی مکسلمینا تملیخا مرطونس سرنونس بسا ذنیونس دونوانس کفیسططیونس کتے کا نام قطمیر تھا ذکرہ الشرجی قول ممیل مین اسماء اصحاب کہف کو امان غرق وحرق ونہب وسرق سے بتایا ہے اس طرح پر آلہی بحرمۃ یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذرفطیونس کشافطیونس تبیونس یوانس بوس وکلبہم قطمیر وعلی اللّٰہ قصد السبیل ومنہا جائر انتہی ان اسماء مین اسماء صدر رسی قدری تفاوت ہی نیشاپوری نے بہت سی منافع ان اسمون کے بحوالۂ ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ نقل کیے ہین جیسے طلب وہرب واطفاء حریق بکاء طفل حمی مثلث صداع غناجاہ وغیرہا پہر کہا ہی واسماؤہم ھکذا یملیخا مکسلمینا مشلینا فہولاء اصحاب میمنۃ الملک دقیانوس الجبار مرنوش دبرنوش شاذنوش فہولاء اصحاب المیسرۃ وکان الملک یستاور فی مہماتہ ہؤلاء الستۃ والسابع الراعی الذی تبعہم واسم الراعی کفشططیوش ولون الکلب اصفر او اسمر یضرب الی الحمرۃ واسم الکلب قطمیر واسم المدینۃ افسوس فی الجاھلیۃ وفی الاسلام طرطوس قریبۃ الی المدینۃ المعروفۃ بقونیۃ من طرف الشرق کذا فی تفسیر الکشاف والتفسیر الکبیر والقرطبی وتفسیر البسیط ابوسعید محمد مفتی نے کہا ہے رایت فی المنام اصحاب الکہف فقلت لہم نحن نکتب اسماءکم الشریفۃ تیمنا وتبرکا فی بعض الامور ولم نجد تاثیرہا فاخبرونی بان اکتبوا اسماءنا علی شکل الدائرۃ والقطمیر فی وسطہا انتہی شیخ محمد حقی نازلی نے اس بارہ مین ایک حدیث بہی نقل کی ہی علموا اولادکم

اسماءِ اصحابِ الکہف الحدیث لکن بالکل موضوع ہی ولاحول ولا قوۃ الا باللہ مین کہتا ہون ان اسمار سے کام نہ لینا بہتر ہے بہ نسبت کام لینے کی اسلیے کہ ابراہیم علیہ السلام نے جبریل علیہ السلام سے بھی استمداد نہین لی تھی اور فرمایا تھا حسبی عن سوالی علمہ بحالی اور وقت القا کے نار مین فقط یہ کہا تھا حسبنا اللہ و نعم الوکیل موحد کامل جب مدد لی تو اللہ ہی سے لے اور کو کیا ہی بزرگ کیون نہو حدیث صحیح مین آیا ہے کہ ابن عباس سے فرمایا تھا اذا سألت فاسأل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ جن کو اللہ پاک نے قوت توحید و ذائقہ تفرید بخشا ہے وہ ایسے امور مشتبہ سے علیحدہ رہتے ہین واسطے حفظ کے رائحہ شرک خفی سے دع ما یریبک الی ما لا یریبک ۔ واللہ اعلم

ایضا برائے مصروع

داہنے کان مین اذان اور بائین مین اقامت کہے انشاء اللہ تعالی افاقہ ہوجائیگا بعض علما نے کہا ہے کہ اگر نکالنا جن کا انسان سے مراد ہو تو اوسکے گوش راست مین سات بار اذان کہے اور سورۂ فاتحہ و معوذتین و آیۃ الکرسی والسماء والطارق اور آخر سورۂ حشر و سورۂ صافات تمام و کمال پڑھے وہ آگ مین جل جائیگا ۔

برای جراح وعرق النسا وغیرہ

سرجی نے عوائم دفع جراح وعرق النسا و دمامیل و ثالول و سلعہ و ورم عانہ و ورم زیر گوش و عرق مدینی و وجع وغیرہ کے آیات وغیرہ ہی لکھے ہین جو کہ یہ آفات قلیل ہین اسلیے وقت ضرورت کی مراجعت طرف اصل کتاب کے کرنا چاہیے بعض صلحا نے کہا ہے موضع وجع پر ہاتھ رکھکر سورۂ فاتحہ پڑھے اور سات بار کہے اللّٰھم اذھب عنی سوء ما اجد شفا ہوگی و قد جرب و صح بحمد اللہ تعالی

برای شفاء مریض

آیات شفا اس باب مین مجرب ہین ابو القاسم قشیری کا لڑکا بیمار تھا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

نے اونسی خواب مین فرمایا انت من ایات الشفاء اونهون نے جاگ کر تتبع قرآن پاک کا
کیا چھ آیتین پائین وهی قوله تعالی ویشف صدور قوم مومنین یا ایها الناس قد جاءتکم
موعظة من ربکم وشفاء لما فی الصدور وهدی ورحمة للمومنین یخرج من بطونها شراب
مختلف الوانه فیه شفاء للناس وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمومنین الذی
خلقنی فهو یهدین والذی هو یطعمنی ویسقین واذا مرضت فهو یشفین قل هو للذین
امنوا هدی وشفاء بعض علمای کہا ہے می شفاء لکل داء تکتب وتمحی وتشرب انتہی قول جمیل
مین کہا ہی ست آیات من القرآن تسمی بایات الشفاء یکتبها للمریض فی اناء فیمحوها بالماء ویشرب
پہر بجای یا ایها الناس الخ یہ آیت لکہی ہی واذا مرضت فهو یشفین اور چہٹی یہ آیت لکہی ہے
وشفاء لما فی الصدور مینے استعمال ان آیات کا امراض مین کیا مجرب وصحیح پایا والحمد لله
علی مرتضی کہتے ہین جو شخص یہ چاہے کہ وہ جمیع اسقام واوجاع سے عافیت مین رہے وہ اس
آیت کو لکہی لو انزلنا هذا القرآن علی جبل تا آخر سورت اور اس آیت کو ولو ان قرآنا الآیہ
پھر انکو باندھے اللہ تعالی اوسکو ہر درد سے عافیت دیگا

براے حافظہ اطفال

روز یکشنبہ ایک رقعے مین بخط رقیع یہ آیت لکھکر نہار مونہہ نگل جاے اللہ لا الہ الا هو الحی القیوم
دوسرے یکشنبہ کو یہ آیت اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ تیسرے یکشنبہ کو یہ آیت اللہ لطیف
بعبادہ چوتھے یکشنبہ کو یہ آیت المص کہیعص پانچوین یکشنبہ کو یس حمعسق چھٹے یکشنبہ کو
طسم طس المص ساتوین یکشنبہ کو ص ق ن انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون
سات یکشنبہ تک لگاتار جبکہ قمر منازل سعیدہ مین ہو اسی طرح لکھکر ریوڑی پر چاٹ جایا کرے
حفظ و فہم بے حد ظاہر ہوگا اسکو مجرب کہا ہے۔

برائے قضاء حوائج

ایک موضع خالی وطاہر مین طہارت پر رو بہ قبلہ ہوکر دو رکعت نماز پڑھے فاتحہ وآخر سورۂ آل عمران وآیۃ الکرسی وسورۂ اخلاص وانا انزلناہ پہر کہے یا قدیم یا دائم یا حی یا قیوم یا فرد یا احد یا صمد اسکو دس بار کہے پہر جو دعا چاہے وہ مانگے اللہ کے اذن سے وہ حاجت پوری ہوگی کوئی سی بہی حاجت کیون نہ ہو۔

شرجی کہتے ہین ہو مما جربہ بعض العلماء الصالحین وہو سیدی الفقیہ احمد بن موسی بن عجیل نفع اللہ بہ

برای مس ضر وازے

بعض علمائے کہا ہے جس کسی کو کچہہ ضر وازی لگے وہ یہ لکہے بسم اللہ الرحمن الرحیم من العبد الذلیل العاصی المعترف بذنوبہ فلان بن فلان الی الملک الکبیر الجبار القہار الغفار الذی لا الہ الا ہو رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین اللہم ادفع عنی کل ہم وغم کما تشاء واکفنی شر فلان بن فلان بحق لا الہ الا انت وصلی اللہ علی سیدنا محمد پہر ایک سنگریزہ پاک لیکر اوسپر اس مکتوب کو لپیٹ کر خواہ کسی نہر جاری یا چاہ طاہر مین پہینکدے تین بار اسی طرح کرے اوسکی مراد حاصل ہوجائیگی انشاء اللہ تعالی یہ جب ہے کہ موذی ومضر ایک شخص ہو اور اگر ایک جماعت ہو تو اون سب کا نام لکہے

برای حفظ روح ومال از جن وانس وحشرات

پانچ آیتین ہین کہ مصحف جل گیا تہا اور وہ نہ جلین انکو لکہکر اگر اموال مین رکہے تو وہ محفوظ رہین اور اگر طعام مین رکہے تو اوسمین گھن نہ لگے اور اگر سفر مین ہمراہ ہون تو بر وبحر مین سلامت رہے یہ اذکار صباح ومسا مین سے ہین بلکہ اگر وفات حاضر ہو تو اللہ اوسکو تا عود بسوی وطن تاخیر کردے الم اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو والملائکۃ واولو العلم قائما بالقسط

لا الٰہ الا ھو العزیز الحکیم۔ ذٰلکم اللہ ربکم خالق کل شئ لا الٰہ الا ھو فانی تؤفکون۔ ولو
ان قرانا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتیٰ بل للہ الامر جمیعا افلم
یایئس الذین اٰمنوا ان لو یشاء اللہ لھدی الناس جمیعا ولا یزال الذین کفروا تصیبھم بما
صنعوا قارعۃ او تحل قریبا من دارھم حتی یاتی وعد اللہ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ انما امرہ
اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شئ والیہ ترجعون
الحمد للہ رب العالمین بل ھم فی لبس من خلق جدید۔ وھو معکم اینما کنتم واللہ بما تعملون
بصیر۔ لہ ملک السموات والارض والی اللہ ترجع الامور۔ ان اللہ قوی عزیز۔ ومن یتوکل
علی اللہ فھو حسبہ انہ اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شئ قدرا۔ واحاط بما لدیھم واحصی کل
شئ عددا رب المشرق والمغرب لا الٰہ الا ھو فاتخذہ وکیلا۔ لا یتکلمون الا من اذن لہ
الرحمن وقال صوابا ۰ ذٰلک الیوم الحق فمن شاء اتخذ الی ربہ مآبا ۰ من ای شئ خلقہ من نطفۃ
خلقہ فقدرہ ثم السبیل یسرہ ثم اماتہ فاقبرہ ثم اذا شاء انشرہ ۰ ذی قوۃ عند ذی العرش
مکین مطاع ثم امین وما صاحبکم بمجنون ۰ ولقد راٰہ بالافق المبین ۰ ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی اٰلہ وصحبہ وسلم **ف** شرح نی واسطے طرد
جراد وموش وطیور وبراغیث ونمل وارضہ وسائر ہوام کے عزائم آیات سی لکھی ہیں جو کہ یہ امور
قلیل الوقوع ہوتے ہیں اسلیے وقت حاجت کی مراجعت طرف اصل کتاب کے ممکن ہی منجملہ انکی ایک
عزیمت کو مجرب ومبارک واسطے صرف جمیع دواب وموذیات کی جیسی ٹڈی وقمل ودیمک وسائر
ہوام کہاہی اور اسکو منجملہ اسرار مخزونہ کے ٹہیرایا ہے وہ یہ ہی کہ ان آیات کو ایک کاغذ پر لکھکر زمین
مین دفن کردے یا لٹکادی بسم اللہ الرحمن الرحیم انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
ان لا تعلوا علی واتونی مسلمین۔ یا ایھا النمل ادخلوا مساکنکم لا یحطمنکم سلیمان وجنودہ

وہم لا یشعرون۔ فلناتینہم بجنود لا قبل لہم بہا ولنخرجنہم منہا اذلۃ وہم صاغرون۝ یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران۝ فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم۝ ومثل کلمۃ خبیثۃ کشجرۃ خبیثۃ اجتثت من فوق الارض ما لہا من قرار۝ کانہم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار بلغ فہل یہلک الا القوم الفاسقون۝ واذا تولی سعی فی الارض لیفسد فیہا ویہلک الحرث والنسل واللہ لا یحب الفساد۝ فلما قضینا علیہ الموت ما دلہم علی موتہ الا دابۃ الارض تاکل منسأتہ فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المہین۝ حنۃ ولدت مریم امۃ اللہ مریم ولدت عیسی عبد اللہ یا معشر الہوام من کان منکم من البر فلیخرج الی البر ومن کان منکم من البحر فلیخرج الی البحر اعزم علیکم ایہا الارواح الطائرۃ باذن اللہ تعالی بعزعظمتہ باسماء الحسنی کلہا اشراہیا براہیا ادونای اصباؤت آل شدای بسم اللہ الرحمن الرحیم الا ما سمعتم واطعتم وتنقلتم من ہذا المکان ومن لم ینتقل منکم فقد باء بغضب من اللہ ورسولہ قالوا یا موسی ادع لنا ربک بما عہد عندک لئن کشفت عنا الرجز لنؤمنن لک ولنرسلن معک بنی اسرائیل۝

برای معقود عن النساء

ان آیات کو لکھکر باندھے اولم یر الذین کفروا ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقناہما وجعلنا من الماء کل شیء حی افلا یومنون۝ باطل باطل باطل باطل ما کانوا یعملون فغلبوا ہنالک وانقلبوا صاغرین۝ قال موسی ما جئتم بہ السحر ان اللہ سیبطلہ ان اللہ لا یصلح عمل المفسدین۝ وقل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا۝ پھر یہ سطریں لکھے پھر یہ لکھے اللہم انی فککت حبس فلان بن فلان بکہیعص وطہ ویٰس وبحم سمعا وبآیات اللہ التامات التی لا یجاوزہن بر ولا فاجر

ایضا برای معقود از نساء

سورۂ لم یکن ایک پاک برتن مین اس طرح لکھے کہ کوئی حرف نہ مٹے اور تین دن تک پانی سے محو کر کے پیے جلد باذن خدا حل و فک ہو جائیگا

برای مسحور

اس آیت کو ایک ظرف طاہر مین لکھکر روغن زرد سے محو کر کے مسحور اپنی زبان سے چاٹے سات دن تک اسی طرح کرے اور طاہر ہو سحر زائل ہو جائیگا اور کچھ اثر مرنے دم تک انشاء اللہ تعالی نہ ہوگا ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ ف شرجی کہتے میں جو شخص اشتغال پر وقت طلوع فجر کے مداومت کریگا اسپر اثر سحر و چشم زخم کا جن و انس سے نہوگا صحت جسم و نور وجہ پائیگا اسکی دعا مستجاب ہوگی اسپر کسی کی دعا قبول نہ ہوگی انتھی میں کہتا ہوں قول جمیل میں کہا ہی ۳۳ آیتیں ہیں جو سحر کو نفع کرتی ہیں اور شیطان سے اور چوروں اور درندے جانوروں سے پناہ دیتی ہیں اور ہمارے والد انپر چاروں قل زیادہ کرتے تھے انتہے۔ ان آیات کو شفاء العلیل میں ایک ورق تک لکھا ہے مراجعت طرف اسکے آسان ہی شرجی نے قصہ ان آیات کا ابن سیرین رح سے ذکر کیا ہے کہ وہ چوروں کے ہاتھ سے بچ گئے اسی طرح درندہ بھی ضرر نہیں پہونچا سکتا ہی لیکن بحوالہ حدیث ابن عمر مرفوعًا جو انکو پہونچی تھی لفظ حدیث کا یہ ہی من قرء ثلاثا وثلثین اٰیۃ من کتاب اللہ لم یضرہ تلک اللیلۃ سبع ضار ولا لص طار وعوفی فی نفسہ واھلہ ومالہ حتی یصبح انتھی لیکن سند اس حدیث کی مجھے نہیں ملی علاوہ اسکی اس حدیث مین فقط ذکر قراءت ۳۳ آیات کا مطلقًا آیا ہی اور شرجی اور شاہ عبد الرحیم دہلوی رح نے انکو متعین کیا ہے یہ ان حضرات کا تجربہ ہے واللہ اعلم شعیب بن حارث نے اس حدیث کو

سنکر کہا کنا نسمیہا ایات الحرز ویقال ان فیہا شفاء من مائۃ داء قال محمد بن علی فقرأتہا
علی شیخ لنا قد افلج فاذھب اللہ عنہ ذلک میں کہتا ہوں حدیث میں آیا ہی کہ جب وہ سحر
نکالا گیا جو حضرت پر کیا تھا تو اسکے اندر ایک تاگا نکلا جسمیں گیارہ گرہیں تھیں اور اسی سحر کی
سبب سے حضرت پر نزول معوذتین کا ہوا تھا یہ دونوں گیارہ آیتیں ہیں ہر آیت نے
ہر ایک عقدے کو حل کر دیا انکی تاثیر دفع سحر میں گویا منصوص سنت صحیحہ ہے وللہ الحمد

براے عطف و وجاہت

اس آیت شریف کی یہ خاصیت ہی کہ دل معرضین کے اس شخص پر مہربان ہو جاتے ہیں اور
کید کائدین سے نفع ہوتا ہے شب جمعہ کو نصف لیل میں اسکو لکھے اور تیس بار پڑھے ہر بار کے
بعد اللھم اعطف قلب فلان بن فلانۃ علی فلانۃ بنت فلانۃ کہے اور معمول کہ کی عضد ایمن پہ
باندھ دے انشاء اللہ تعالی مقصود حاصل ہوگا فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت
وھو رب العرش العظیم اس جگہ شرجی رح نے ایک عزیمت بدوح لکھی ہے اور وہ اکثر اعمال میں
مروج ہی لیکن مجھکو اس نام میں تردد ہے کوئی اسکو اللہ تعالی کا نام بتاتا ہے اور کوئی شیطان
کا چنانچہ سید محمد بن اسمعیل امیر یمانی رح نے اس وفق سے منع کیا ہے اور یہ نام اللہ پاک کے
اسماء حسنی میں نہیں آیا اور نہ حدیث شریف سے ثابت ہی اسلیے ترک عزیمت ساتھ اسکی اولی
ہے المومنون وقافون عند الشبہات

ایضا براے اصطلاح باہم

اس آیت کو تعلم فارغ از مداد حلوے پر لکھے اور جماعت متباغضین کو کھلائے اللہ کے
حکم سے سب باہم صلح کرینگے ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین ۝
لا یمسھم فیہا نصب وما ھم منہا بمخرجین ۝ اسکے سوا ایک ترکیب کتابت سورۂ واقعہ کی

لکھی ہے جسکا اثر یہ ہے کہ درمیان زوجین وغیرہ اثنین کی موافقت پیدا ہو جاوی اور اوسکو مجرب صحیح کہا ہے

براے جلب

سورۂ ہل اتی مشک و زعفران و گلاب سے یا قوت کے پتر پر لکھے معمول فوراً آویگا یہ جلب نہایت مبارک ہے

براے تسلیہ یعنی تسہیل ولادت

اسکو مبارک مجرب نافع کہا ہے فاتحہ تمام لکھکر پھر یہ لکھے کانھم یوم یرون مایوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار بلاغ ۔ کانھم یوم یرونھا لم یلبثوا الا عشیۃ او ضحٰھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اذا السماء انشقت واذنت لربھا وحقت واذا الارض مدت والقت مافیھا وتخلت ۔ لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب ما کان حدیثا یفترٰی ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیء وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون ۝ اللھم یا خالق النفس من النفس یا مخلص النفس من النفس خلصھا بلطفک وفضلک یا ارحم الراحمین اسکو عورت پر باندھ دے وہ نجاست میں ہو باذن اللہ خلاص ہو جائیگی اور اگر محو کر کے پلا دیگا تو بھی جلد خلاص ہو گی انتہی قول جمیل میں کہا ہے جس عورت کو درد زہ ہو تو پرچہ کاغذ مین یہ آیت لکھے والقت ما فیھا وتخلت واذنت لربھا وحقت اھیا شراھیا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے میں لپیٹے اور اوسکی بائیں ران میں باندھے تو وہ جلد جنے گی سیوطی رح نے درمنثور میں بروایت اعمش کہا ہے کہ یہ کلمہ اھیا شراھیا موسی علیہ السلام کی دعا ہے اسکے معنی یہ ہیں اے زندہ قبل ہر چیز کے اور اے زندہ بعد ہر چیز کے شفاء العلیل میں کہا ہے اھیا بکسر ہمزہ واشراھیا بفتح ہمزہ وشین معجمہ لفظ یونانی ہے یعنی وہ ازلی کہ کبھی اوسکو زوال نہین اور قبل اھیا بدون ہمزہ کے خطا ہے بزعم علماء یہود کذا فی القاموس شاہ عبدالعزیز دہلوی نے فرمایا اگر

اول سورت کو شیرینی پر ختم تک پڑھے اور حاملہ کو کھلا دے تو بہی جلد جنے ا تہ مین
کہتا ہون میںنے بار ہا گرپر اس آیت کو پڑھکر زنان اہل سلام و کفر کو دیا ہے فی الفور اثر اوسکا
ظاہر ہوا کبھی تخلف سرعت ولادت مین نہ پایا و للہ الحمد اسکے سوا ایک یہ تدبیر بھی ہی کہ کتاب موطا
امام مالک رضی اللہ عنہ کو شکم حاملہ سی لگا دی اللہ کے اذن سی جلد خلاصی ہو جاتی ہے مینے اسکا
تجربہ بہی کیا ہے

ایضا برائے عسر ولادت

ایک پاک برتن مین اس آیت کو لکھکر شکم و فرج زن پر چھڑک دی کانھم یوم یرون ما یوعدون
لم یلبثوا الا ساعۃ من نھار بلاغ فھل یھلک الا القوم الفاسقون کانھم یوم یرونھا لم یلبثوا
الا عشیۃ او ضحٰھا - لقد کان فی قصصھم عبرۃ لاولی الالباب پہر دہو کر کچھہ پانی اس عورت
کو بہی پلا دی اسکو دیلمی نے ابن عباس سی رفعًا ذکر کیا ہے واللہ اعلم بندہ شیخ محمد نازلی حقی
کہتے ہیں مینے ایک کاس پر آیۃ الکرسی و سورہ فاتحہ و اخلاص اور یہ دعا لکھکر پلائی فی الفور
بچہ پیدا ہو گیا اگر رکابی پر نہ لکھ سکے تو ورقہ پر لکھکر دہو کر پلا دی یہان تک کہ ایک عورت کو
مدینے میں یہ اتفاق ہوا کہ نصف بچہ باہر آگیا تہا اور نصف دو دن تک باقی تہا اور کوئی دوا
کارگر ہوتی بہی روضۂ مطہرہ میں آکر وقت ضحے مجھسے کہا مینے یہ عمل لکھدیا اوسکا شوہر لیگیا فی الفور
بچہ پیدا ہو گیا سلسلہ ہجری سے ۱۲۹۶ تک اسکو بحمدہ تعالی مینے مجرب پایا دعا یہ ہی لو انزلنا ھذا القرآن
علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ وتلک الامثال نضربھا للناس لعلھم
یتفکرون - لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد
فی کل لمحۃ ونفس بعدد کل معلوم لک انتہی ا

برائے حلش یعنی مار گزیدہ

تھوڑا سا سلیط لیکر لڑنے کو ہتھکو پر رکھے اور ان آیات کو نیت آیۃ الکرسی تین بار اور قولہ تعالیٰ
او کالذی مر علی قریۃ وھی خاویۃ علی عروشہا قال انی یحیی ھذہ اللہ بعد موتہا فاماتہ اللہ
مائۃ عام ثم بعثہ قال کم لبثت قال لبثت یوما او بعض یوم قال بل لبثت مائۃ عام فانظر
الی طعامک وشرابک لم یتسنہ وانظر الی حمارک ولنجعلک آیۃ للناس وانظر الی العظام
کیف ننشزہا ثم نکسوہا لحما فلما تبین لہ قال اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر تین بار وقولہ
ولو ان قرانا سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی بل للہ الامر جمیعا تین بار
ویسئلونک عن الجبال فقل ینسفہا ربی نسفا فیذرہا قاعا صفصفا لا تری فیہا عوجا
ولا امتا تین بار وجعلنا من بین ایدیہم سدا ومن خلفہم سدا تین بار انہ من سلیمان و
انہ بسم اللہ الرحمن الرحیم تین بار سورہ والضحی والم نشرح تین بار قل ہو اللہ احد تین بار
معوذتین تین بار یہ عزیمت نصف تک نہیں ہونے پائیگی کہ دانت اسکے سیاہ وسپید وسرخ باہر نکل آئینگے
لکن شرط یہ ہے کہ دل حاضر ہو معہذا اگر صحت نہو تو اپنے نفس کو ملامت کرے کیونکہ یہ عزیمت مجرب وصحیح ہے

برائے نقصان زمین

اگر خوف ہو طالبان کے یہ چاہے کہ زمین وقت پیمایش کے کم نکلے تو چار پرچہ کاغذ پر چار آیتیں
جدا جدا لکھکر اس زمین کے چاروں کونوں میں گاڑ دے ایک افلا یرون انا نأتی الارض
ننقصہا من اطرافہا دوسری یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب تیسری الم تر الی ربک کیف
مد الظل ولو شاء لجعلہ ساکنا چوتھی وما قدروا اللہ حق قدرہ اذ قالوا ما انزل اللہ علی
بشر من شیء قل من انزل الکتب الذی جاء بہ موسی نورا وھدی للناس تجعلونہ قراطیس
تبدونہا وتخفون کثیرا وعلمتم ما لم تعلموا انتم ولا اباؤکم قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم
یلعبون لکن یہ چاہیے کہ اس عزیمت کو ایک پارہ جامہ میں لپیٹ کر دفن کرے پھر جب جا[illegible]

پوری ہو جائے تو اسکو نکال لی صیانۃ لکتاب اللہ تعالیٰ عن الارض

ایضاً

اگر ظالموں سے یہ خوف ہو کہ وہ تیری زمین میں جور کرینگے تو پانچ پتھر لیکر ہر ایک پتھر پر سات بار فاتحہ اور تین بار قل ہو اللہ احد اور ایک ایک بار معوذتین اور تمام سورہ یسین اور سورہ تبارک تا آخر اور آیۃ الکرسی اور درود شریف دس بار پڑھکر ہر ایک پتھر کو ایک رکن میں ان کی زمین سے گاڑ دے اور ایک پتھر کو وسط زمین میں دفن کر دے اللہ تعالے انکے شر سے کفایت کریگا وھو علی کل شیٔ قدیر

برای تکوین وعمارت بساتین

ایک مرد بنی ہاشم نے سورہ فاتحہ لکھی اور مالک یوم الدین کو سات بار لکھا پھر اسکو پانی سے دہو کر اشجار پر چھڑک دیا ایک سال سے وہ درخت پھل نہ لائے تھے مقطوع تھی برگ سبز اوسی دم لاکے فی الفور پھل لے آئے کذلک یحیی اللہ الارض بعد موتھا وھو علی کل شیٔ قدیر

برائے کشف غمہ

ابو الفضل بکری کہتے ہیں میں ایک ایسی سختی میں گرفتار ہوا جسکے دفع کرنے سے ارباب جاہ عاجز آئے میں نے یہ دو بیتیں لکھکر سامنے قبلے کے لٹکا دیں اللہ نے مجھسے اس سختی کو دور کر دیا

یا رب ما زال لطف منک یشملنی ۔۔۔ وقد تجدد لی ما انت تعلمہ

فاصرفہ عنی کما عودتنی کرما ۔۔۔ فمن سواک لھذا العبد یرحمہ

شیخ عز الدین بن جماعہ کو افلاج عظیم ہوگیا تہا وہ کہتے ہیں میںنے ان ابیات کی تکرار رات دن کرنا شروع کی ایک اثر عظیم پایا اور بالکل اچھا ہوگیا وللہ الحمد

ایضاً

بعض علما نے کہا ہی یہ ابیات فضل عظیم رکھتے ہیں بعض لوگ ایک امر عظیم میں پڑگئے تھے

اور جان سے تنگ آگئے تھے اور کوئی حیلہ خلاص کا نہ تھا ایک شخص نے جسکو پہچانتے نہ تھے
یہ ابیات سکھائے اور کہا انکو مکرر پڑھو اللہ کی طرف سے کشف غمہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا

وکم للہ من لطف خفی ۔ یدق خفاہ عن فہم الذکی
وکم امر تساء بہ صباحا ۔ وتاتیک المسرۃ فی العشی
تشفع بالنبی فکل عبد ۔ یغاث اذا تشفع بالنبی

وکم یسر اتی من بعد عسر ۔ وفرج کربۃ القلب الشجی
اذا ضاقت بک الاحوال یوما ۔ فثق بالواحد الفرد العلی

شرح نے ان ابیات کا ایک قصہ لکھا ہے
جس میں ذکر فرج کرب و کشف غمہ ہے یہ ابیات مشتمل ہیں استغاثہ باللہ اور تشفع بالنبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر انکی تاثیر میں کون شک کر سکتا ہے تشفع برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی ہے
کہ اول و آخر ان ابیات کے درود شریف پڑھے ف امام بونی رح نے نو لطیفے لکھے ہیں انمیں
طریقہ استعمال اسماء حسنی کا واسطے مطالب متفرقہ کے ذکر کیا ہے ازانجملہ واسطے دفع وسواس و
امر مولم کے یہ لکھا ہے کہ وقت سحر کے یہ آٹھ نام پڑھے الملک العلی العظیم المغنی المتعال ذو الجلال
المہیمن الکبیر پھر کہا ہے لہا نفع عظیم وہی من الاسم الاعظم المخزون انکے پڑھنے سے علاوہ
نفع مذکور عظمت و ہیبت بھی حاصل ہوتی ہے پھر لکھا ہے کل لطیفۃ منہا سریعۃ التاثیر منجحۃ للمطلوب
قریبۃ الاجابۃ باذن اللہ تعالی بقیہ لطائف کتاب الفوائد میں مذکور ہیں

حدیث قلنسوہ

یہ ایک ٹوپی تھی پاس نجاشی کے جب بیمار کے سر پر رکھدی جاتی وہ اچھا ہو جاتا اسکی بابت
میں امام غزالی رح نے ایک حدیث ابوہریرہ طول طویل کتاب خواص القرآن میں نقل کی ہے
اسمیں بسملہ وغیرہ الفاظ قرآن لکھے تھے لکن اسلیے کہ حال اسکی سند کا معلوم نہیں ہے اس جگہ
حدیث مذکور نقل نہیں کی گئی ہاں عمر بن خطاب نے پوری بسملہ لکھکر ایک کلاہ میں سی کر
قیصر روم کو بھیجی تھی اسکو مرض درد سر کا رہتا تھا وہ جب اس ٹوپی کو اپنے سر پر رکھتا درد

جا تا رہا پھر اوسنے حقیقت امر پر مطلع ہو کر یہ کہا ما اکرم ھذا الدین واعزہ حیث شفا ذ اللہ
بانہ منہ پھر وہ مسلمان ہو گیا اور اچھا مسلمان ہوا اسکا ذکر بذیل فضل بسملہ گذر چکا ہے

کلمات العزۃ

انکو دفع جمیع آفات میں اثر تمام ہے الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک
ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر
وللہ الحمد اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم شرجی کہتے ہیں من داوم علی ذلک یری عجبا من العزۃ والقبول ۔

برای وسوسہ نماز و وضو و خواب پریشان مکرود

کا بچ یا مرمر کے برتن میں اس آیت کو لکھکر تین دن لگا تار پیا کرے انشاء اللہ تعالی خیال
زائل ہو جائیگا واذکروا نعمۃ اللہ علیکم ومیثاقہ الذی واثقکم بہ اذ قلتم سمعنا واطعنا
واتقوا اللہ ان اللہ علیم بذات الصدور واسطے رفع خواب پریشان کی شاہ عبد العزیز دہلوی
نے فرمایا ہے وقت نوم معوذتین و آیۃ الکرسی یک بار خواندہ بر سینہ و روی خود دم باید کرد
واگر ازین ہم دفع نہ شود اسم یا شدید را سہ بار خواندہ بر اعلای بدن خود دم باید کرد و بعد ازان
وقت خواب این دعا باید خواند باسمک اللھم وضعت جنبی وبک ارفعہ ان شاء اللہ تعالی حفظ
من نومی جنبی باتحفظ بہ عبادک الصالحین واعوذ بک من ھمزات الشیاطین وان یحضرون انتہی
میں کہتا ہوں دعا ماثور جو اس کام کے لیے حصن حصین میں آئی ہے اسکو پڑھنا اور زیادہ بہتر ہے

برائے وعید قتل

ابن الکلبی کہتے ہیں ایک شخص نے ایک شخص سے کہا میں تجھکو قتل کرونگا وہ ڈر گیا اسنے یہ ذکر
ایک عالم ہی کیا عالم نے کہا تو گھر میں سے باہر نکلنے کے پہلے سورہ یس پڑھ لیا کر وہ ایسا ہی کرتا خصم

جب اوسکو ملتا تو نہ دیکھتا اسی طرح کریہ الذین قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ایمانا و قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایک خرقہ مین لکھکر زیر نگین انگشتری رکھکر طہارت پرہین کر جس ذی سلطان کے سامنے جائیگا جو کہ اوسکو ڈراتا ہے تو اللہ اوسکو اوسکی شر سے محفوظ رکھیگا اور سوائے خیر کے اور کچھ اوس سے باذن خدا نہ دیکھیگا وللہ الحمد

براے مسلمان شدن

ایک مشرک نے ایک مسلمان سے کہا تہا تمہاری کتاب میں کوئی ایسی چیز بہی ہے جو میرے جی کی بات کو بدل دے شاید میں مسلمان ہوجاؤں کہا ہاں سورہ الم نشرح لکھکر اس کو پلائی اس کے دل کا شرک دور ہوگیا وہ اسلام لے آیا

براے عسر بول

ایک شخص کو اصفہان میں پیشاب نہ ہوتا تہا اسنے یہ آیت لکھکر پانی میں پی۔ اللہ نے بول کو اوسپر آسان کردیا اور پتھری نکل گئی بسم اللہ الرحمن الرحیم وبست الجبال بسا فکانت ھباء منبثا۔ وحملت الارض والجبال فدکتا دکۃ واحدۃ اسی طرح آیہ واذ استسقی موسی لقومہ فقلنا اضرب بعصاک الحجر فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا قد علم کل اناس مشربھم کلوا واشربوا من رزق اللہ ولا تعثوا فی الارض مفسدین لکھکر پانی میں پینا دافع عسر بول و خائط ہے اسی طرح سورہ کوثر اسکے لیے نفع کرتی ہے

براے سلس البول

اس آیت کو لکھکر باندھے قیل یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی وقیل بعدا للقوم الظالمین۔ قل ارایتم ان اصبح ماؤکم غورا فمن یاتیکم بماء معین یہ مرض زائل ہوجائیگا انشاءاللہ

ختم قرآن کریم برای قضاء حوائج و طریق تلاوت

بعض علماء نے کہا ہے کہ قرآن شریف کا ختم کرنا واسطے کار براری کے مجرب ہے اسمیں کچھ
شک نہیں ہے لیکن اگر اس ترتیب سے پڑھے تو بہتر ہے اجابت میں اسرع التاثیر ہوگا یعنی ان
جمعے کے اول بقرہ سے تا آخر مائدہ پڑھے سنیچر کو انعام سے آخر توبہ تک پڑھے اتوار کو یونس سے
آخر مریم تک پیر کو طہ سے آخر قصص تک منگل کو عنکبوت سے سورۂ ص تک بدھ کو زمر سے آخر سورۂ
رحمن تک جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک بہر وقت ختم کے سجدہ کرے اور اللہ سے اپنی حاجت
مانگے وہ پوری ہوگی شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے بھی چار باب میں اسی ترتیب کو اختیار کیا ہے
اور کہا ہے تمام خواندن قرآن در ہفت روز برین ترتیب اسرع در اجابت ست انتہی ف
میں کہتا ہوں یہ جتنے اعمال اہل علم و ولایت نے واسطے دفع آلام و آفات و امراض وغیرہ کی
آیات کتاب اللہ سے نکالی ہیں انکی مجرب ہونے میں کچھ تفاوت نہیں ہے اسلیے کہ اللہ نے قرآن
پاک کو شفاء و رحمت فرمایا ہے سو ہر جملہ اسکا واسطے بیماری دل و تن و ہر بلای ظاہر و باطن
کے شافی کافی صافی وافی ہے قال تعالی وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمۃ للمومنین
لیکن اہل علم و ولایت نے یہ کیا ہے کہ مناسب ہر حال انسان کی ایک آیت یا چند آیات کا
تتبع کرکے طریقہ انکے استعمال کا کتابۃً یا شرباً یا تلاوۃً بتعیین اوقات لیل و نہار بتایا ہے اسمیں
کوئی حرج و جرح نہیں ہے کیونکہ مناسبت حال کو ساتھ قول کے ایک علاقہ قوی ہوتا ہے پھر جس
شخص کو یہ اعمال اثر نہ کریں تو وہ یقین کرے کہ اسکا ایمان ضعیف ہے اور کیا ضعیف اگر وہ
موحد قوی الاسلام ہوتا تو اثر نہ ہونا یعنی چہ پھر جو شخص کہ سارے قرآن کو پڑھتا رہتا ہے یا اسکا
ختم واسطے کسی حاجت اہم کے کرتا ہے تو اسکی قضاء حاجت میں کیا شک ہے بلکہ تالی قرآن علی الدوام
اگر بہ نیت جملہ مقاصد و مطالب دارین تلاوت قرآن کی کرے اور یہ اعمال متفرقہ بجا نہ لاوے تو

امید ہی کہ وہ کبھی کسی آفت و بلا میں مبتلا نہوگا انشاء اللہ اسکو سائلین حاجات و واصین مرادات سے بڑھکر بے مانگے دیگا جس طرح کہ یہ مضمون حدیث شریف میں آچکا ہی ابو سعید خدری مرفوعا کہتے ہیں یقول الرب تبارک و تعالیٰ من شغلہ القرآن عن ذکری و مسالتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین الحدیث رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب شوکانی رح نے کہا ہے فی الحدیث دلیل علی ان المشتغل بالقرآن تلاوۃً و تفکرا یجازیہ اللہ سبحانہ بافضل جزاء و یثیبہا عظم اثابۃ انتہی شاطبی رح کہتے ہیں ؎

ومن شغل القرآن عنہ لسانہ ینل اجر کل الذاکرین مکملا

اور حدیث ابن مسعود میں رفعا ہر حرف پر دس گنا اجر فرمایا ہے رواہ الترمذی وقال حسن صحیح غریب وھذا اجر عظیم و ثواب کبیر اور حدیث عائشہ میں رفعا آیا ہی الماھر بالقرآن مع السفرۃ الکرام البررۃ والذی یقرءہ و یتتعتع بہ وھو علیہ شاق فلہ اجران رواہ البخاری ومسلم شوکانی رح کہتے ہیں التتعتع ھو التردد فی قراءتہ لضعف حفظہ او ثقل لسانہ فی التلاوۃ واما الماھر فاجرہ عظیم صار بہ مع الملائکۃ المقربین وحالہ اجر لا یشبھہ اجر و رتبۃ لا تماثلھا رتبۃ انتہی **ف** اسرار عجیبہ و فوائد کثیرہ قرآن کریم بے حد و حساب ہیں اور فضائل عظیمہ اسکی غیر متناہی خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا اور فرمایا ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ اور پہرا سکی صفت میں یہ ارشاد کیا ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظہیرا پہر یہ کہا ہے افلا یتدبرون القرآن ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا شیخ محمد بن

علی آفندی نے خزینۃ الاسرار میں ذکر کیا ہے کہ جمیع سور قرآن ایک سو چودہ سورتیں ہیں باجماع
علماء معتمدین اور اگر انفال و براءت کو ایک سورت کہیں تو پھر ایک سو تیرہ سورتیں ہوتی
ہیں ان سب میں افضل و اعظم سورۂ فاتحہ و سورۂ اخلاص ہی باقی رہی آیات قرآن عظیم
سو وہ سب چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیتیں ہیں قول مشہور پر انمیں سب سے زیادہ اعظم و افضل
و اشرف و اکرم آیۃ الکرسی ہے پھر یہ کہا ہی کہ انی رأیت کثیرا من الاخوان فی دیار العرب
والروم قد ترکوا قراءۃ القرآن واکبوا علی قراءۃ ترتیبات لمشائخ فمثلهم کمثل الذین
اختاروا العقیق عن الیواقیت وباللہ العظیم ان القرآن لغریب فی هذا الزمان وما وقع علی
تلک الترتیبات حدیث ظاهر فی بیان فضائلها عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وما وقع علیها
الاجماع والمنام لیس بحجۃ ودلیل علیہ وعلی غیرہ وهو لا یثاب علی قراءۃ تلک الترتیبات
اذا لم یعرف معانیها کما قال الحافظ ابن حجر رح اما الثواب علی قراءۃ القرآن فهو حاصل لمن
فهم ولمن لم یفهم بالکلیۃ للتعبد بلفظہ بخلاف غیرہ من الاذکار والادعیۃ فانہ
لا یثاب علیہ الا من فهمہ ولو بوجہ ما وعلیہ اکثر العلماء وقیل فیہ نظر فعلینا ان نتخذ وردا
من الافضل والاعظم والاشرف کقراءۃ القرآن انتهی امام دینوری کشف الکنوز میں فرماتے ہیں
انظروا ایها الاکیاس وتفکروا ایها الناس الی اکثر الاوراد والاذکار التی تشتغلون بها فی
هذا الزمان من ترتیبات المشائخ اذا حرضتہ بقراءۃ القرآن یتعلل بان وقتی لا یفصل
عن وردی ما اثرها و نتیجتها فی الفضائل علی فضائل القرآن ولو کانت تلک الترتیبات
موجودۃ فی زمن النبوۃ او فی عصر الخلافۃ لاحرقوها او غرقوها لانها زینت فی قلوب
الذین لم یعرفوا فضائل القرآن وخواصہ وحبستهم ومنعتهم عن قراءۃ القرآن انتهی
میں کہتا ہوں یہ آیت شریف اسی مدعا کی طرف بلا تامل اشارہ کرتی ہے اولم یکفهم انا انزلنا

علیک ان الکتاب یتلیٰ علیہم ان فی ذلک لرحمۃ وذکریٰ لقوم یؤمنون کسی نے شبلی رضی اللہ عنہ
سے کہا تھا مجھے کچھ وصیت کرو فرمایا علیک بکلام اللہ ودع ما سواہ وکن معہ ثم ذرہم
فی خوضہم یلعبون بعض اہل باطن نے فرمایا لا یکون المرید مریدا حتی یجد فی القران کل ما
یرید ویعرف منہا النقصان من المزید ویستغنی بکلام المولیٰ عن کلام العبید بعض
مشائخ نے کہا ہے لا تجعل وردک غیر ما ورد فی الکتاب والسنۃ تکن من العلماء الا حبائک
حینئذ تجمع بین الذکر والتلاوۃ فیحصل لک اجر التالی والذاکر فما ترک الکتاب والسنۃ
مرتبۃ یطلبہا الانسان من خیری الدنیا والاخرۃ الا وقد ذکرہا فمن وضع من الفقراء
وردا من غیر الوارد فی السنۃ فقد اساء الادب مع اللہ ورسولہ بعض اولیاء نے فرمایا ہے
من اساء الادب علی البساط رُدّ الی الباب ومن اساء الادب علی الباب رُدّ الی اصطبل
الدواب الغرض بڑی شرم بلکہ ضعف ایمان وغربت اسلام وفقدان احسان کی بات ہے کہ
دنیا مین روی زمین پر قرآن کریم اندر مصاحف وصدور کے موجود ومحفوظ ہو اور اذکار
سنت مطہرہ کتب سنن میں ماثور ومرقوم ہوں اور پھر باوجود دعوی اسلام وایمان یا احسان
کے انسان ان اذکار کو اختیار نہ کرے اور تلاوت قرآن پر دایم نہو اور فقراء وعلماء ومشائخ
واولیاء کے دعوات واذکار ساختہ وپرداختہ پر جھک پڑی اور انہیں معتقد خیر دارین کا ہو
اس سی بڑہکر اور کیا شقاوت ہوگی ہاں جو اعمال صالحات وعزائم مکرمات آیات عظیمات و
سنن مطہرات سی اہل علم وصلاح نے واسطی قضای حاجات وکشف کربات واستجابت دعوات
کے بتائے ہیں انکا استعمال کرنا عین اتباع کتاب وسنت ہی ملا علی قاری حنفی رح نے دیباچہ
کتاب الحزب الاعظم میں لکھا ہے لما رایتُ بعض السالکین یتعلقون باوراد المشائخ المعتبرین
وباحزاب العلماء المکرمین حتی رایتُ بعضہم تعلقوا بالدعاء السیفی والاربعین الاسمی ودور

لبعض العوام يتقيدون بقراءة دعاء نحو القدح فخطر ببالي ان اجمع الدعوات الماثورة
في الاحاديث المنثورة وسميته الحزب الاعظم لاستناده الى الرسول الاكرم صلى الله عليه و
آله وسلم فعليك بحفظ مبانيه والتامل في معانيه والعمل بمضمون ما فيه فانه شامل للمنجيات
حافل للمهلكات فهو كمال طريق المتابعة النبوية وزبدة المقامات العلية المنسوبة
الى السادة الصوفية الصفية فان قدرت على قراءتها كل يوم فبها ونعمت والا ففي كل
جمعة والا ففي كل شهر والا ففي كل سنة والا ففي العمر مرة ايضا غنيمة انتهى احاصله میں کہتا
ہوں کہ یہ کتاب حزب اعظم جمع اذکار وادعیہ میں بحذف اسانید وتخاریج کتاب بے مثل و
بے مثال ہی میں نے اسکو بہت بار پڑہا ہے اور اکثر ماہ رمضان میں پڑہا کرتا ہوں وللہ الحمد اس
باب میں جتنی کتابیں ہیں ان سب سے مغنی ہی اگر کوئی شخص باخلاص نیت وصدق طویت
وحضور دل وجمع خاطر تلاوت قرآن مجید وقراءت حزب اعظم پر تمام عمر اکتفا کری تو اللہ سی امید ہے
کہ سارے منجیات کے ساتھ متحلی اور تمام مہلکات سے متخلی ہو کر لائق مغفرت وعفو ہو جاے
وما ذلك على الله بعزيز ہی وظائف واوراد علماء وصوفیہ انکی کچھ حاجت نہیں ہی الصباح لغني
عن المصباح شاہ محمد عاشق خلیفۂ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور اوستاد شاہ عبد العزیز دہلوی
نے سبیل الرشاد میں دعاء سیفی واربعین اسمی کو ذکر کیا ہے۔ کچھ حاجت انکی ذکر کی نہ تہی دل
اس بات سی قلق میں ہی حسبنا کتاب الله وسنة رسوله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں غالبا اس
رسالے میں انہیں اعمال کو ذکر کیا ہی جو ماخوذ ہیں آیات قرآنی یا حدیث رسالت سی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم الا ما شاء اللہ تعالی حدیث میں آیا ہے خذ من القرآن ما شئت لما شئت شرح کہتے
ہیں اسمیں شک نہیں کہ تلاوت قرآن افضل ہے بہت سی عبادات سی ابن عباس نی کہا ہی
احرزوا القرآن فان الله لا يعذب قلبا وعى القرآن اور صحابہ پڑہنا قرآن کا مصحف میں دیکھکر

مستحب رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ اسمیں عبادت نظر زیادہ ہی عثمان رضی اللہ عنہ کبھی نظر کرنا
مصحف میں ترک نہ کرتے اور کہتے تھے ھذا کتاب ربی ولا بد للعبد اذا اتی کتاب سیدہ ان ینظر
فیہ کل یوم ویعمل بما امرہ فیہ ویجتنب ما نہاہ عنہ امام ابو الضیف کتاب بلغۃ المسافرین
فرماتے ہیں یکفی من العبادات تلاوۃ القرآن وقول حسبی اللہ سبع مرات فی الصباح والمساء
لان العبادات غیر ھذین یشترط فیہا حضور القلب وتلاوۃ القرآن قد جاء انہا اعظم القرب
بفہم وبغیر فہم وقائل حسبی اللہ الخ قد جاء ان اللہ یکفیہ ما ہمہ صادقا کان بہا او
کاذبا۔ انتہی شاہ عبد العزیز دہلوی نے فرمایا ہی کہ آداب تلاوت قرآن تہذیب و استقبال قبلہ
حتی الامکان وحروف را بخوبی اداکردن و مد و شد فرونہ گذاشتن و در مقام وقف وقف کردن
این ست آداب ظاہری و اما آداب باطنی پس مبتدی را تصور کردن گویا کہ بحضور رب العزت
تلاوت می کنم واو تعالی در مقام اوستاد نشستہ می شنود و منتہی را تصور کردن کہ این کلام را
بلا واسطہ از زبان حضرت رب العزت می شنوم و فرق درمیان مقامین این ست کہ در صورت
اول زبان از خود ش وگوش از حضرت رب العزت و در صورت دوم زبان از حضرت رب العزت
وگوش از خود باین چنین مقام اشارہ فرمودہ ست حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ چنانچہ
شیخ الشیوخ در عوارف ازایشان نقل کردہ اند انی لاقرء الایۃ حتی نسمعہا من قائلہا بعد در
عوارف فرمودہ کہ امام صادق درین وقت بمنزلۂ شجرۂ موسی میشد انی انا اللہ رب العالمین می گفت
انتہی وجای دیگر شاہ صاحب فرمودہ اند کہ بر رویت جناب مرتضی مشرف شدہ بعیت نمودہ بودم
فرمودند کہ در زمان ما یعنی صحابۂ کرام برای وصول الی اللہ سہ طریق مسلوک بودند دو طریق ازان
موقوف شدہ یعنی صلاۃ و تلاوت قرآن سوم کہ ذکرست باقی و دران طریق نیز تفاوت بسیار
راہ یافتہ بعد ازان طریق صلوٰۃ و تلاوت قرآن فرمودند طریق صلوٰۃ آنکہ بطور شغل اداکردہ شود

طور تلاوت برای مبتدی این ست که خود را قاری وحق را مستمع تصور نماید که بحضرت رب العالمین
قرآن میخوانم چنانچه شاگرد بحضور استاد میخواند و برای منتهی این ست که حق را قاری و خود را مستمع
قرار دہد و زبان خود را نائب تصور کند و گوش را مستمع گویا حضرت حق بزبان من کلام میکند و من
میشنوم و تعین ست که درین تصور بسبب غلبہ محبت حالیکہ عاشق صادق را در وقت استماع کلام محبوب
بالمشافہ رو می دہد حاصل خواہد گردید و گره کشای مدعا خواہد شد واللہ المغنی انتہی۔

برائے حرز وحجاب

امام ابن ابی الضیف کہتے ہیں یہ وہ حرز وحجاب ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دن
احزاب کے پڑھا تھا اللہ نے انکو شر کفار سے کفایت کی اور وہ اپنے غیظ میں بھر کر چلے گئے اور
امام شافعی نے وقت دخول کے ہارون رشید پر پڑھا تھا اللہ نے انکو شر ہارون سے بچالیا اسکو
مالک نے نافع سے نافع نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرتؐ نے دن احزاب کے
کہا شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو والملائکۃ واولوا العلم قائما بالقسط لا الہ الا ہو العزیز الحکیم ان الدین
عند اللہ الاسلام پھر کہا وانا اشہد بما شہد اللہ بہ واستودع اللہ ہذہ الشہادۃ وہی ودیعۃ
عندہ الی یوم القیامۃ اللہم انی اعوذ بنور قدسک وعظیم رکنک وعظمۃ طہارتک من کل
آفۃ وعاہۃ ومن کل طوارق اللیل والنہار الا طارقا یطرق بخیر یا اللہ اللہم انت غیاثی بک
استغیث وانت ملاذی بک الوذ وانت عیاذی بک اعوذ یا من ذلت لہ رقاب الجبابرۃ
وخضعت لہ اعناق الفراعنۃ اعوذ بک من کشف عورتی و[illegible] لک ونسیان ذکرک والانصراف عن
شکرک انا فی حرزک لیلی ونہاری ونومی وقراری وظعنی واسفاری وحیاتی ومماتی ذکرک
شعاری وثناؤک دثاری لا الہ الا انت سبحانک وبحمدک تشریفا لعظمتک وتکریما لنعمات
وجہک اجرنی من خزیک واضرب سرادقات حفظک وادخلنی فی حفظ عنایتک وجد علی بخیر یا ارحم الراحمین

اسماء اللہ الحسنے

شرح لکھتی ہین قاضی مجد الدین شیرازی نی اپنی سند سی ایک حدیث متصل تا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم روایت کی ہی ان للہ تسعۃ وتسعین اسما من احصاہا دخل الجنۃ اسکی سند مین عمارہ بن زید ہین اور پھر انکا قصہ بابت تلاش اسماء مذکور اور بہم پہونچنا انکا ذریعہ ایک شخص آل رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سور قرآن سی متفرق طور پر مع اسماء موصوف بحوالہ ہر ایک سورت کے ذکر کیا ہے اسکے بعد کہا ہے قال عمارۃ فدعوت بہذہ الاسماء غیر مرۃ فرأیتہا قریبۃ الاجابۃ وکتبہا عنی جماعۃ وکلہم اخبرونی ان اجابتہا سریعۃ قال ابو محمد واللہ الذی لا الہ الا ہو لقد دعوت بہا مرارا کثیرۃ علے مہمات خفت علی نفسی منہا الہلکۃ فخلصنی اللہ منہا والحمد للہ انتہی کلام الترجب مین کہتا ہون حدیث مذکور اس لفظ سی ان للہ تسعۃ وتسعین اسما مائۃ الا واحدا من احصاہا دخل الجنۃ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی مرفوعا بخاری ومسلم مین آئی ہے اور اسکو ابن خزیمہ وابو عوانہ وابن جریر وابن ابی حاتم وطبرانی وابن مندہ وابن مردویہ وابو نعیم وبیہقی نے بھی روایت کیا ہی ایک طریق ابن مردویہ وابو نعیم مین یون فرمایا ہے من دعا بہا استجاب اللہ دعاہ اور بخاری کا لفظ یہ ہی لا یحفظہا احد الا دخل الجنۃ یہ لفظ مفسر لفظ احصاہا ہے یعنی احصاء سی مراد حفظ ہی ہکذا قال الاکثرون بعض نے کہا مراد احصاء سی پڑہنا ایک ایک کلمہ کا علیحدہ علیحدہ ہی گویا انکو شمار کرتا ہے یا مراد علم وتدبر ہے انکے معانی میں اور اطلاع حاصل کرنا ہے انکی حقائق پر یا قیام بحق اسماء وعمل بموجب اقتضاء معانی لکن شوکانیؒ فرماتے ہیں کہ تفسیر اول راجح ہے اور مطابق معنی لغوی ہے خود دوسری روایت نے تفسیر اسکی ساتھ حفظ کے کر دی و ہذا الحدیث قد ورد من طریق جماعۃ من الصحابۃ خارج الصحیحین والحجۃ بما فیہما علے

انفرادہ قائمۃ انتہی یہ اسماء روایت ترمذی مین ابوہریرہ سے آئے ہیں اور ابن حبان نے
بھی انکو روایت کیا ہی سوا اس ایک روایت کے جسمیں جوزجانی ہیں کسی اور روایت
میں یہ نام نہیں آئے ترمذی نے اسکو حدیث غریب کہا ہی اور نووی نے اذکار میں حسن
ٹھیرایا ہی اور حاکم وابن حبان نے صحیح بتایا ہے ابن کثیر اپنی تفسیر میں فرماتی ہین والذی عول
علیہ جماعۃ من الحفاظ ان سرد الاسماء مدرج فی ھذا الحدیث - الی قولہ انہ بلغہ عن
غیر واحد من اھل العلم انھم جمعوھا من القرآن انتہی شوکانی رح کہتے ہین ولا یخفاک ان
ھذا العدد قد صحح امامان وحسنہ امام فالقول بان بعض اھل العلم جمعوھا من القرآن
غیر سدید و مجرد بلوغ واحد انہ وقع ذلک لا ینتھض لمعارضۃ الروایۃ ولا تدفع
الاحادیث بمثلہ انتہی الغرض یہ اسماء حسنی حصن حصین وعدہ واذکار ونزل الابرار وحزب اعظم
وسلاح المومن وغیرہ کتب جم جم میں مذکور ہیں اور انکی معانی تحفۃ الذاکرین میں شیخ کانے
نے اور میںنے کتاب نزل الابرار میں اور کتاب الجوائز والصلات میں اور بیھقی نے کتاب الاسماء
والصفات میں لکھی ہیں اور اہل علم نے کتب مستقلہ بیان مین انکی معانی کے تالیف کیں ہین وللہ الحمد
بہرحال انکا نوک زبان پر یاد رکھنا اور انکی ساتھ سوال حاجت ودعا اللہ تعالی سی کرنا تریاق مجرب ہے

براے کفایت اہوال دنیا وآخرت

شرجی کہتے ہین جو کوئی اس دعا کی قرأت پر بعد ہر فرض کے ہمیشگی کریگا اسدا وسکو ہول
دنیا وآخرت سی کافی ہوگا اعددت لکل ھول القاہ فی الدنیا والآخرۃ لا الہ الا اللہ ولکل ھم
وغم ما شاء اللہ ولکل نعمۃ الحمد للہ ولکل رخاء وشدۃ الشکر للہ ولکل اعجوبۃ سبحان اللہ
ولکل ذنب استغفر اللہ ولکل ضیق حسبی اللہ ولکل مصیبۃ انا للہ وانا الیہ راجعون و
لکل قضاء وقدر توکلت علی اللہ ولکل طاعۃ ومعصیۃ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

براے ہر حاجت ومطلب

تفسیر فتح العزیز مین کہاہے کہ ہر کرا حاجتے باشد ے باید کہ فاتحۃ الکتاب بخواند وبعد از ختم حاجت بخواہد کہ انشاء اللہ تعالیٰ آن حاجت برآید

براے درد گردہ

شخصی نزد شعبی آمد وشکایت درد گردہ کرد شعبی گفت ترا لازم ست کہ اساس القرآن بخوانی وبرجاے درد دم کنی او گفت کہ اساس القرآن چیست گفت فاتحۃ الکتاب در فتح العزیز گفتہ کہ سورۂ فاتحہ اسم اعظم ست برای ہر مطلب می توان خواند واین را دو طریق ست اول آنکہ مابین سنت فجر ونماز فرض باتصال میم بسم اللہ بالام الحمد للہ چہل ویک مرتبہ تا چہل روز بخواند ہر مطلبے کہ باشد حاصل گردد اگر شفای مریض یا کنادہ شدن مسحور منظور باشد بر آب دم کردہ بآن مریض ومسحور بنوشاند دوم آنکہ روز یک شنبہ اول ماہ درمیان سنت وفرض فجر بے قید اتصال میم بالام ہفتاد مرتبہ بخواند بعد ازان ہر روز ہمان وقت دہ دہ بار کم کند تا روز شنبہ ختم شود واگر در ماہ اول مطلب حاصل شود فبہا والا در ماہ دوم وسوم نیز ہمچنین کند ونوشتن این سورہ بر کاسہ چینی بگلاب ومشک وزعفران وشستہ خورانیدن آن برای شفاء مریض مزمن تاچہل روز مجرب ست وبر درد دندان وبر درد سر ودرد شکم ودیگر دردہا ہفت بار خواندہ دم کردن خیلے مجرب ست

براے صموت اعداء

جو شخص اس آیت کو لکھکر اپنے بازو پر باندھ لیگا اسکی دشمن صامت ہوجائینگے کوئی شخص ذکر اسکا ساتھ برائی کے نہ کریگا باذن اللہ تعالیٰ یومئذ یتبعون الداعی لا عوج لہ وخشعت الاصوات للرحمن فلا تسمع الا ہمسا یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا یعلم ما بین ایدیہم وما خلفہم ولا یحیطون بہ علما وعنت الوجوہ للحی القیوم وقد خاب من حمل ظلما ومن

يَعمل من الصالحات وهو مومن فلا يخاف ظلماً ولا هضماً

برائے تثمیر بستان

اس آیت کو لکھکر کسی ساعت جمعہ مین محو کرکے اندر چاہ کے جس سی درختون کو پانی دیا جاتا ہے ڈالدی اسداوندین برکت دیگا اور نظر جن وانس سی بچائیگا وھو الذی انزل من السماء ماءً فاخرجنا بہ نبات کل شئ فاخرجنا منہ خضراً نخرج منہ حباً متراکبا ومن النخل من طلعھا قنوان دانیۃ وجنٰت من اعناب والزیتون والرمان مشتبھا وغیر متشابہ انظروا الی ثمرہ اذا اثمر وینعہ ان فی ذٰلکم لاٰیات لقوم یومنون ۝

ایضاً برائے سرسبزی باغ وکشت

اس آیت کو آب باران پر اکیس بار پڑھکر جڑ میں نخل وشجر وزرع کے چھڑک دی برکت کثیرہ ہمراہ ازالۂ مکروہ باذن الٰہی دیکھیگا الم تر کیف ضرب اللہ مثلاً کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء توتی اکلھا کل حین باذن ربھا ویضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون

برای عمارت خانہ ودکان وزمین وبستان

اس آیت کو ہرن کی جھلی پر ساعت پنجم روز یکشنبہ کو لکھ اور ایک پارچۂ پاک میں لپیٹ کر گھر کے دروازے کے اوپر یا حانوت یا زمین یا باغ کے درکے اوپر دفن کردے عجب طرح کی عمارت وکثرت رزق کو ملاحظہ کریگا اسی طرح اگر اس آیت کو ظرف پاک مین لکھکر آب باران سے محو کرکے درمیان اشجار ونخل باردار کی چھڑک دیگا برکت کامل وزیادت ظاہر دیکھے گا او کالذی مر علی قریۃ الی قولہ ان اللہ علی کل شئ قدیر ہ

ایضاً برائے امور مذکورہ

المرٓ اول سورۂ رعد کو تا قولہ یتفکرون چار پرچۂ کاغذ پر لکھکر ہر چار گوشہ مکان یا باغ معطل

خراب یا حانوت میں دفن کردی برکت و خیرات نمایاں انشاء اللہ تعالیٰ دیکھیگا اسی طرح اگر اول سورۂ کہف کو تا قول کنز باطرف ظاہر میں لکھکر ہر چہار دیوار ہای خانہ پر اس طرح چھڑک دیگا کہ زمین پر پانی نہ گری تو عمارت منزل و کثرت خیر حسب دلخواہ دیکھیگا شرح ہو نی اس قسم کے آیات واسطی ان امور کے اور بہت لکھی ہیں اس جگہ تراکیب مختصرہ کا فقط ذکر کیا گیا ہے ۔

برای خطبۂ زن وطلب ولایت از سلطان یا امیر یا جلب رزق

جو شخص ان امور کا ارادہ کری وہ اس آیت کو لکھکر باندھ لی اسکی بات قبول ہوں اور وظیفہ اسکا جاری رہیگا قل ان الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

برای رکوب دریا

دریا جب جوش وخروش کری تلاطم امواج ہو تو اس آیت کو لکھکر اسمیں ڈالدی وہ بقدرت خدا ساکن ہو جائیگا قل من ینجیکم الآیۃ اسی طرح اگر فالق الاصباح کو تا آخر آیت با وضو ہو کر دن جمعے کے ایک لکڑی پر لکھکر مقدم سفینہ پر لگا دیگا تو وہ ناؤ ڈوبنے سے بچ جائیگی اسیطرح وقال ارکبوا فیہا بسم اللہ مجریہا و مرسٰہا تا رحیم کی یہ خاصیت ہی کہ خشب ساج پر لکھکر اگر مقدم سفینہ پر لگادیگا تو لجۂ بحر میں حرز و وقایہ ساری آفات سی ہوگا انشاء اللہ تعالے

برای سکون موج دریا

جب دریا کو ہیجان ہو اور تلاطم امواج دیکھے تو سات پرچۂ کاغذ پر اس آیت کو لکھکر ایک ایک پرچہ پیچے بعد دیگری طرف مشرق کے دریا میں پھینک دی موج باذن خدا ساکن ہو جائیگی الم تر ان الفلک تجری فی البحر الی قولہ کل ختار کفور اسی طرح اگر کوئی شخص دریا میں قرات پر اس آیت کی مداومت کریگا تو دریا سے سلامت رہیگا اور تقلب آفات لیل ونہار سے

سالم ہوگا اور مال و ولد مین برکت وسعادت پائیگا اللہ الذی خلق السموات والارض الی قولہ لظلوم کفار

برای دفع خیالات فاسدہ

ان آیات کو شخص متخیل پر تلاوت کرے یا خرقۂ صوف یارق مین لکھکر باندھے تو تخیلات فاسدہ اوس سی دور ہو جائینگی واذا قرأت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لا یومنون بالاخرۃ حجابا مستورا وقوله فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم وقولہ فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم

برای خفقان ورجیف قلب

سورۂ الم نشرح پاک برتن مین لکھکر آب زمزم یا آب باران سی محو کرکی اس پانی کو پی لے اللہ کے اذن سی یہ خلش دور ہو جائیگی

برای استخراج مدفون ومعمّٰی

اس آیت کو ایک ظرف جدید طاہر مین لکھکر آب باران سی محو کرکے جس جگہ میں توہم دفین ہو وہان چھڑکدی انشاء اللہ تعالی وہ اسی جگہ واقع ہوگا اور ہاتھ آیگا اسی طرح اگر کوئی شے دفن کرکے بھول گیا ہے یا ضائع ہوگئی ہی اور معلوم نہیں کدھر گئی تو جس جگہ پر گمان ہو وہاں لُبان سلگا دے اور یہ آیت کاغذ میں لکھکر پانی سی محو کرکے ہر چہار دیوار ہای خانہ پر چھڑک کر گھر کو ایک رات دن بند رکھے پھر صبح کو کھولکر اندر جاے انشاء اللہ تعالی وہ چیز مل جائیگی یا خواب میں اس کو دیکھ لیگا

برای استخراج سحر مدفون

گھر میں اگر کسی نے سحر دفن کیا ہو اور اسکی جگہ معلوم نہیں ہے تو سورۂ تکویر پڑھے اللہ اس کا الہام کریگا سحر کو گھر سے نکالدے کوئی شی اسکو ضرر نکریگی

براے حفظ دفینہ

اگر دفینہ کرے تو سورۂ والعصر پڑھے وہ ہر آفت سی باذن خدا محفوظ رہے گا۔

برای اخبار عمل

اس آیت کو ایک خرقۂ دختر نابالغ پر شب دوشنبہ کو بعد پنج ساعت شب کی لکھکر سینۂ زن پر رکھدی اوسنے جو کچھ کیا ہوگا سب کی خبر دیگی یابنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین اگر پڑھے فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا یومئذ یود الذین کفروا وعصوا الرسول لو تسوی بھم الارض ولا یکتمون اللہ حدیثا ایک لوح زر پر خون ہدہدسے کف راست مین لکھکر صدر زن نائمہ پر رکھدیگا تو جو کچھ اوس سے ہوا ہے وہ سب کہہ ڈالیگی اگر مدلس کا شناخت کرنا چاہے تو اس آیت کو نائم پر پڑھی نعمی ظاہر ہوجائیگا اسی طرح اگر سورۂ اذا زلزلت کو ایک پارۂ جامۂ انسان پر لکھی اور اوسمین نام اوسکا اور اوسکی مان کا زعفران محلول سی لکھکر اوسکو پوست ہدہد سے سی دی اور انسان پر رکھدے تو وہ اپنی صنیع کی خبر دیگا۔

برای خریدستی جید

کوئی چاہے کہ بطیخ خرید کری اور ہاتھ جید پر پڑے تو اس آیت کو تا عقد بیع پڑہکر یون کے یامن بیدہ الخیر والخیرۃ منہ یا دلیل الخیر یا مرشد یا ھادی تو اوسکا ہاتھ مقصود پر پڑیگا ایسطرح سائر اشیاء فاکہہ وملبوس وغیرہ کے لیے جسمین کچھ شبہہ ہو اسی طرح کرے آیت یہ ہے ان البقر تشابہ علینا وانا ان شاء اللہ لمھتدون

برای تکثیر آب چاہ ونہر

چاہ یا نہر مین جب پانی کم ہوجاے تو ایک سفال پر اس آیت کو لکھکر اندر اوسکے ڈال دی سا

انشاءاللہ تعالی پانی اوسکا بڑھ جائیگا ثم قست قلوبکم من بعد ذلک الایہ اسی طرح اگر گائے یا بکری کا دودہ کم ہوجائے یا بالکل شیر نہ دی تو ایک تانبے کی تختی پر اس آیت کو لکھکر آب پاک سے دہوکر اوسکو پلادے دودہ بڑہجائیگا باذن اللہ تعالے

زوال ہم وغم و عشق

جسکو کوئی مصیبت پہونچے اور عظیم الحزن ہو یا عشق ضرر دے وہ اس آیت کو قبل طلوع فجر دن یکشنبہ کو ظرف پاک میں لکھکر آب ثلج و بردے محو کرکے لگاتار تین دن تک اوس شخص پر چہڑکے انشاءاللہ تعالی جو حزن یا تباہی ہو دور ہوجائیگا وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر الخ

برائے ہوام

اس آیت کو ایک طشت مین لکھکر عصارہ زیتون سے محو کرکے گہر مین چہڑک دی کوئی سانپ اژدہا بر غوث باقی نہ رہیگا سب مرجائینگے الم تر الی الذین خرجوا من دیارہم اور اگر اسکو چار ورق زیتون پر لکھکر چار ارکان بیت مین گاڑدیگا تو بھی کوئی پشہ باقی نہ رہیگا اسی طرح اگر آیہ سخید ون اخرین الخ کو تانبے کی تختی پر لکھکر عصارہ زیتون سے محو کرکے گہر میں چہڑک دیگا تو کوئی موذی و شیطان و ہوام باقی نہ رہیگا اگر گہر سے نکل جائیگا

برای تفرقہ اہل معاصی و ظلم

دن شنبے کے اس آیت کو ایک ظرف پاک میں لکھکر آب برگ حرمل سے محو کرکے جس جگہہ اجتماع اہل عصیان و ظلم کا ہوتا ہو وہان چہڑک دی انشاءاللہ تعالی پہر کبھی وہان جمع نہونگے متفرق ہوجائینگے وقالت الیہود ید اللہ مغلولۃ غلت ایدیہم ولعنوا بما قالوا بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشاء ولیزیدن کثیرا منہم ما انزل الیک من ربک طغیانا وکفرا والقینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیمۃ کلما اوقدوا نارا للحرب اطفاھا اللہ ویسعون فی الارض فسادا واللہ لا یحب المفسدین

برای دروغ

ایک سیپی میں قبل طلوع آفتاب اس آیت کو لکھکر اور السی شہد میں جسکو آگ نے نہ چھوا ہو محو کرکے تین دن تک اس شخص کو چٹائے جو بہت جھوٹ بولتا ہی باذن خدا یہ بلا اس سی زائل ہو جائیگی

لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم ولکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم واللہ غفور حلیم۔

برای حفظ حاملہ و طفل بسیار گریہ

اس آیت کو گلاب و زعفران و مشک سے ہرن کی جھلی پر لکھکر زن پر باندھ دی سارے آفات عین و بطن سی وہ حفظ میں رہیگی اور اگر اسکو لکھکر گلے میں طفل کی ڈال دیا جائیگا تو ایک حرز عظیم فزع و بکا سی ہوگا انشاء اللہ تعالی اذ قالت امرأۃ عمران رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا فتقبل منی انک انت السمیع العلیم۔

برای ازالۂ عقم

اس آیت کو مشک و زعفران و گلاب سی ایک ظرف بلور یا زجاج پر کاتب باوضو ہو کر لکھے پھر پانی میں گھولکر مرد عاقر یا زن عاقر کو تین دن تک پلائے اور عضد مرد و زن پر لکھکر ریشم کے تاگے سے باندھ دی اور وقت دخول فراش کے علحدہ کرکے صحبت کری پھر نہاکر باندھ لے وہ شب اول یا دوم یا سوم میں باذن اللہ تعالی حامل ہو جائیگی ھنالک دعا زکریا ربہ قال رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعاء اسی طرح اگر اول سورۂ نساء تا و لیکم رقیبا کو ایک قطعہ حلوا پر نصف شب کو شب جمعہ سی ایسی جگہ لکھکر کہ کوئی نہ دیکھے کھالیگا پھر بی بی سے جماع کریگا تو تین بار کے اندر باذن خدا وہ حاملہ ہو جائیگی یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالا کثیرا ونساء واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا

برای حفظ و فصاحت طفل

آب صاف پران آیات کو پڑھکر اسمیں کھانا پکاکر اطفال و تلامذہ کو کھلائے تین دن تک ایساہی کرے حفظ و فصاحت عجیب ملاحظہ کریگا الٓر از اول سورۂ ابراھیم تا الحکیم

برائے قہر اعدا

ایک پارۂ کفن لیکر اور اوسمیں کچھ خاک مقابر ڈالکر اول یہ آیت او کصیب من السماء فیہ ظلمات ورعد و برق یجعلون اصابعھم فی اذانھم من الصواعق حذر الموت ط واللہ محیط بالکافرین لکھی بعد نام دشمن کا لکھی اور اوسکو نیچے ڈبرۂ آہنگر یا کمدہ گاذر کے رکھدی معمول لہ کا سر پھٹ جائیگا اور اسکو کچھہ نہ سوجھیگا فلیتق اللہ فاعلہ اسی طرح اگر ایک لوح آہن پر یہ آیت اور نام معمول لہ اور اسکی ماں کا لکھکر نیچے آگ کے رکھکر جسکے ہلاک کرنیکا ارادہ ہی اسکو یکایکی تو وہ مرض لا یطاق میں گرفتار ہو جائیگا واذ قال موسی لقومہ یا قوم انکم ظلمتم انفسکم باتخاذکم العجل فتوبوا الی بارئکم فاقتلوا انفسکم ذلکم خیر لکم عند بارئکم فتاب علیکم انہ ھو التواب الرحیم اسی طرح جسکا ہلاک کرنا منظور ہی اوسکی تصویر بنائے مگر غیر کامل اور اس تصویر کے سینے پر یہ آیت لکھی واتل علیھم نبأ ابنی آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احدھما ولم یتقبل من الآخر قال لاقتلنک قال انما یتقبل اللہ من المتقین اور پشت پر نام اس شخص کا لکھی اور ہاتھ میں ایک خنجر لیکر اسکی نام کی جگہ پر مارا اور کہی فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب اور اس عمل کو روز سہ شنبہ آخر ماہ میں کرے اور کہے یا ملائکۃ اللہ تعالی لیفعل کذا بفلان یہ ضرب اس کے بدن پر جا لگیگی اور وہ ہلاک ہو جائیگا شرح کتنے ہیں فلیتق اللہ فاعل ذلک کلہ

برای بطلان ظلم ظالم

ایک پرچۂ کاغذ پر اس آیت کو لکھا اپنے پاس رکھے اور ظالم یا جابر پر داخل ہوا اور مکرر

اوسکو بڑی ہی انشاء اللہ ظلم ظالم باطل ہوجائیگا ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان اللہ نعما یعظکم بہ ان اللہ کان سمیعا بصیرا۔ اسی طرح اگر اس آیت کو زعفران و گلاب سی لکھکر اور آب باران سی محو کرکے حاکم کو پلاوے تو کوئی سا حاکم بھی کیوں نہ ہو جھڑک دیا جائیگا تو وہ حکم انصاف سی کریگا اور حق بات کہیگا۔

براے ہلاک ظلمہ

سنیچر کے دن آخر ماہ مین اس آیت کو لکھکر ایک شیشی مین رکھی اور اسپر درخت کی پتوں کا عصارہ ڈالکر گھر میں معمول لہ کی دفن کردی عنقریب وہ ماخوذ ہوکر ذکر اسکا خامد اور ایام اسکی منقضی ہوجائینگے الم ترکیف فعل ربک یعاد الی قولہ بالمرصاد و قولہ فیومئذ لا یعذب عذابہ احد ولا یوثق وثاقہ احد

برای بطلان بیع و شرا

اگر اس آیت کو ایک صحیفہ میں لکھکر کسی دکان میں ڈالدیا جائیگا تو بیع و شرا اسکی باطل ہوکر اللہ کی قدرت سی حال اسکا ناقص ہوجائیگا ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون الا یظن اولئک انھم مبعوثون لیوم عظیم یوم یقوم الناس لرب العالمین۔ اسی طرح والعصر تا آخر سورہ ایک صحیفہ رصاص سیاہ پر ساعت زحل میں دن شنبے کے لکھکر موضع مراد میں ڈالدینے سے تعطیل بیع و شرا ہو جاتی ہے۔

براے رجم خانہ

الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل وارسل علیھم طیرا ابابیل ترمیھم بحجارۃ من سجیل فجعلھم کعصف ماکول۔ ایک شقفہ قدیمہ میں لکھکر کسی گھر وغیرہ میں دفن کردینے سے اس جگہ پر پتھر آنے لگتی ہیں جبتک کہ وہ شقفہ اس جگہ میں باقی رہتا ہی ف اسکی بعد شرحجی نے چند فوائد ۸۳ سی لیکر تا آخر یکصد فائدہ بیان میں اسماء حسنی اور انکی تاثیرات کی

بطریق تکسیر واوفاق لکھی ہیں پھر کچھہ منافع سور قرآن کریم کے اور کچھہ منافع حروف مقطعۂ قرآن
عظیم کے بیان کیے ہیں یہ منافع غالبا اوسی جنس کی ہیں جو حاجات اس رسالہ میں لکھی گئی ہیں
اسلیے تلخیص انکی اس جگہ مکرر اور غیر ضروری سمجھی گئی اگر کوئی شخص پرہیزگار اسی قدر اعمال و
عزائم پر بعد حصول اجازت بصدق نیت وصلاح طویت عامل وقانع ہو تو بھی غنیمت ہے اور یہ
مقدار واسطے صلاح ظاہر و باطن وحفظ صورت ومعنی کے کافی ووافی شافی صافی ہو سکتا ہے
مجھکو اجازت ان عزائم ومعمولات کی بالخصوص اجازت مثل قول جمیل کی نہیں ہے لیکن اجمالاً
تالیف شرحی کی اجازت ہے ایک بڑا عائق عدم ظہور اثر میں یہ ہوتا ہے کہ عازم مطابق شرط عزیمت
کے نہیں ہوتا دوسرے معمول لہ کا عقیدہ کامل پایا نہیں جاتا اثر تو اوس وقت ظاہر ہوتا ہے
کہ دونوں مسلمان حسن العقیدہ قوی الایمان ہوں اور عامل صاحب اخلاص وتقوی ہو
ایک بزرگ نے ایک آسیب زدہ پر ایک آیت قرآن پاک پڑھکر پھونک دی تھی فی الفور آسیب
دور ہو گیا بعد چندروز کے پھر ایک شخص کو آسیب ہوا عامل مذکور وفات کر چکے تھے ایک مرد نے
وہ آیت انکی زبان سے سنکر یاد کرلی تھی جاکر اس شخص پر دم کی کچھ فائدہ نہوا جب بار بار اسکو
پڑھا تو جنی مسلط نے کہا تو جا کچھ نہ ہوگا اسنے کہا آخر یہ آیت تو وہی ہے کہا ہاں الآیۃ الآیۃ ولکن الرجل
غیر الرجل بلکہ طہارت وتفاوت کا یہانتک اثر ہوتا ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے وقت میں جب
کسی شخص پر مرد ہوتا یا عورت کوئی جن یا شیطان آتا اور لوگ انکو لیجاتے تو یہ فقط اسقدر جاکر
یہ بات کہدیتے کہ تو اسکو چھوڑ کر چلا جا ورنہ تجہپر حکم شرع جاری کیا جائیگا وہ اسی دم بھاگ جاتا
پھر یہ نوبت پہونچی کہ جس آسیب زدہ کے سامنے انکا نام لیا جاتا وہ فی الفور افاقہ میں آجاتا اور
اوسکا جن وشیطان چل دیتا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ اس رسالہ کے ساری اعمال وعزائم
ماخوذ کتاب وسنت صحیحہ سے ہیں اور اکثر مجرب ہیں لیکن اگر کسی شخص پر اثر انکا ظاہر نہو تو یہ قصور

عازم باسمول لہ لکھا ہے نہ ان آیات واذکار کا اور سکو چاہیے کہ وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے
اس لیے کہ اس کلام پاک نے محل قابل نہ پایا موضع صالح ہاتھ اس کے نہ آیا حدیث میں
اسی جگہ سے فرمایا ہے رب تال للقرآن والقرآن یلعنہ عیاذاً باللہ

باب پنجم بیان میں اعمال قول جمیل وغیرہ کے

فصل ہشتم کتاب مذکور کی بیان میں بعض فوائد والد ماجد مؤلف کے ہے یعنی حضرت شاہ
ولی اللہ محدث دہلوی کے خاندانی اعمال مجربہ کا اسمیں ذکر ہے

برای غنای قلبی وقالبی

ہر دن یا مغنے گیارہ سو بار اور سورۂ مزمل چالیس بار پڑھے اگر نہ ہوسکے تو گیارہ بار یہ دونوں عمل
واسطے غنای دلی اور ظاہری کی مجرب ہیں انتہی اور بعض مشائخ سے پڑھنا سورۂ مزمل کا اکتالیس بار
بھی آیا ہے۔ شاہ فخر الدین سے منقول ہے کہ بعد سنت فجر کے ایک بار اور بعد ہر نماز پنجگانہ کی دو دو
بار پڑھے اس حساب سے رات دن میں گیارہ بار ہو جائیگی مولوی قطب الدین دہلوی مرحوم کہتے ہیں
وقد جربتُ ھذا العمل فوجدتہ کذلک

برای درد دندان و درد سر و ریاح

ایک تختہ یا پٹرا پاک لی اور اوسپر پاک ریت بچھائے اور ایک کیل سی اوسپر ابجد ہوز حطی لکھی
اور کیل کو الف پر نہ ورسی دابے اور سورۂ فاتحہ ایک بار پڑھے اور دردمند اپنی انگلی کو درد
کی جگہ پر زور سے رکھے رہے پھر اس سی پوچھے کہ تجھکو آرام ہوا اگر درد جاتا رہا بہتر ورنہ کیل کو
دوسرے حرف بے کی طرف نقل کری اور دو بار سورۂ فاتحہ پڑھے اور پہلی بار کی طرح پوچھے کہ
درد گیا اگر گیا تو بہتر ورنہ کیل کو جیم کی طرف نقل کری اور تین بار الحمد پڑھے اسی طرح ہر حرف پر
کیل سی دابتا جای اور سورۂ فاتحہ کو ہر بار بڑھاتا جای تو آخر حرف تک نہ پہونچیگا کہ شفا ہو جائیگی

انشاء اللہ تعالی انتہی میں کہتا ہون اس عمل کو شیخ احمد دیربی شافعیؒ نے کتاب فتح الملک المجید المولف لنفع العبید مین بھی ذکر کیا ہی لکن حروف ابجد ہوز حطی کو مقطع لکھنا بتایا ہی یعنی ابجد والزہیر کہا ہی ان من قرأها علی الضرس لوجع بری من ساعته وما تبلغ الاخرها الا وقد شفی باذن اللہ لکن مع حسن الظن من الوجیع والمعزم انتہی اور شرجیؒ نے بھی اسکو ذکر کیا ہی اور مجرب کہا ہے مینے اسکو درد سر پر امتحان کیا فی الفور نفع ہوا وللہ الحمد

برای رفع حاجت و رد غائب وشفاے مریض

جب کوئی حاجت پیش آئے یا کوئی شخص غائب ہوا اور اسکا سالم غانم پھیر آنا چاہی یا شفاء بیمار چاہے تو سورہ فاتحہ اکتالیس بار درمیان سنت و فرض فجر کے پڑہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا ہے کہ فاتحہ چالیس بار پانی کے پیالے پر پڑہکر تپ والے کی منہہ پر چھینٹا مارنے سے صحت ہو جاتی ہے اسکو شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے

برای گزیدن سگ دیوانہ

جسکو باولا کتا کاٹے اور اسکی دیوانہ ہو جانے کا ڈر ہو تو اس آیت کو روٹی کی چالیس ٹکڑون پر لکھی انہم یکیدون کیدا واکید کیدا فمہل الکافرین امہلہم رویدا اور اس سگ گزیدہ کو دی کہ ہر دن ایک ٹکڑا کھایا کری مولانا اسحٰق نی کہا ہی کہ ایک ٹکڑا بانات کا گڑ مین لپیٹ کر کھالی اثر زہر سگ کا جاتا رہیگا ان شاء اللہ تعالے

برای دفع فاقہ

ہر رات سورہ واقعہ ایک بار پڑہ لیا کری یہ عمل موافق حدیث کی ہے اور اس رسالے میں گذر چکا ہے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے شرح حزب البحر میں یہ بھی لکھا ہی کہ جو کوئی ہر دن لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑہیگا اسکو فاقہ نہ پہنچیگا۔

برای مسان

جس لڑکے کو یہ بیماری ہو او سپر فاتحہ اکتالیس بار بوصل سیم بسملہ ساتھ الحمد کے چالیس روز تک دم کرے اگر نہ ہو سکے تو تین بار کا پڑھنا بھی کفایت کرتا ہے اسکو مولوی قطب الدین مرحوم نے ذکر کیا ہے

برای بیدار شدن از شب

سوتے وقت آخر سورہ کہف کو اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سے تا آخر سورہ پڑھکر اللہ سے دعا کرے کہ فلاں وقت اسکو جگا دے تو اس وقت پر جاگ اٹھیگا یہ عمل موافق حدیث کے ہے جسکو دارمی نے روایت کیا ہے

برای حفظ اطفال

اس عوذہ کو لکھکر بچے کے گلے میں باندھ دے اللہ اوسکو محفوظ رکھیگا بسم اللہ الرحمن الرحیم اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّعَیْنٍ لَّامَّۃٍ تحصنت بحصن الف الف لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ انتہی حدیث میں آیا ہے کہ حضرت واسطے حسنین کے یہی عوذہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہاری باپ ابراہیم واسطے اسمٰعیل و اسحٰق کی یہی تعویذ کرتے تھے رواہ مسلم مولانا عبد العزیز و محمد اسحاق کا معمول فقط اسی دعا کا لکھنا تھا انتہی لیکن ظاہر حدیث یہ ہی کہ حضرت اعیذکما بکلمات اللہ الخ کہکر دم کرتے تھے بعد ثبوت اصل کے لکھنے اور باندھ دینے میں کچھ حرج نہیں ہے واللہ اعلم

برای امان از ہر آفت

اس دعا کو صبح و شام پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ

من شر نفسی ومن شر کل دابۃ انت اخذ بناصیتہا ان ربی علی صراط مستقیم وانت علی کل شئ حفیظ ان ولیی اللہ الذی نزل الکتاب وھو یتولی الصالحین فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم انتہی اس دعا کی الفاظ سنن ماثورہ صحیحہ سی ماخوذ ہین اور ہر ایک کی لیے انہین سی علیحدہ فضیلت آئی ہے

براے حفظ چیچک

جب چیچک کی بیماری ظاہر ہو نیلا تاگا لے اوسپر سورۂ رحمن پڑہے اور جتنی بار فبای الاء ربکما تکذبان پر پہونچے ایک گرہ لگائے اور اسپر پہونکی پہر اس تاگے کو لڑکے کے گلے مین باندہ دے اللہ اسکو اس بیماری سی بچالیگا

برای حاجت روائی

جب کوئی حاجت پیش آئے تو یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع بارہ سو بار بارہ دن تک پڑہی اللہ اوس حاجت کو پورا کریگا۔ شاہ ولی اللہ صاحبؒ فرماتے ہین وھذہ عزائم اجازنی سیدی الوالد بما فی جملۃ ما اجازنی انتہی۔ اسی طرح کی اجازت مجھکو بھی ان عزائم کی ہمراہ اجازات دیگر مولوی یعقوب مہاجر مکی رحمہ سے حاصل ہے وللہ الحمد

برای حاجات مشکلہ

چار رکعت نماز نفل پڑہے پہلی رکعت مین سورۂ فاتحہ کے بعد لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین سو بار پڑہی اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کی رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین سو بار پڑہے تیسری رکعت مین بعد فاتحہ کے افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد سو بار پڑہی چوتھی رکعت مین بعد فاتحہ کے حسبنا اللہ ونعم الوکیل سو بار پڑہی پہر سلام پہیر کر سو بار رب انی مغلوب فانتصر

کہی مولانا نے کہا کہ امام جعفر صادق نے فرمایا ہی کہ یہ چاروں آیتیں اسم اعظم ہیں جنکی وسیلے سے جو مانگے پائے اور جو دعا کرے قبول ہو اور مجھکو اس شخص سے تعجب آتا ہی کہ انکی ذریعے سے مانگے اور نہ ملے

برائے آسیب زدہ

جسکو شیطان خبطی کردے یعنی اسپر آسیب کا خلل ہو تو اسکے بائیں کان میں یہ آیت سات بار پڑھے ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب

ایضاً

اسکی کان میں سات بار اذان کہی اور سورۂ فاتحہ و معوذتین و آیۃ الکرسی اور سورۂ والسماء والطارق اور سورۂ حشر کے آیات هو الله الذی لا اله الا هو عالم الغیب والشهادة هو الرحمن الرحیم هو الله الذی لا اله الا هو الملک القدوس السلام المؤمن المهیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان الله عما یشرکون ۝ هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنی یسبح له ما فی السموات والارض وهو العزیز الحکیم اور ساری سورۂ والصافات پڑھے آسیب جل جائیگا

ایضاً

اسکی کان میں سورۂ مومنین کی یہ آیتیں پڑھے افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون فتعالی الله الملک الحق لا اله الا هو رب العرش الکریم ومن یدع مع الله الها آخر لا برهان له به فانما حسابه عند ربه انه لا یفلح الکافرون وقل رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین ۝

ایضاً

پانی پر سورۂ فاتحہ و آیۃ الکرسی اور پانچ آیتیں اول سورۂ جن کی پڑھے اور اوس پانی کا چھینٹا اسکے موہنہ پر مارے کہ ہوش میں آجائیگا اور جب کسی مکان میں جن معلوم ہو تو اسی پانی سے اس مکان کے اطراف میں چھینٹے مارے تو پھر وہاں نہ آئیگا

برای دفع جن از خانہ وسنگ باری

اگر شیطان کسی گھر سے قریب ہو اور پتھر پھینکے تو یہ آیت چار لوہے کی کیلوں پر پڑھی
انہم یکیدون کیدا واکید کیدا فمہل الکافرین امہلہم رویدا ہر کیل پر پچیس پچیس بار
پھر انکو گھر کے چاروں کونوں میں گاڑدی یا اسماء اصحاب کہف گھر کی دیواروں میں
لکھدے انتہی۔ لکن اسمیں کلام ہے جو اوپر گذر چکا

برائے عقیمہ

بانج عورت کے لیے ہرن کی جھلی پر زعفران وگلاب سے یہ آیت لکھی ولو ان قرانا
سیرت بہ الجبال او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی بل للہ الامر جمیعا پھر اسکو اسکی
گردن میں باندھے اور یہ بھی عمل ہی کہ چالیس لونگوں پر سات سات بار اس آیت کو پڑھے
او کظلمات فی بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضہا فوق
بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراہا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فمالہ من نور اور ایک
لونگ کو ہر دن کھائے اور حیض کے غسل سی شروع کری اور ان دنوں میں اسکا شوہر
اس سے ہم بستر ہوتا رہے مولانا نے فرمایا ایک شرط اس لونگ کی یہ بھی ہی کہ لونگ رات کو
کھائے اور اس پر پانی نہ پیے

برائے اسقاط جنین

جو عورت بچہ اسقاط کر دیتی ہو تو ایک تاگا کسم کا رنگا ہوا اسکے قد کی برابر لے اور اسپر
نو گرہیں لگائے اور ہر گرہ پر یہ آیت پڑھے واصبر وما صبرک الا باللہ ولا تحزن علیہم
ولا تک فی ضیق مما یمکرون ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون اور قل یا
ایہا الکافرون پڑھے اور پھونکے

برائے دردزہ

جس عورت کو دردزہ ہوا سکے لیے ایک پرچہ کاغذ پر یہ آیت لکھی والقت ما فیہا وتخلت واذنت لربہا وحقت اہیا اشراہیا اور اس پرچہ کو پاک کپڑے میں لپیٹے اور اُس عورت کی بائیں ران میں باندہے تو وہ جلد جنے گی

برائے فرزند نرینہ

جو عورت سوا لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو حمل پر تین مہینے گذرنے سے پہلے ہرن کی جھلی پر زعفران وگلاب سے اس آیت کو لکھے اللہ یعلم ما تحمل کل انثی وما تغیض الارحام وما تزداد وکل شئی عندہ بمقدار عالم الغیب والشہادۃ الکبیر المتعال پھر اس آیت کو لکھے یا زکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحیی لم نجعل لہ من قبل سمیا پھر یہ لکھے بحق مریم وعیسی ابن مریم وصالحہا طویل العمر بحق محمد والہ پھر وہ تعویذ حاملہ باندھ لے یہ توسل بانبیاء کیفیت کذائی کچھ مخالف شرع شریف نہیں ہے

برائے زنے کہ فرزندش نہ زید

شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم فرماتے ہیں مجھکو خبر دی اس شخص نے جسپر مجھکو اعتماد ہے کہ جس عورت کا لڑکا زندہ نہ رہتا ہو تو اجوائن وکالی مرچ لی اور ان دونوں چیز پر دوشنبہ کے دن دوپہر کو چالیس بار سورۂ والشمس پڑھے ہر بار درود پڑھکر شروع کری اور اسی پر ختم کرے اسکو ہر روز عورت کھایا کری حمل کی دن سی لڑکے کے دودھ چھوڑانے تک

ایضاً برائے فرزند نرینہ

یہ بھی اس شخص معتمد نے مجھکو خبر دی کہ جو عورت سوائے لڑکی کے لڑکا نہ جنتی ہو تو اسکی پیٹ پر گول لکیر کھینچے انگلی کے پھیرنے کے ساتھ ستر بار یا تین کے انشاء اللہ تعالی لڑکا پیدا ہوگا

برای زن ساحرہ یعنی ڈائن

جس عورت کو نظر لگانے والی عورت کی نظر لگے ایک گول لکیر چھری سے کھینچے آیۃ الکرسی اور ان آیات کو پڑھے وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا ویحق اللہ الحق بکلماتہ ولوکرہ المجرمون ویرید اللہ ان یحق الحق بکلماتہ ویقطع دابر الکافرین لیحق الحق ویبطل الباطل ولوکرہ المجرمون ویمحو اللہ الباطل ویحق الحق بکلماتہ انہ علیم بذات الصدور پھر کہو اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر کل شیطان وھامۃ وعین لامۃ یا حفیظ یا رقیب یا وکیل فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم پھر چھری کو کنڈل کے اندر گاڑ دی اور کہی رکزۃ فی قلب العائنۃ پھر اس کو ڈھک دے رکابی کے نیچے یا طباق کے نیچے۔

ایضاً برای چشم زخم

جو نظر والی یا جادوگر کو کہے اے فلاں اور اسکا نام لیکر پکارے نظر لگانے وقت یا اس وقت جب خود اسکا ذکر کرے تو اسکا اثر باطل ہو جائیگا میں کہتا ہوں اسکو شرجی نے بھی ذکر کیا ہے چنانچہ گذر چکا

ایضاً برائے چشم زخم

جب نظر لگانا اور نظر کا لگانے والا ثابت ہو جای تو اسکے مونہہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں پانوں اور اسکی شرمگاہ کے غسل کو ایک برتن میں لیکر اس پانی کو معیون پر چھڑکی تو اسی دم اچھا ہو جائیگا اسکو بھی شرجی نے ذکر کیا ہے اور اوپر گذر چکا اسکو امام مالک نے موطا میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح کے مانند روایت کیا ہے مولانا فرماتے ہیں صحیح مسلم میں مدفعا آیا ہے کہ نظر کا لگنا ٹھیک ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوتی تو نظر غالب ہوتی اور جب کوئی تم میں سے دُھلائے تو دھو دو کہ شاید تمہاری ہی نظر لگی ہو اسکا بُرا ماننا عبث ہے ف عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا کہا اسکی ٹھوڑی ہیں

کالا ٹیکا لگادو کہ اسکو نظر نہ لگے مولوی خرم علی صاحب مرحوم نے کہا ہی کہ یہ جو لڑکے کو
کالا ٹیکا لگا دیتی ہیں معلوم ہوا کہ بے اصل بات نہیں ہے واللہ اعلم انتہی میں کہتا ہوں لگانا
سیاہ ٹیکے کا لڑکوں کو اثر مذکور سے ترمذی میں ثابت ہے مولوی صاحب مرحوم کو میں نے بھی
دیکھا تھا میرے والد مرحوم کے معاصر و محب تھے بڑے موحد فقیہ متقی تھے انکی بہت کتابیں
ہیں نصیحۃ المسلمین ترجمہ قول جمیل ترجمہ سر الشہادتین ترجمہ مشارق ترجمہ در مختار رسالہ
جہادیہ وغیرہ غفر اللہ لنا ولہم

ایضاً برائے چشم زخم

یہ وہی عمل تاگا ناپ کر دعا پڑھنے کا ہے جو شرعی سے نقل ہو چکا ہی فقط اتنا تفاوت ہے
کہ اسمیں یہ الفاظ ہیں بحق اشراھیا براھیا ادونیا اصبات اِل شدای اور وہاں یوں ہے
ادونیای اصباؤت اَل شِدَّای اور بجای لفظ انتہت وہاں اشمت ہے اور النجا النجا والوحا
والوحا زیادہ ہے باقی عبارت برابر ہے میرے عمل میں بھی الفاظ قول جمیل ہیں کیفیت اسکی
یہ ہے کہ ایک تاگا یا کلتین ہاتھ ناپ لی اور اسکی بابت کہی جو نظر زدہ کو رکہتا ہی پہر یہ عزیمت پڑھے
جسپر نظر لگی ہے پہر اس تاگے کو دوسری بار ناپے اگر تین ہاتھ سے بڑھ جای یا کم ہو جائے تو
معلوم کرلے کہ اسکو نظر لگی ہے پہر اس عمل کو تین بار کر پڑھے اثر نظر بد کا دور ہو جائیگا
طریقہ عزیمت کا یہ ہے کہ بسم اللہ ولا قوۃ الا باللہ تین بار کہی پہر سورۂ فاتحہ تین بار پڑھے پہر کہی
عزمتُ علیکَ ایتہا العینُ التی فی فلان بن فلانۃِ او فلانۃ بنت فلانۃ بعز عز اللہ و بنور
عظمۃِ وجہ اللہ بما جری بہ القلمُ من عندِ اللہِ الی خیرِ خلقِ اللہِ محمدِ بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہٖ وسلم عزمتُ علیکَ ایتہا العینُ التی فی فلانِ بن فلانۃِ بحق اشراھیا براھیا ادونیا اصباؤت
اِل شدای عزمتُ علیکَ ایتہا العینُ التی فی فلانِ بن فلانۃِ بحق شہمت بہت انہتت یا

قطاع الحجاب الذی لا تقوی علیه ارض ولا سماء اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانة
کما اخرج یوسف من الضیق وجعل لموسی فی البحر طریق والا فانت بریئة من الله تعالی
والله تعالی ابریء منک اخرجی یا نفس السوء من فلان بن فلانة بالف الف قل هو الله
احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد اخرجی یا نفس السوء بالف الف
لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمومنین
لو انزلنا هذا القرآن علی جبل لرایته خاشعا متصدعا من خشیة الله فالله خیر حافظا و
هو ارحم الراحمین حسبنا الله ونعم الوکیل ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم وصلی الله
علی سیدنا محمد واله واصحابه وسلم اور بجای فلاں بن فلاں کے نام اسکا اور اوسکی ماں کا لی

برای مسحور و مریض مایوس العلاج

جسپر جادو کا اثر ہو یا جس بیمار کی بیماری نے اطبا کو عاجز کر دیا ہو اوسکے لیے چینی کی سفید
برتن میں یہ اسم لکھے یا حی حین لا حی فی دیمومة ملکه وبقائه یا حی پہر اوسکو پانی سے دہوکر
چالیس دن پیے میںنے حضرت والد کو دیکہا کہ وہ اس اسم پر سورہ فاتحہ بہی زیادہ کرتے تہے

برای گم شده

جسکی کوئی چیز کہو جاے وہ ایک سو انیس بار للہ الکم ویش یلخیظ کہے پہر یہ آیت پڑہے
یا بنی انها ان تک مثقال حبة من خردل فتکن فی صخرة او فی السموات او فی الارض یات بها الله
اسکو بہی ایک سو انیس بار پڑہے انشاء الله اوس گم شدہ چیز کو اوسکے پاس پہیر لائیگا تفسیر
فتح العزیز میں لکہا ہی واز خواص مجربہ این سورہ آنست کہ برای گم شدہ ہفت بار این سورہ را
خواندہ گرد اگرد سر خود انگشت شہادت بگرداند و بعد از تمام ہفت بار اصبحت فی امان الله وامسیت
فی جوار الله امسیت فی امان الله اصبحت فی جوار الله خواندہ وسکت نمایند آن گم شدہ یافتہ شود والله اعلم

برای شناختن دزد

چور کے پہچاننے کے لیے دو شخص آمنے سامنے بیٹھیں اور بدھنی کو اپنی درمیان میں تھام اور اسکو ٹکلے کی دونوں انگلیوں سے اٹھائے رہیں اور جسپر چوری کی تہمت ہو اسکا نام بدھنی میں لکھیں اور سورہ یس کو مکرمبین تک پڑہی سو اگر وہی شخص چور ہوگا تو بدھنی گھوم جائیگی پھر اگر نہ گھومے تو اسکا نام مٹا کر دوسری شخص کا نام لکھی اور مبین تک پڑہی اسطرح ہر شخص متہم کا نام لکھتا جائے یہانتک کہ گھومے شاہ صاحب فرماتی ہیں جو شخص یہ عمل یا ایسا اور کوئی عمل کرکے چور پر مطلع ہو تو اسپر واجب ہی کہ اسکی چرانے پر یقین نہ کری اور اسکو بدنام نہ کری بلکہ قرائن کی پیروی کرے کہ یہ عمل بھی اتباع قرائن کا ایک طریقہ ہی اللہ تعالی نے سورہ بنی اسرائیل میں فرمایا ہے وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا ۝

برائے بردۂ گریختہ

اگر غلام بھاگ گیا ہو تو ایک کاغذ میں لکھکر اور اسکو کسی چیز میں لپیٹ کر اندہیری کوٹھری میں دو پتھروں کے بیچ میں رکھدی یعنی سورۂ فاتحہ و آیۃ الکرسی پھر اللّٰھم انی اسالك بان لك السموات والارض ومن فیھن ماجعل اللّٰھم السماء والارض وما فیھما علی عبدك فلان بن فلانۃ اضیق من خلقہ حتی یرجع الی مولاہ برحمتك یا ارحم الراحمین پھر یہ آیت لکھی او کظلمات فی بحر لجی یغشاہ موج من فوقہ موج من فوقہ سحاب ظلمات بعضھا فوق بعض اذا اخرج یدہ لم یکد یراھا ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور ومن ورائھم برزخ الی یوم یبعثون وضرب لنا مثلا ونسی خلقہ واللہ من ورائھم محیط بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ پھر یہ ربنا پڑہے اللّٰھم انی اسالك بحرمۃ الآیات ان تصلی علی نبیك سیدنا محمد

وآلہ وصحبہ وسلم ان ترد العبد الی مولاہ برحمتک یا ارحم الراحمین مولانا اسحاق داسطی گم شدہ
چیز کے یا کسی کی لڑکی وغیرہ گم ہوگئی ہو یہ درود شریف لکھدیتے تھے کہ کسی اونچی جگہ پر مثل درخت
یا کھونٹی کے لٹکا دیجاوے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد وبارک وسلم الف الف مرۃ والف الف مرۃ انتھی

برای برآمد کار

سورۂ فاتحہ کے میم کو الحمد للہ کے لام سے ملا کر یک شنبہ کے دن سے فجر کی سنت و فرض کے
درمیان میں شروع کرے ستر بار اور دوسرے دن اسی وقت ساٹھ بار اور تیسرے دن پچاس
بار اسی طرح ہر روز دس دس بار کم کرتا جائے یہانتک کہ ہفتے کے دن دس بار پڑہے انتہی میں کہتا
ہوں کتب مشائخ میں میم بسم اللہ کو لام الحمد سے ملا کر اعمال میں پڑہنا مذکور ہے شیخ محی الدین ابن
عربی صاحب فتوحات مکیہ نے اس بارے میں ایک حدیث اپنی سند متصل سے تا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تا رب العالمین مسلسل بحلف نقل کی ہے اوس حدیث کا اتا پتا کسی کتاب
معتبر حدیث میں نہیں ملا۔ لکن یہ طریقہ مجرب علماء عاملین ہے واللہ اعلم

دیگر طریق استخارہ

جب یہ چاہے کہ خواب میں وہ حال دیکھے جسمیں اسکی نکاسی ہو اوس تنگی سے جسمیں وہ مبتلا ہے
تو وضو کرکے پاک کپڑے پہنکر رو بقبلہ ہوکر داہنی کروٹ پر لیٹے اور سورۂ والشمس کو سات بار
اور سورۂ واللیل کو سات بار اور قل ہو اللہ کو سات بار پڑہے اور دوسری روایت میں قل ہو اللہ
کے عوض سورۂ والتین کا سات بار پڑہنا آیا ہے پہر یوں کہے اللھم ارنی فی منامی کذا وکذا
واجعل لی من امری فرجا ومخرجا وارنی فی منامی ما استدل بہ علی اجابۃ دعوتی تو اگر
اسی رات وہ چیز خواب میں دیکھے جو چاہتا ہے تو بہتر ہوا۔ نہیں تو اسی طرح دوسری رات کرے
پہر تیسری رات اسی طرح سات رات تک انشاء اللہ تعالی ساتوین تک آگے نہ بڑہیگا کہ حال کہل جائیگا

ہماری صحبت والوں نے تجربہ کیا ہے انتہی میں کہتا ہوں یہ طریق استخارے کا تجربہ شائع ہے
اور جو طریق اسکا حدیث صحیح میں آیا ہے وہ اس رسالے میں مذکور ہو چکا وہ بنسبت اس طریق
کے سہل و آسان ہے حاجتمند کو اختیار ہے کہ وہ بھی کرے اور یہ بھی کرے یہانتک کہ تشفی خاطر حاصل ہو

استخارۂ حرکات وسکنات از کتاب فتوحات

شیخ ولی کامل عبد الوہاب شعرانی رح نے کتاب لطائف المنن والاخلاق فی بیان وجوب التحدث
بنعمۃ اللہ علی الاطلاق میں لکھا ہے کہ ایک انعام اللہ کا مجھپر یہ ہے کہ میں ہر روز اصطلاح قوم پر
استخارہ کیا کرتا ہوں اس قصد سے کہ اللہ تعالی میرے ساری حرکات وسکنات اس دن یا اوس
رات یا اس جمعہ یا اس مہینے یا اس سال کی صالح محمود کرے اسی طریقہ پر شیخ محی الدین ابن عربی
اور شیخ ابو العباس مرسی اور ایک جماعت تھی اور صورت اس استخارے کی جسطرح کہ شیخ محی الدین
ابن عربی نے اپنے وصایا آخر کتاب فتوحات مکیہ میں لکھی ہے یہ ہے کہ جب آفتاب برابر ایک
نیزے کے اونچا ہو یا بعد نماز مغرب کی یا ہر روز جمعہ یا ماہ یا سال کو دو رکعت نماز پڑھے پہلی
رکعت میں فاتحۃ الکتاب اور یہ آیت پڑھے وربك یخلق ما یشاء ویختار ما کان لهم الخیرة
سبحان اللہ وتعالی عما یشرکون اور سورۂ قل یا ایہا الکافرون اور دوسری رکعت میں فاتحہ
اور یہ آیت وَمَا کانَ لِمؤمنٍ ولا مؤمنة اذا قضی اللہ وَرَسوله امرا ان یکون لهم الخیرة من
امرهم ومن یعص اللہ ورسوله فقد ضل ضلالا مبینا اور سورۂ قل ہو اللہ احد پھر جب سلام
پھیرے تو جو دعاء استخارہ آئی ہے وہ مانگے اور جس جگہ بندے کی لیے یہ حکم ہے کہ اپنی حاجت کا
نام لے اوس جگہ یوں کہے اللهم ان کنت تعلم ان جمیع ما اتحرك به واسکن فیه فی حقی وحق اهلی و
ولدی واخوانی وجمیع من شمله اللہ فی ساعتی هذه الی مثلها من الیوم الآخر الی اللیلة الاخری
خیرا لی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری وعاجله وآجله فاقدره لی ویسره لی وان کنت تعلم

ان جمیع ما اتحرک فیہ او اسکن فی حقی وحق غیری من اہلی وولدی وسائر من شاء اللہ من ساعتی ہذہ الی مثلہا من الیوم الاخر او اللیلۃ الاخری شر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری وعاجلہ واٰجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم رضنی بہ انسانی مرتب نے کہاہی کہ جو شخص اس استخارے کو ہر دن یا ہر رات کیا کریگا تو وہ کبھی کوئی حرکت کسی حرکت وسکون میں نہ کریگا یا کوئی اور اسکے حق میں کوئی حرکت کریگا مگر یہ کہ وہ حرکت اسکے لیے خیر ہوگی بلاشک قالوا وقد جربنا ذالک ووجدنا علیہ کل خیر لما فیہ من الادب مع اللہ تعالی والتفویض الیہ پہر جب اس دعاء استخارہ سے فارغ ہو تو اس کام کو جسکے لیے اللہ سے استخارہ کیا ہی بانشراح صدر شروع کرے فعل ہو یا ترک اگر اوس کام میں خیر ہوگی تو ضرور ہے کہ اللہ تعالی اسباب اوس کام کے اس شخص پر آسان وسہل کر دیگا بیشک کہ وہ کام انجام ہو جائیگا اور اوس کام کی عاقبت محمود ہوگی اور اگر اوس کام میں اسپر کوئی شر ہوگا تو ضرور ہے کہ دل اوسکا تنگ ہوگا اور اسباب اس کام کی تحصیل کے اسپر مشکل ومتعذر ہو جائینگے اسوقت یہ جانے کہ اللہ نے اس کام کا نہ کرنا اسکے لیے اختیار کیاہی اب اسکے تعاقب سے دردمند نہو بلکہ اپنے رب کی اسکے ترک کرنے پر حمد کرے کیونکہ اللہ تعالی اپنے بندے کی مصلحتوں کو بندے سے زیادہ تر جانتا ہے فاعمل یا اخی بذلک ولو فی کل اسبوع او شہر او سنۃ او سنتین او اکثر وتقول فی الدعاء اللہم ان کنت تعلم ان جمیع ما اتحرک فیہ او اسکن من یومی ہذا الی مثلہ من الاسبوع الاخر او من الشہر الاخر او من السنۃ الاخری وہکذا واللہ تعالی یتولی ہداک وہو یتولی الصالحین

برائے تپ

جسکو تپ آئی ہو اسکا عمل یہ ہی کہ ایک کاغذ میں یہ دعا لکھے اور اسکی بازو پر باندھ دے جلد اچھا ہو جائیگا اسمیں نام تپ کا ام ملدم آیا ہی یہ دعا ہی ام ملدم اس کتاب میں گذر چکی ہی

اسمین الفاظ قول جمیل و شرح کے یکسان ہیں بلا تفاوت واللہ اعلم

برای خنازیر یعنی گنٹھ مالا

جسکی گردن میں گنٹھ مالا ہو تو کپڑے کے تنسے پر جو مریض کے قد کے برابر ہو اکتالیس گرہ دی اور ہر گرہ پر یہ دعا پھونکی بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بعزۃ اللہ و بقدرۃ اللہ و عظمۃ اللہ و برھان اللہ و سلطان اللہ و کنف اللہ و جوار اللہ و امان اللہ و صنع اللہ و کبریاء اللہ و نظر اللہ و بھاء اللہ و جلال اللہ و کمال اللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ من شر ما اجد

برای سرخ بادہ

جسکے بدن پر سرخ بادہ ہو وہ اس دعا کو سات بار پڑھے اور پڑھنے کی وقت چھری سے اشارہ کرتا جاے وہ دعا یہ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد و علی ال محمد و بارک و سلم بسم اللہ العظیم الحکیم الکریم الرحمن الرحیم رب العرش العظیم بعزۃ اللہ و قدرتہ سلطانہ ایتھا الحمرۃ جاءتک جنود من السماء و قال سلیمان ایتھا الریح اجیبی داعی اللہ و من لم یجب داعی اللہ فما لہ من ملجأ و ما لہ من ظھیر بسم اللہ و بالثناء الطب علی اللہ یکفیک و اللہ یشفیک من کل داء یوذیک و من کل آفۃ تعتریک لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و الہ و اصحابہ اجمعین و سلم تسلیما کثیرا کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین۔

برای ضعف بصر

جسکی آنکھ سے کم سوجھتا ہو وہ بعد ہر نماز کی یہ آیت پڑھا کرے فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید

براے صرع یعنی مرگی

جسکو مرگی آتی ہو وہ ایک تختی تانبے کی لیکر یکشنبہ کی دن پہلی ساعت میں اس تختی کی ایک طرف یہ کھدوائے یا قھار انت الذی لا یطاق انتقامہ یا قھار اور دوسری طرف یہ کھدوائے

یامذل کل جبار عنید بقہر عز یز سلطانہ یامذل انتہی شاہ صاحب نے فرمایا ہی کہ مجکو ان سب اعمال کی اجازت میرے والد مینی شیخ عبد الرحیم نے دی ہی واللہ الموفق والمعین میں کہتا ہوں کہ ان اعمال مین سے اکثر عمل میرے تجربے میں آچکے ہیں سوای چند عمل کی جو تجربہ میں نہیں آئے میرے اعتقاد میں یہ سب اعمال تجربے مین یکسان نافع ہین اب مین بقیہ مشائخ متقدمین کا بعض اعمال متفرقہ جمع کر کے لکھتا ہوں **فائدہ** مرزا مظہر جانجاناں قدس سرہ معاصر مؤلف کتاب قول جمیل تے۔ مولوی نعیم اللہ مرحوم خلیفہ مرزا صاحب نے بعض اعمال انکی کتاب معمولات مظہریہ میں لکہی ہیں انکو اس جگہ نقل کیا جاتا ہی یہ اعمال بہی مجرب اور لائق اعتماد ہیں

طریق ختم خواجگان رضی اللہ عنہم

یہ ختم جس نیت و مقصد سے پڑہا جاتا ہے وہی مقصد حاصل ہوتا ہے طریقہ اسکا یہ ہی کہ پہلی بار ہاتھ اوٹھا کر ایک بار سورہ فاتحہ پڑہے پہر سورہ فاتحہ کو مع بسم اللہ سات بار پڑہی پہر درود سو بار پہر الم نشرح مع بسم اللہ ہفتاد و نہ بار پہر سورہ اخلاص با بسم اللہ ہزار و یک بار پہر سورہ فاتحہ با بسم اللہ سات بار پہر درود سو بار پہر فاتحہ پڑہکر ثواب اس ختم کا ارواح حضرات کو جنکی طرف یہ ختم منسوب ہے پیش کریں ان بزرگونکی تعیین نام میں اختلاف ہی پہر اللہ سے حصول مدعا بوسیلہ ان بزرگون کے چاہے اور جبتک کام نہو مداومت کرے انشاء اللہ ہر مشکل کا آسان کرنیوالا ہی اس ختم کو خواہ ایک شخص تنہا پڑہے یا زیادہ لوگ پڑہیں بطور تقسیم لیکن رعایت عدد وتر کی اولی ہی کیونکہ اللہ وتر ہے وتر کو دوست رکہتا ہی خانقاہ شریف مظہری کا دستور یہ تہا کہ بعد فاتحہ آخر کے دعا آواز بلندی پڑہتے تہی اور کہتے تہے کہ ہنی ثواب ان کلمات کا جو اس حلقہ میں پڑہی گئی ہیں ارواح طیبات حضرات علیہ نقشبندیہ رضی اللہ عنہم کو پیش کیا اور اللہ تعالی سے ہم امداد و اعانت بواسطہ ان حضرات کے چاہتے ہیں۔ مجدد الف ثانی کے ختم میں بہی معمول دعا کا اسی طور پر تہا

مین کہتا ہون کہ شیخ محمد بن علی نے خزینۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ امام جعفر صادق وابو یزید
بسطامی وابو الحسن خرقانی اور جو بعد انکے ہوئے لنسے تا شاہ نقشبند سب کا اس بات
پر اتفاق ہی کہ قضاء حاجات وحصول مرادات ودفع بلاء وقہر اعداء وحساد ورفع درجات
ووصول قربات وظہور تجلیات میں استعمال اس فائدہ جلیلہ واسرار غریبہ کا تریاق مجرب
ہے طریقہ اس ختم کا یہ ہے کہ سو بار استغفار پڑھے اور سات بار فاتحہ اور سو بار درود اور
۹۹ بار الم نشرح اور ہزار اور ایک بار سورۂ اخلاص پھر سات بار فاتحہ پھر وقت تمام ہونے
اس ختم کے سو بار درود پھر حاجت کا سوال کرے اور مقصود کا طالب ہو باذن اللہ وہ حاجت
پوری ہوگی اور چار دن سے زیادہ تجاوز نہ کریگی اور سات دن اسپر مداومت کرے قال وجربنا
کثیر ولکن اوصوالمن وصل الی مرادہ ان لا یفشی سرہ لاحد من السفہاء لئلا یستعملوا فیما
حرم ثم کان ذلک الترتیب عادۃ لھم یداومونھا ویعملون بھا کل یوم مرۃ او مرتین
صباحًا ومساءً او دبر کل المکتوبات الخمس فعادات السادات سادات العادات و
من خالط السادات ینال السیادۃ والسعادۃ وھو اعظم الرکن وافضل الورد المخصوص
فی الطریقۃ النقشبندیۃ بعد اسم الذات ونفی الاثبات کذا ذکرہ ابو احمد - انتہی - محرر سطور
اگرچہ کسی شیخ کا مرید نہیں ہی لکن آباء ومشائخ میرے سب نقشبندیہ گذرے ہیں اگرچہ ان کو
اجازت جملہ سلاسل سلوک کی بہی حاصل تہی اسلیے مینے اس ختم کا اس جگہہ ذکر کرنا مناسب جانا
برکات اس ختم کے لا تقف عند حد ہیں خزینۃ الاسرار مین تفصیل اس اجمال کی لکھی ہی اور
طریقۂ مجددیہ کو بہی بابت اس ترتیب کے ذکر کیا ہی والد مرحوم میرے نقشبندی تہے اور قاضی محمد بن
علی شوکانی رح بہی نقشبندی تہے اور اہل خاندان شاہ ولی اللہ محدث اور مرزا مظہر جان جانان رح
بہی اسی طریقۂ علیہ پر تہے ولللہ الحمد شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے فرمایا ہی کہ در اعمال مشائخ

ختم خواجگان نیز مجرب ست و طریقۂ او معروف و مشہور و ختم یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع
یک ہزار و دو صد بار در اول و آخر درود دہ صد بار نیز خواہ تنہا یا بجماعت نیز مجرب ست انتہی
ایک طریقہ ختم خواجگان کا یہ ہی کہ سوا اور وہ کے ہر چیز کو مع تسمیہ پڑہی فاتحہ سات بار درود
ایک سو بار الم نشرح اور نو ہزار بار اخلاص ایک ہزار ایک بار پہر فاتحہ سات بار درود ایک سو بار
اور کسی قدر شیرینی پر فاتحہ حضرات مشائخ پڑہکر تقسیم کر دے واللہ اعلم

ختم حضرت مجدد شیخ احمد سہرندی رضی اللہ عنہ

یہ ختم واسطی حصول جمیع مقاصد وحل مشکلات کے مجرب ہے پہلے سو بار درود پڑہے پہر
پانسو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ بلا کم و بیش پہر سو بار درود اس ختم کو ہمیشہ پڑہتا رہی یہان تک
کہ مطلب حاصل اور مشکل حل ہو مرزا صاحب قدس سرہ نے قاضی ثناء اللہ مرحوم کو لکہا تہا کہ
ختم خواجگان و ختم مجدد رضی اللہ عنہم ہر دن بعد حلقہ صبح کی لازم کرلو

ختم قادریہ

اسکو مشائخ نے واسطے برآمد امر مہم کے مجرب سمجہا ہی غرہ ماہ مین پنجشنبہ سی شروع کرکے تین دن
تک پڑہی بسم اللہ مع فاتحہ و کلمہ تمجید و درود و سورۂ اخلاص ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار پہر شیرینی
پر فاتحہ پڑہکر اور ثواب اوسکا روح پر فتوح آنحضرتؐ و مشائخ طریقت کو دیکر تقسیم کر دے

دیگر ختم قادریہ

پہلی دو رکعت نماز پڑہی ہر رکعت مین سورۂ اخلاص گیارہ بار پہر بعد سلام کی یہ درود ایک سو گیارہ بار پڑہی
اللہم صل علی محمد معدن الجود والکرم وعلی آل محمد وبارک وسلم پہر شیرینی پر فاتحہ حضرت شیخ جیلی پڑہکر تقسیم کر دے

ختم لایلاف

اسکا یہ نیت دفع شر گیارہ بار یا ایک سو ایک بار پڑہنا اور اول و آخر پانچ بار درود پڑہنا بعد نماز

نجر کے مجرب ہے وللہ الحمد

ختم برائے میت

جسکی پاس ختم قرآن یا تہلیل ہوا سنی کہی کہ دس بار قل ہو اللہ مع بسم اللہ پڑہ پہر دس بار درود پہر دس بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ پہر دس بار اللھم اغفرہ وارحمہ پہر ہاتھا اٹہاکر سورہ فاتحہ پڑہکر آواز بلند سی کہے کہ ثواب ان کلمات طیبات کا جو اس حلقہ میں پڑہے گئی ہیں اور ثواب ختم قرآن و ختم تہلیل کا فلاں کی روح کو پیش کیا لوگ حلقے کے یوں کہیں ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

تعویذ برائے ہر مرض و درد

اس تعویذ کو مریض و درد مند بازو یا گلے میں باندہلی بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامات کلھا من شر ما خلق بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

تعویذ برائے رفع تپ و لرزہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم وارادوا بہ کیدا فجعلناھم الاخسرین ۝ بالحق انزلناہ وبالحق نزل وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۝

انتہی میں اس آیت کو فقط تا اخسرین مع بسم اللہ پیپل کے پتوں پر لکہکر دیتا ہوں باری سی پہلے تین بار تینوں پتے ایک ایک بار کر کے مریض زبان سی چاٹلے اللہ شفا دیتا ہی اسکا تجربہ ہمیشہ صحیح پایا یہ عمل واسطے تپ غب کے نہایت نافع و مجرب ہے وللہ الحمد

برائے سرخ بادہ

اسکا عمل وہی ہے بعینہ جو اوپر گذر چکا

برائے درد چشم

بعد ہر نماز فرض کی آیہ کشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید دس بار پڑھکر ی اسکا ذکر ہی ہو چکا ہے مگر عدد کا فرق ہے

برائے چیچک

اسکا عمل وہی پڑہنا سورہ رحمن کا اور گرہ لگانا تاگے پر نزدیک آیہ فبای آلاء ربکما کی ہے ذکر اسکا ہو چکا اول تو چیچک انشاء اللہ تعالی نکلے ہی گی نہیں اور اگر ظاہر ہوگی تو مضرت نہ کریگی شاہ عبد العزیز دہلوی رح نے تفسیر فتح العزیز مین تحریر فرمایا ہے واز خواص مجربہ این سورہ یعنی سورۂ بقرہ آنست کہ در ہنگام بر آمدن آبلۂ اطفال کہ آنرا چیچک خوانند وقت صبح ناشتا ناشکستہ این سورہ بہ تجوید و ترتیل بحضور طفلی کہ خواہند خوانده دم کنند و طفل ہم ناشتا ناشکستہ باشد بفضل الہی آن طفل را دران سال چیچک نہ برآید واگر برآید سہل و آسان گردد و آسیبی باو نرسد لکن شرط آنست کہ وقت شروع قرادت آن دو نیم پاؤ برنج باشکر و حفرات بقدر حاجت ستی را دران مجلس بخورون دہند و آن ہر دو بحضور قاری و طفل بخورد انتہی - مینی اکثر یہ عمل اطفال خرد سال پر کیا ہمیشہ بحمد و تعالی مجرب پایا

برای شفاء مریض

یہ وہی عمل آیات شفا کا ہے جس کا ذکر ہو چکا

ایضا برائے شفاء مریض

اسم مبارک یا سلام الیک لاکھ پچیس ہزار بار پڑہنا مجرب ہے قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالے نے یہ ختم واسطے مرزا مظہر جان جان قدس سرہ کے پڑہا تہا اللہ تعالی نے شفا بخشی

براے حفظ زراعت

اس دعا کو کاغذ پر لکھکر ایک سفال آب نارسیدہ میں بند کرکے درمیان تختہ اس کشت کی دفن کردی بسم اللہ الرحمن الرحیم یا رزاق العباد یا خلاق الخلائق یا فاطر السموات و یا منبت القمح فی الارض والنبات و یا مجیب الدعوات ادفع عن هذا الزرع شر الھوام والوحوش وشر الفار والخنازیر اما افسدتم وارزقنا رزقا حسنا وصلی اللہ علی خیر خلقه محمد واله واصحابه اجمعین

براے دفع خواب پریشان

اسکو لکھکر گلے میں باندھ لی بسم اللہ الرحمن الرحیم اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشیاطین وما یحضرون وصلی اللہ علی خیر خلقه محمد واله واصحابه اجمعین

براے دفع آماس گلو

دن پیر یا جمعے کے لکھکر گلے مین باندھ لی بسم اللہ الرحمن الرحیم لی اللہ لی اللہ هو بوکع فی اللوح

براے دفع بواسیر

دن پیر یا جمعے کے اسکو لکھکر کمر مین باندھ لے بسم اللہ الرحمن الرحیم یا رحیم کل صریخ و مکروب یا رحیم وصلی اللہ علی خیر خلقه محمد واله واصحابه اجمعین

دعاء یونس علیہ السلام براے حصول ہر مطلب

شاہ اہل اللہ قدس سرہ نے چار باب میں لکھا ہے کہ واسطے حصول مطلب کے خواہ جلالی ہو یا جمالی یہ دعا حکم کبریت احمر مین ہی اور اسکو اسم اعظم شمار کیا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یہ دعا ذوالنون علیہ السلام کی ہی اور ذوالنون نے اسکو شکم ماہی میں پڑھا تھا جو مسلمان اس دعا کو کسی کام کے لیے پڑھتا ہی وہ دعا اسکی قبول ہو جاتی ہی۔ الحق این دعوتیست بغایت مجرب التاثیر وبغایت سریع الاثر ست در ہر باب و در ہر امر کہ خواہد بدین آیہ کریمہ دعا کند و مشائخ

بر سرعت تاثیر و عدم تخلف آن اجماع و اتفاق دارند و طریق آن بانواع متعدد ذکر کرده اند
آسان ترین انواع آنست کہ تا دوازده روز بہ نیت حصول مقصود دوازده ہزار بار بخوانند و اگر
نتوانند یک ہزار و دو صد بار بخوانند اول و آخر چند بار درود لازم گیرد یعنی ایک طریق تو یہ ہے کہ
بارہ دن تک ہر روز ایک ایک ہزار بار پڑہے اگر نہو سکی تو ایک ہی دن بارہ سو بار پڑہے اول و
آخر درود پڑہے دوسرا طریق یہ ہے کہ سوا لاکھ بار پڑہے بہر حال قوت و تاثیر میں اس دعا کی کچھ
شک و شبہہ نہیں ہے کہ کوئی عمل جسکا ثبوت قرآن سے اور حدیث سے اور اقوال مشائخ سے ہو سوا اس
دعا کے نہیں ملتا اسکی شان میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک
ننجی المؤمنین انتہی - جو شخص اس آیت کو ہر دن تین ہزار ایک سو پچیس بار پڑہیگا تو چالیس دن
میں سوا لاکھ بار ہو جائیگا شاہ عبد العزیز رح نے تفسیر سورہ ن میں لکہا ہے کہ پڑہنا اس آیت کا مشائخ
معتبرین سے واسطے دفع ہر غم و اندوہ کے تریاق مجرب ہے اور اسکے دو طریق ہیں ایک تو یہ کہ
سوا لاکھ بار بہیئت اجتماعی ایک مجلس میں پڑہے دوسرے یہ کہ ایک شخص تن تنہا اس آیت کو تین سو
بار بعد نماز عشا کے تاریک مکان میں بیٹھکر ساتھ شرائط طہارت و استقبال قبلہ کے پڑہے اور پیالہ
پانی کا بھر کر رکھ لیوے اور لحظہ بہ لحظہ اس پانی میں ہاتھ اپنا ڈالکر موہنہ اور بدن پر پھیرتا رہے تین روز
یا سات روز یا چالیس روز تک اسی ترتیب سے پڑہے انتہی میں کہتا ہوں حدیث سعد بن ابی
وقاص میں فرمایا ہے دعوۃ ذی النون وھو فی بطن الحوت لا الہ الا انت الخ لم یدع بھا رجل مسلم
فی شئ قط الا استجاب لہ رواہ الترمذی والحاکم ابن السنی کا لفظ یہ ہے انی لاعلم کلمۃ لا یقولھا مکروب
الا فرج عنہ کلمۃ اخی یونس فنادی فی الظلمات ان لا الہ الخ امام احمد و ترمذی و نسائی و حاکم
بیہقی کا لفظ رفعا سعد سے یہ ہے فانہ لن یدعو بھا مسلم فی شئ قط الا استجاب اللہ لہ
خزینۃ الاسرار میں کہا ہے کہ بعض مشائخ نے مجکو خواص آیہ وذا النون اذ ذھب مغاضبا فظن

لن نقدر علیه فنادی فی الظلمات ان لا اله الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین سکھائے ہم
اور کہا من اضطر فی شئ وعجز عن تحصیله او دفعه او عزل عن منصبه وهو یرید ان ینال الخلیفه
هذه الآیة المذکورة تمامها احدی واربعین مرة بلا زیادة ولا نقصان ولا یفصل بکلام
الدنیا فی اثناء القراءة یقرأها بعد صلاة الصبح ویداوم علیها اربعین یوما بلا سکتة من
الایام واذا تم الاربعون یوما فلینتظر الامر کیف یکون هکذا اجازلی وقال وهی من المجربات
وبها الاذن عن الحقیر لمن یطلبها بالخط والقلم فلیداوم علیها باعتقاد تام اور بعض اہل خواص
نے کہا ہے کہ جو شخص اس دعا کو ہمیشہ ہر دن ہزار بار پڑھا کریگا وہ جو مرتبہ مانگیگا پائیگا رزق
کی وسعت ہوگی ہم وغم دور ہوگا کشف صدر فتح باب خیرات ہوکر شر شیاطین وظلم سلاطین سے
محفوظ رہیگا اور محب کے نزدیک محبوب اور دشمن کے نزدیک مہیب اور ہمیشہ مسرور رہے گا و
باللہ التوفیق چار باب مین باب سیوم کو اس ترجمہ سے منعقد کیا ہے۔ در فضائل بعض اعمال کہ ثبوت
آن یقینی ست۔ پہر اسکی ذیل میں فضیلت ایمان ونماز وروزہ وزکوۃ وحج وذکر خدا بہ زبان و
دل مع تزکیۂ ظاہر وباطن وتخلیۂ قلب لکہکر کچھ حال فضیلت تسبیح وتحمید وتہلیل وتکبیر وحوقلہ
کا لکہا ہے پہر ذکر اسمار حسنی کا اجمالا پہر نفع بعض اسمار خاصۂ الٰہی کا واسطے بسط رزق وغنا وغیرہ کے
پہر کیفیت تلاوت قرآن کریم کی بتائی ہے پہر بعض سور کی فضائل لکہی ہیں پہر فضیلت استغفار کی
عموما اور سید الاستغفار کی خصوصا ذکر کی ہے پہر قاعدۂ کلیہ واسطے طاعات وعبادات کی لکہا ہے کتاب
چار باب اپنے باب میں خطیب فی المحراب ہے لائق اسکے ہے کہ اطفال خردسال کو ابتدائے حرف شناسی
زبان فارسی مین پڑہائی جاوے اور منتہی لوگ اوسکو اپنا دستور العمل مقرر کریں وباللہ التوفیق

دعای حزب البحر

یہ دعا طرف شیخ ابو الحسن علی بن عبد اللہ المتوفی ۶۵۶ ہجری کے منسوب ہے یہ دعا اونکو حراب

تین الہام ہوئی تھی اسکا ذکر شعرانی نے منن کبری مین بھی کیا ہی۔ علما و مشائخ طریق کا اسکی
مجرب ہونے پر دفع آفات و قضاء حاجات میں اتفاق ہی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور
قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اسکی شرح لکھی ہی اور فوائد و منافع ذکر کیے ہین ستر فائدے
سے زیادہ اسمیں ثابت ہوے یہ دعا مشتمل ہی اسماء و صفات و افعال الٰہی پر کوئی لفظ اس دعا
کا ایسا نہیں ہے جسمیں کوئی رائحہ استعانت و استمداد بغیر اللہ کا ہو طریق دعوت کا واسطے اس
دعا کے بیان کیا ہے وہ خالی شرائط دشوار سے نہین ہی لکن کلمات طیبات اسکی جنکی بنیاد محض
توحید خالص پر ہی ایسی مبارک الفاظ ہیں کہ اگر کوئی مخلص حاجتمند باوضو ہوکر صدق نیت و حسن
طویت و حضور قلب و طہارت باطن کے ساتھ بے دعوت بھی پڑہیگا تو بھی اثر اسکا ضرور
ظاہر ہوگا یہ دعا مع ملخص شرح ہندوستان میں طبع ہوکر شائع ہو چکی ہی حاجت نقل عبارت و
بسط کلام کی اسپر نہیں یہ دعا جالب ہر نعمت و دافع ہر نقمت ہی جب یہ دعا بالشرائط پڑہی جاتی
ہے تو واسطے ایشانش مہمات و رزق و حب زوجین و زبان بندی اعدا و شفاء مریض و تسخیر سلاطین
و امراء و محافظت کشتی و اداء قرض و سلامتی ایمان و نفقہ غیب حرز سارقان و دفع سموم و اوجاع
و دفع فقر و افلاس و عمارت باغ و خانہ و دفع سحر و ہزیمت اعداء و ہیبت در دل رعایا و خلاص از
فسق و لہو و دفع خطرات و وساوس و اشراف بر خواطر و ازالہ آفت و نصرت بر اعداء و دفع چشم بد و الی
غیر ذلک کے حکم اکسیر اعظم و تریاق مجرب کا رکھتی ہی و باللہ التوفیق۔ معمولات مظہریہ میں کہا ہی کہ مداومت
دعای حزب البحر کہ از برای قاری اہم بجای شمشیر ست و ہم سپر۔ نیز از معمولات خانقاہ شمسیہ است انتہی
فائدہ اس جگہ یہ بات ہر دم لائق یاد رکہنے کے ہی کہ جو دعوات مشائخ و اہل علم سے منقول ہیں اور
انکی فوائد مجربہ نہایت مبالغہ کے ساتھ بیان کیے گئے انہین پر اقتصار کرنا اور قرآن شریف
کی تلاوت اور اسکی آیات سے انتفاع ترک کردینا اور دعوات ماثورہ و صلوات ثابتہ سے قطع نظر کر

ترتیبات مشائخ وصیغہای ساختہ و پرداختہ در و دیر وقائع و معتقد ہو بیٹھنا کوئی عمدہ کام
لائق نفع تام و مدح عام نہیں ہی ابلیس پر تلبیس کا ایک فریب یہ بھی ہی کہ اوسنی اس حیلہ و فن سی
امت اسلام کو اللہ و رسول کے کلام سی روک کر کلام امت پر مشغوف کر دیا اور برکات وحی و نبوت
سے محروم رکھکر ایک جہان کو پیر پرست گور پرست بنا دیا اگر یہ لوگ ہمراہ مداومت تلاوت قرآن
اور مواظبت اذکار و ادعیہ سنت صحیحہ کے گاہ گاہ ان ترتیبات مشائخ کو بھی جنمین کوئی رائحہ شرک جلی
یا خفی کا نہین ہی استعمال مین لاتی تو اس سی بہتر تہا کہ بالکل ترتیبات پر جھک پڑی ہیں اور
کتاب و سنت سی علیحدہ جا گرے ملا علی قاری حنفی نے دیباچہ حزب الاعظم مین اربعین اسمی و دعائے
قدح وغیرہ سی منع کیا ہی اور محمد بن علی افندی نے کتاب خزینۃ الاسرار اسی غرض سی لکھی ہی کہ لوگ توجہ
طرف تلاوت قرآن و اوراد حدیث کی ہوں اور ترتیبات مشائخ مین نہ پھنسین بلکہ ہر مدعای دینی و دنیاوی
اور قضاء حوائج صوری و معنوی کے لیے قرآن و حدیث ہی کا استعمال کرین و باللہ التوفیق۔

ختم صحیح بخاری براے دفع جملہ نوازل

اس کتاب مبارک کا ختم کرنا واسطے شفاء بیمار و حفظ آفات و حوادث زمان کے بطور رقیہ
جائز ہے اسمین کسی شخص کا خلاف منجملہ اہل علم کے معلوم نہین ہی بلکہ منفعت اسکی قراءت و ختم کی
واسطے رفع آفات و حصول سلامت کی مجرب ہی ولہذا جب سی یہ کتاب تالیف ہوئی ہی ہر قرن مین
اہل علم نے ساتھ اوسکی توسل کیا ہی اور کسطرح نہ کرتے کہ بعد کتاب اللہ کی یہ کتاب اصح کتب اسلام ہی روے
زمین پر اسکا قاری و متوسل و معتقد و حامل ہر خیر و برکت کے لائق ہی اور جو شخص اس نعمت سی حرمان نصیب
ہے وہ خیر کثیر سے محروم ہی شیخ عبداللہ بن ابی جمرہ نی کہا ہے ایک جماعت اہل عرفان جنسی ملاقات
کی اون سب نے مجھے یہ بات کہی کہ ان صحیح البخاری ما قرئ فی شدۃ الا فرجت ولا رکب بہ فی مرکب
الا نجا قال وکان مجاب الدعوۃ وقد دعا لقارئہ اور حافظ ابن کثیر نے ساحر کتاب لکھا

الصحیح یستسقی بقراءته الغمام واجمع علی قبوله وصحته ما فیه اهل الاسلام ذکره القسطلانی فی شرح البخاری اور شیخ عبد الحق دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں لکھا ہے کہ بسیاری از مشائخ و علما و ثقات صحیح بخاری را از برای حصول مرادات و کفایت مہمات و قضای حاجات و دفع بلیات و کشف کربات و صحت امراض و شفاء مرضی و نزد مضائق و شدائد خوانده اند و مراد ایشان حاصل شده و بمقصود خود رسیده اند و حیلۃ وہ کالتریاق مجربا وقد بلغ هذا المعنی عند علماء الحدیث مرتبۃ الشهرة والاستفاضۃ انتہی بمعناہ اور سید جمال الدین محدث نے اپنے استاد سید اصیل الدین سے حکایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے قرأت صحیح البخاری نحو عشرین ومائۃ مرۃ فی الوقائع والمہمات لنفسی وللناس الآخرین فبای نیۃ قرأته حصل المقصود وکفی المطلوب انتہی بالجملہ نفع اس کتاب کی تلاوت کا تجربہ علماء محدثین و اہل معرفت و فقہ میں درجۂ شہرت و تواتر کو پہونچ چکا ہے اس حد تک کہ جسکا انکار نہیں ہو سکتا یہ وہ کتاب مبارک ہے جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منام ابو زید مروزی میں درمیان رکن و مقام کے اپنی کتاب فرمایا حکاہ القسطلانی بسند صحیح انتہی ملخصا من کتاب ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل آخر سنہ ۱۳ ہجری مین بمقام مصر ایک شخص نے حلف کاذب ساتھ صحیح بخاری کے محکمۂ قضا میں کیا تھا اسی دن وہ مرگیا یہ خبر صاحب جوائب نے بقیہ ماہ و سال دیج جوائب کی تھی جسطرح قرآن شریف کے تیس پارے ہیں اسیطرح اہل علم نے صحیح بخاری کو بھی تیس پارے پر تقسیم کیا ہے تو جس قاعدے سے ختم قرآن شریف کا سات دن میں کیا جاتا ہے یا تین دن میں یا تین دن میں اسیطرح بمقتضای حال و وقت اس کتاب کا ختم بھی کرنا چاہیے میں نے کسی کتاب میں صراحت ترکیب ختم کی نہیں پائی فقط یہ پایا کہ اسکا ختم کذا و کذا نفع دیتا ہے بہر حال باوضو ہو کر مونہ طرف قبلے کے کر کے ساتھ خشوع و خضوع و حضور دل کی خود پڑھے یا کسی اور کو حکم دے خواہ ایک شخص ختم کرے یا ایک جماعت پڑھے انشاء اللہ اسکا نفع یقینی ہے وللہ الحمد

برائے دردِ سر

شعرانی رح نے طبقات کبریٰ میں بذیل ترجمۂ احمد بن ابی الحواری رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے
وکان یقول علمنی الخضر علیہ السلام رقیۃ للوجع فقال اذا اصابک وجع فضع یدک
علی الموضع وقل بالحق انزلناہ وبالحق نزل فلم ازل اقولها علی الوجع فیذهب لساعتہ انتهی

برای ردِ گم شدہ

شعرانی رح نے کتاب طبقات میں بذیل ترجمۂ محمد بن ابراہیم زجاجی رح لکھا ہے وکان یقول مما
جربناہ لرد الضالۃ اللهم یا جامع الناس لیوم لا ریب فیہ اجمع بینی وبین ضالتی ویقرء قبلہ
سورۃ والضحیٰ ثلاثا قال وقد وقع منی فص فی دجلۃ فدعوت بہ فوجدت الفص فی وسط اوراق
کنت اتصفحها انتهی یہ دونوں اعمال دردِ سر وردِ ضالہ میری کتاب خیر الخیرہ میں بھی مذکور ہیں

برای دیدن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خواب

جو شخص سورۂ کوثر کو شب جمعہ میں ہزار بار پڑھکر حضرت پر درود بھیجیگا وہ حضرت کو خواب
میں دیکھیگا خزینۃ الاسرار میں کہا ہے وانا جربتها بهذہ الصیغۃ وهی اللهم صل علی سیدنا محمد و
علی آل سیدنا محمد بعدد کل معلوم لک وکثیر من الاخوان جربوا سورۃ الکوثر بهذہ الصلوٰۃ
فرأوہ فی المنام اور بعض مشائخ نے کہا ہے جو شخص نصف شب جمعہ کو سورۂ قریش ہزار بار پڑھکر باوضو
سو رہیگا وہ حضرت کو خواب میں دیکھیگا اور اسکا ہر مقصود حاصل ہوگا اسکو مجرب عظیم کہا ہے صاحب
خزینۃ الاسرار نے اپنا دیکھنا حضرت کو سنہ ١٢٦١ میں نقل کیا ہے اور کہا ہے بعض لوگ جو حضرت کو ساتھ نقصان شمائل شریف
کے دیکھتے ہیں یہ امر راجع ہے طرف حال رائی کے وہ استقامت میں متغیر الحال ہوتا ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل آئینہ کے ہیں

صلوٰۃ تنجینا

شیخ اکبر نے اس صیغہ درود کو ایک کنز کنوز عرش سے بتایا ہے اور کہا ہے کہ جو شخص اسکو جوف لیل میں ہزار بار

پڑہیگا اسکی حاجت دنیاوی و دینی بہت جلد درجۂ اجابت کو پہونچیگی جیسے برق خاطف یہ
درود تریاق جسیم واکسیر عظیم ہی امام بونی و محمد بن سلیمان جزولی صاحب دلائل الخیرات نے اسکے
اسرار و منافع بہت بیان کیے ہیں مولوی قطب الدین دہلوی کو اجازت اس صیغہ کی یوں ہتی کہ
ہر روز ستر بار واسطے قضاء حوائج کے پڑہے انہوں نے اجازت اسکی عام دی ہی صیغہ اس صلوۃ کا یہ ہے
اللھم صل علی سیدنا محمد صلوۃ تنجینا بھا من جمیع الاھوال والآفات وتقضی لنا بھا جمیع الحاجات
وتطھرنا بھا من جمیع السیئات وترفعنا بھا اعلی الدرجات وتبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع
الخیرات فی الحیاۃ وبعد الممات انتہی بعض مشائخ نے کہا ہی جو کوئی اس درود شریف کو شب جمعہ
مین ہزار بار پڑہیگا وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھیگا اور اوسکی ساری حوائج پوری ہو جائینگے
بعض کا لفظ یہ ہی من قرأ ھذہ الصلوۃ الف مرۃ فرج اللہ ھمہ وبلیتہ ببرکۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم لفظ تنجینا تخفیف و تشدید دونون طرح پر مروی ہی قرآن پاک مین بھی یہ مادہ بذکر دعاء یونس
علیہ السلام دونون باب سے آیا ہی ونجیناہ من الغم وکذالک ننجی المؤمنین واللہ اعلم

صلوۃ تفریجیہ قرطبیہ

اسکو مغاربہ صلوۃ نار یہ کہتے ہیں اسلیے کہ جب یہ درود ایک مجلس مین تحصیل مطلوب یا دفع مرہوب
کے لیے ۴۴۴۴ بار پڑہی جاتی ہی تو وہ مقصد سرعت مین مثل نار کے حاصل ہوتا ہی و لہذا اسکو
اہل اسرار مفتاح الکنز المحیط النیل مراد العبید کہتے ہین حافظ ابن حجر عسقلانی نے خواص اس عدد
کے ذکر کیے ہیں اور کہا ہی اکبر فی سبب التائید مراد اس عدد کی چار ہزار چار سو چوالیس بار پڑہنا ہے
صیغہ اس درود کا یہ ہی اللھم صل صلاۃ کاملۃ وسلم سلاما تاما علی سیدنا محمد تنحل بہ العقد
وتنفرج بہ الکرب وتقضی بہ الحوائج وتنال بہ الرغائب وحسن الخواتم ویستسقی الغمام
بوجہہ الکریم وعلی آلہ وصحبہ فی کل لمحۃ ونفس بعدد کل معلوم لک قرطبی نے کہا ہی جو شخص

اس درود کو ہر روز اکتالیس بار یا سو بار یا زیادہ بار پڑھا کریگا اسکی ہر ہم وغم کی تفریج اور ہر کرب وضر کا کشف کردیگا اور اسکا کام آسان اور اسکا حال اچہا اور اسکا رزق وسیع ہوجائیگا ابواب حسنات وخیرات کے اسپر مفتوح ہوجائینگے حوادث دہر وشر نکبات جوع وفقر سے امن میں رہیگا اسکی محبت لوگونکے دل میں ہوگی وہ جو چیز اسدسی مانگیگا وہ ملیگی انتہی شیخ محمد تونسی کہتے ہیں جو شخص اس درود کو ہر روز گیارہ بار پڑھیگا گویا آسمان سی اسپر رزق اترتا ہے زمین سی رزق اگتا ہی امام دینوری نے کہا ہر روز گیارہ بار پڑہنے سی مراتب علیہ ودولت غنیہ حاصل ہوگی اور اگر تین سو تیرہ بار واسطے کشف اسرار کے پڑہیگا تو مراد سے زیادہ دیکھیگا اور اگر ہر روز سو بار پڑہا کریگا تو غرض کو فوق المراد پائیگا فائدہ صیغے درود ہای ماثورہ کے قریب تیس کے ہیں جنکو مع سند کتاب نزل الابرار میں لکھا گیا ہے اہل تفسیر وحدیث نے کہا ہی کہ صلوۃ وسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افضل عبادات واحسن حالات واعظم قربات واشرف مقامات ہی ادب درود شریف کا یہ ہی کہ اسمیں نام پاک اللہ اور اسم مبارک محمد اور لفظ آل واصحاب ہو ایک درود وسلام کا مکرر پڑہنا ذکر صلوات متعددہ سی افضل ہی بعض خواص نے کہا ہی حذف فاقل الفاء اور اثنای صلوۃ میں لفظ صلوۃ وسلام معاذ کر کری اور واسطے تکثیر ثواب کے اسم عدد بہی ذکر کری جسطرح حدیث میں دربارۂ تسبیح وغیرہ آیا ہی سُبحانَ اللہِ عَدَدَ کذا و مِلأ کذا یہ سب آداب صلوۃ نار یہ مین بحمد تعالی موجود ہین غرضکہ بعد تلاوت قرآن وذکر خدا کی کوئی وظیفہ ودعا بہتر درود شریف سے نہیں ہے اس مسئلے کا بیان جیسا کتاب نزل الابرار میں ہی ویسا کسی دوسری کتاب میں نہیں ہے

برای کشف وقایع آیندہ

قول جمیل میں لکھا ہی بعض مشائخ نے کہا جسکا ہمنے تجربہ کیا ہی وقایع آئندہ کی کشف ہونی پر بیشک شک وہ یہ ہی کہ طالب خلوت میں اعتکاف کری اور نہا کر اپنا اچہا لباس پہنے اور خوشبو ملکر مصلے

بیٹھے اور ایک کھلا مصحف اپنے داہنی طرف اور ایسا ہی ایک بائیں طرف اور اسیطرح ایک اپنے سامنے اور ایک اپنے پیچھے رکھے پھر اللہ سے بکوشش تمام یہ دعا کرے کہ فلاں واقعہ کو اسپر ظاہر فرمائے پھر اسم ذات کا ذکر شروع کرے بے آنکھ بند کیے۔ تو ایک بار داہنے مصحف پر ضرب لگائے اور ایک بار بائیں پر اور ایک بار پیچھے اور ایک بار سامنے یہانتک کہ اپنے دل میں کشائش دلور کو پائے یسات دن یا مانند اسکے اس عمل پر مداومت کرے خلوت کے ساتھ تو البتہ اسپر کشف حال ہوگا شاہ ولی اللہ اسکے بعد فرماتے ہیں قلت هذا ما قيل و في قلبي منه شيء لما فيه من اساءة الادب بالمصحف انتہی مولوی قطب الدین دہلوی مرحوم نے کہا ہے کہ حضرت مولف نے سچ فرمایا اسکی کیا حاجت ہے اصل مقصود تو استخارہ مسنونہ سے بھی حاصل ہوتا ہے انتہے میں کہتا ہوں یہ امور اصل رسوم مشائخ ہیں اسکی لیے جہد کرنا کچھ نافع نہیں بلکہ مضر ہے ولہذا حضرت شاہ صاحب نے وصیت نامہ میں فرمایا ہے کہ نسبت صوفیہ غنیمت کبری ست و رسوم ایشان ہیچ نی ارزد انتہی پھر اسکے بعد کہا ہے کہ ہمارے والد نے واسطے کشف وقائع کے یہ بات اختیار کی ہے کہ اللہ کا ذکران تین نام سے کرے یا علیم یا مبین یا خبیر با شروط مذکورہ باستثنای وضع مصاحف انتہی اگرچہ یہ طریقہ طریق اول سے بہتر ہے لیکن المصباح یعنی عن المصباح ہلکو کچھ ضرور نہیں ہے کہ ہم سنت صحیحہ ماموربہا کو دربارۂ استخارۂ ماثورہ ترک کرکے دوسرا طریقہ اختیار کریں

برای کشف ارواح

مشائخ نادریہ نے کہا ہے جو طریقہ واسطے کشف ارواح کے ہمارا مجرب ہے وہ یہ ہے کہ ہمراہ خلوت و لباس پاک وغسل وخوشبو کے مصلے پر بیٹھکر داہنی طرف سبوح کی ضرب لگائے اور بائیں طرف قدوس کی اور آسمان میں رب الملائکہ کی اور دل میں والروح کی انتہے

برای حصول امر مشکل

امور مہمہ مشکلہ کے حاصل کرنے کے واسطے شروط مذکورہ کے ساتھ یہ طریقہ ہے کہ تہجد کی نماز پڑھے

جسقدر اسکی واسطے مقدور ہو پھر داہنی طرف یا حیّ کی ضرب لگائی اور بائیں طرف یا وہاب کی اسیطرح ہزار بار کرے

براے انشراح خاطر و دفع بلا

بلاؤں کی دور کرنیکا یہ طریقہ ہی کہ اسد کی ضرب دل میں لگائی اور لا الہ الا ہو کی اسطرح ضرب لگائی جسطرح نفی واثبات میں بیان کیا گیا ہے اور الحی کی ضرب داہنی طرف اور القیوم کی ضرب بائیں طرف لگائی

براے شفاے مرض وغیرہ

جب اسد سے دعا کرنے کا ارادہ کرے بیمار کی شفا کا یا دفع گرسنگی کا یا کشائش رزق کا یا مغلوبی دشمن کا تو اسم الٰہی موافق اپنی حاجت کی اسماء حسنیٰ میں سے لیکر اس نام کو دو ضرب یا تین ضرب یا چار ضرب کی ساتھ ذکر کری مثلا یوں کہی یا شافی او یا صمد او یا رازق او یا مذل الی غیر ذلک

ربط قلب بشیخ

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ رکن اعظم ربط کا ہے نا اور گانٹھنا ہی مرشد کے ساتھ محبت و تعظیم کی صفت پر اور اوسکی صورت کا ملاحظہ کرنا شاہ ولی اسد صاحب کہتی ہیں قلت ان فیہ تعالیٰ مظاہر کثیرۃ فما من عابد عبیا کان او ذکیا الا و قد ظہر بحذائہ صار معبود الہ فی مرتبتہم ولہذا السر نزل الشرع باستقبال القبلۃ والاستواء علی العرش قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا صلی احدکم فلا یبصق قبل وجہہ فان اللہ تعالیٰ بینہ وبین قبلتہ وسأل جاریۃ سوداء فقال این اللہ فاشارت الی السماء فسألہا من انا فاشارت باصبعہا تعنی انک رسول اللہ فقال ہی مومنۃ فلا علیک ان لا تتوجہ الا الی اللہ ولا ترتبط قلبک الا بہ ولو بالتوجہ الی العرش وتصور النور الذی وضعہ علیہ وہو ازہر اللون کمثل لون القمر او بالتوجہ الی القبلۃ کما اشار الیہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیکون کالمراقبۃ لہذا الحدیث انتہی یہ عبارت مبارک دلیل واضح ہی اس بات پر کہ تصور شیخ وقت عبادت اور ربط قلب بالشیخ ایک طرح کا شرک خفی ہی اور اس عبارت

میں یہ ارشاد کیا ہی کہ عبادت میں کوئی شی بہی سوا اللہ واحد کی قبلۂ توجہ نہو خواہ نور عرش ہو یا
اور کچھ میں کہتا ہوں آیۂ فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا
باشارۃ النص نافی و ناہی ہے تصور شیخ سی ولیکن اکثر لوگ یہ بات نہیں جانتے ہیں۔

براے کشف قبور و استفاضہ بدان

مشائخ چشتیہ نے فرمایا ہے کہ جب قبرستان مین جای سورۂ انا فتحنا دو رکعت مین پڑہی پہر سامنے
میت کے ہوکر قبلے کو پشت دیکر بیٹھے پہر سورۂ ملک پڑہے اور اللہ اکبر و لا الٰہ الا اللہ کہی اور گیارہ
بار سورۂ فاتحہ پڑہے پہر میت سی قریب ہو جاے پہر کہے یا رب یا رب اکیس بار پہر کہے یا روح اور اسکو
آسمان مین ضرب کری اور یا روح الروح کی ضرب دل میں لگائی یہانتک کہ کشائش و نور پائے پہر
منتظر رہے اوسکا جسکا فیضان صاحب قبر سی ہو اسکے دل پر انتہی یہ طریقہ قول جمیل میں ذکر کیا
ہے لکن اسپر کچھ تکلم نہیں کیا ظاہر عبارت اس امر کو مفید ہی کہ یہ کشف قبور اصلی نہیں ہی کہ حال نعیم و
عذاب میت کا معلوم کرنا منظور ہی بلکہ واسطے فیض لینے کے میت صالح سی ہی سو ہر چند ایک جماعت
کثیر مشائخ کا اسپر اتفاق ہی اور وہ اپنا تجربہ بتاتے ہیں لکن ادلۂ شرع سی اسکا رائحہ تک نہیں ملتا
بلکہ سنت صحیحہ سی خلاف اسکی ثابت ہوتا ہی حدیث ابو ہریرہ میں فرمایا ہے اذا مات الانسان
انقطع عنہ عملہ الا من ثلثۃ الا من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ رواہ مسلم
پس جبکہ نص قطعی سے ثابت ہو چکا کہ بعد موت کی عمل منقطع ہو جاتا ہی تو افادہ و افاضہ بھی بایقین
نہیں ہو سکتا اسلیے کہ یہ عمدہ عمل ہی اور تین چیزیں جنکا استثنا کیا ہی وہ عمل خارجی میت کا ہی نہ
عمل قلب اور اس بات سی کہ تعلق روح کا اپنی مدفن سی رہتا ہی گو روح اپنی مقر مین ہو یہ بات لازم
نہیں آتی ہے کہ وہ اپنے تعلق کی وجہ سی عامل و مفید ہو بلکہ وہ تو اپنے کسی حال کی اطلاع تک بھی
احیا کو نہیں کر سکتی پہر فیض رسانی کا کیا ذکر ہے۔ حدیث ابن عباس میں آیا ہی کہ حضرت نے اپنے اصحاب

سے فرمایا ہے ہمارے بھائی جب دن احد کی شہید ہوے تو اللہ نے انکی روحیں جوف میں سبز پرندوں کے رکہیں وہ پرندے انہار جنت پر آکر جنت کی میوے کہاتے ہیں سونے کی قندیلوں میں جو عرش کے نیچے لٹکتی ہیں زیر سایۂ عرش جگہ پکڑتی ہیں انھوں نے جب مزہ کہانے پینے کا پایا اور خوابگاہ پاکیزہ پائی تو کہا من یبلغ اخواننا عنا انا احیاء فی الجنۃ لئلا یزھدوا فی الجنۃ ولا ینکلوا عند الحرب اللہ تعالی نے فرمایا انا ابلغھم عنکم فانزل اللہ تعالی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون الآیہ رواہ ابو داود یہ حدیث نص صریح ہے اس بات پر کہ وہ باوجود اس ترقی درجہ وعلو منصب کے اخبار سے اپنے حال کی عاجز رہے یعنی کہ بعد موت کے عمل انکا بالکل منقطع ہوگیا تہا حالانکہ مرتبہ شہادت کا فوق مرتبہ ولایت ہی پہر ولی سے بعد موت کے فیض و فائدہ لینا اور انکا فیاض ہونا کس طرح ہو سکتا ہی اور اگر یہ بات ممکن ہی تو سب سے زیادہ حق ساتھ استفاضہ و استفادہ کے ہمارے حضرت اور صحابہ ہیں کہ انکی ارواح سے فیضیاب ہونا چاہیے اور اگر یہ استفادہ بسبب کم ہمتی و کم رتبگی مستفید کی نہیں ہو سکتا ہے تو یہ بات خلاف واقع ہی حضرت وصحابہ کی حیات میں اہل کفر و فسق حاضر ہوکر استفادہ کرتے تھے حالانکہ انکو مناسبت باطنی بالکل نہ تھی غرضکہ یہ دعوی مشائخ کا طریق شرع پر ثابت ہونا یا فعل قرون مشہود لہا بالخیر سے اسکا پایا جانا یا سلف صلحا سے اسکا نظیر صحیح ملنا بہت مشکل ہے ہماری نزدیک ایسے مسائل و مکاشفات میں توقف کرنا سلوک سبیل سلامت ہی اور یہ گذر چکا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نے ربط قلب بالشیخ اور تصور شیخ دونوں کو ناپسند کیا ہی اور خلاف ظاہر شریعت سمجھا ہی اور یہ تو اوس سے بھی بڑھکر بات ہے حالانکہ ساری مشائخ وقدماء صوفیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ طریقۂ باطن مشیدہ بکتاب و سنت ہی اور جو طریقت کہ خلاف شریعت کے ہو وہ مقبول نہیں واللہ اعلم

صلوٰۃ معکوس

قول جمیل میں کہا ہے وللجشتیۃ صلوٰۃ تسمی صلوٰۃ المعکوس لم نجد من السنۃ ولا قوال الفقہاء ما اشتد ھابہ فلذلک حذفنا ھا والعلم عند اللہ تعالیٰ

صلوٰۃ کن فیکون

یہ نماز بھی نزدیک چشتیہ کے ہے اسکا یہ نام اسلیے رکھا ہے کہ مطلب برآری میں اسکی تاثیر نہایت جلد اور قوی ہوتی ہے جسکو سخت حاجت پیش آئے وہ بدھ جمعرات جمعہ کی راتوں میں دو رکعت ادا کرے پہلی رکعت میں فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ احد ۱۰۰ سو بار پڑہے اور دوسری رکعت میں فاتحہ ۱۰۰ سو بار اور قل ہو اللہ ایک بار اور ۱۰۰ سو بار یوں کہے ای آسان کنندۂ دشوار ہیا وای روشن کنندۂ تاریکیہا پھر سو بار استغفار اور سو بار درود پڑہے اور حضور دل سے دعا مانگے جب تیسری رات ہو تب بھی اسی طرح کرے پھر پگڑی یا ٹوپی کو سر سے اتارے اور اپنی آستین کو اپنی گردن میں ڈالے اور روئے اور اللہ سے پچاس بار دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور اسکی دعا قبول ہوگی انتہی مافی القول الجمیل - آستین کا گردن میں ڈالنا مثل تحویل ردا کے نماز استسقا میں سمجھا گیا ہے مطلب اظہار تضرع اور استشعار گردش حال ہی بس بس لکن سنت صحیحہ اس نماز سے ساکت ہے اور بظاہر اس نماز میں کوئی فعل نا مشروع پایا نہیں جاتا بلکہ ایک مجموعہ ہے اعمال متفرقہ ذکر و دعا کا جنکی اصل سنت میں موجود ہے واللہ اعلم

برای سلب مرض

بیماری کا دور کر دینا یوں ہوتا ہے کہ مرد صاحب نسبت اپنی ذات کو بیمار خیال کرے اور جانے کہ یہ بیماری مجھ میں ہے اور اسی ہمت کو جمع کرے اس طرح پر کہ اسکے دل میں کوئی خطرہ نہ آئے سوا اس تصور کے تو مریض کی بیماری اس شخص کی طرف آجائیگی اور وہ اچھا ہو جائیگا قول جمیل

مین کہا ہی وھذا من عجائب صنع اللہ فی خلقہ انتہی۔ مولانا عبد العزیز دہلوی نے کہا کہ سلب مرض کے دو طریقے ہیں ایک یہ ہی کہ جب کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی گناہ میں مبتلا ہو تو صاحب نسبت وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑہے اور خدا کی طرف بہ خشوع دل متوجہ ہو اور زبان سے بہی کہے یا من یجیب المضطر اذا دعاہ و یکشف السوء اور اس مناجات و تضرع کے درمیان میں کہے کہ شخص مذکور کی بیماری یا ابتلای معصیت زائل ہو جائے اور دوسرا طریقہ وہ ہی جو حضرت مصنف نے ارشاد کیا ہی انتہی مرزا مظہر جانجان نے فرمایا ہی قاعدہ سلب آنست کہ تصور نماید کہ با نفسے کہ اندرون میرود عوارض جسمانی شخص از قالب اوی بر آید و کشیدہ می شود و با نفسی کہ بیرون می آید تصور نماید کہ آن عوارض معہودہ جسمانی بر روی زمین می افتد و از اندرون سلب کنندہ بیرون می آید تا صاحب سلب متاثر و متاذی نہ گردد مریض را بیش رو نشانید و بقدر یانصد نفس سلب مرض باید کرد انتہی۔ یہ ترکیب ماورای ہر دو ترکیب مذکور ہے

برای اشراف بر خواطر

دل کی باتوں کے دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہی کہ اپنی ذات کو ہر بات اور ہر خطرے سے خالی کر کے اپنے نفس کو اس شخص کے نفس تک پہنچائے پہر اگر اسکے دل میں کچھ کھٹکے اور کوئی بات معلوم ہو بطریق انعکاس تو یہ وہی بات اسکی دل کی ہی کذا فی القول الجمیل اسکی بعد قول جمیل میں طریقہ کشف وقائع آیندہ کا طریقہ مشائخ پر لکھا ہی کہ بذریعہ ہاتف یا واقعہ فی الیقظہ یا رؤیا فی المنام کے ہوتا ہی پہر طریقہ دفع بلای نازل کا بیان کیا ہی صاحب ضرورت طرف کتاب مذکور کی رجوع کرے تنبیہ میں نے اس رسالے میں انہیں اعمال کو ضبط کیا ہی جو بثبات صحت و قبول و شہرت کے ساتھ ماثور ہیں اور اکثر اعمال کی بنیاد آیات کتاب اللہ یا احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہے اور وہ اعمال جو مشائخ طریقت سے منقول و معمول بہا ہیں انمیں سے چند اعمال

صحیح و مجرب کو اخذ کر کے لکھا ہے اور جن اعمال کو ترک کر دیا ہی اسوجہ سی کہ انمیں طول عمل تہا
یا مجرب ہونا انکا معلوم نہیں ہی یا صورت شرعی سی بعید پایا جاتا تھا وہ بے گنتی ہیں

اگر عجلہ راسعدی انشا کند　　مگر دفترے دیگرا ملا کند

ان اعمال کے بجا لانے مین وجود اثر کا اوسی وقت متحقق ہو سکتا ہے کہ عامل متقی اور معمول آ
معتقد ہو جن اشخاص اہل علم و مشائخ طریقت سی یہ اعمال ماثور ہیں وہ سب اہل تقوی اور صاحب
نسبت تھی یہی وجہ ہی کہ ان کا عمل تخلف نہ کرتا تہا اب جو اہل فسق ان اعمال کو ساتھ قلب غافل
اور قالب عاطل کے کرتے ہیں تو اثر کامل نہیں پاتی اور کبھی بالکل اثر نہیں پاتی اسلیے یہ خیال
کرتے ہیں کہ یہ اعمال مؤثر نہیں ہیں حالانکہ یہ قصور اعمال کا نہیں ہی بلکہ عمال کا ہی عمل کو محل
قابل شرط ہے نہیں آتا اثر ظاہر ہو تو کس طرح ہو قرآن پاک کی حق میں جو فرمایا ہے یضل بہ کثیرا
اسکی وجہ بھی یہی ہے کہ محل ناقابل میں نفع ظاہر نہیں ہوتا ورنہ قرآن شفا محض ہی بلکہ اس
آیت سی یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اہل ضلالت کثرت سی ہیں اسی طرح حال ہر دعای نافع کا ہی
کہ کثرت فسق کی وجہ سے اسکی تاثیر ظاہر نہیں ہوتی واللہ اعلم

فصل بیان مین اعمال حیاۃ الحیوان کے

طبرانی نے معجم اوسط مین باسناد صحیح ابی مزینہ دارمی سی روایت کیا ہی کہ دو مرد اصحاب نبی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب ملاقات کرتے تو جدا نہ ہوتی یہانتک کہ ایک دوسری پر والعصر ان الانسان لفی خسر پڑہتے

برای انجاح حاجت

شیخ شہاب الدین احمد بونی رح نے کتاب سر الاسرار میں ابن عمر سی نقل کیا ہی کہ جس کسی کو کوئی حاجت
ہو وہ چہارشنبہ پنجشنبہ و جمعہ کو روزہ رکہی پہر جمعے کے دن طہارت کر کے مسجد جامع میں جائے اور
کہے اللھم انی اسألك باسمك بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی لا الٰہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ

هو الرحمن الرحیم واسألك باسمك بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم
لا تاخذہ سنۃ ولا نوم الذی ملأت عظمتہ السموت والارض واسألك باسمك بسم اللہ
الرحمن الرحیم الذی لا الہ الا ھو عنت لہ الوجوہ وخشعت لہ الابصار و وجلت القلوب من
خشیتہ ان تصلی علی محمد وعلی آل محمد وان تعطینی مسئلتی وتقضی حاجتی برحمتك یا
ارحم الراحمین اور بعد لفظ حاجتی کے نام حاجت کا لی وھو سر لطیف مجرب ابنجمی میں کہتا ہوں کہ
یہ ذکر مشتمل ہے اکثر الفاظ اسم اعظم پر

برای حصول قوت بر طاعت و رویت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو شخص بعد نماز جمعہ کے طہارت کامل پر محمد رسول اللہ احمد رسول اللہ ۳۵ بار لکھکر اپنے ہمراہ
رکھیگا اللہ اسکو طاعت پر قوت اور برکت پر معونت دیگا اور ہمزات شیاطین سے کفایت
کریگا اور اگر وہ ہر دن وقت طلوع آفتاب کے بحالت درود خوانی اوس بطاقہ میں مدام نظر
کیا کریگا تو حضرت کو کثرت سے خواب میں دیکھیگا وھو سر لطیف مجرب

برای نجات روز قیامت وحیات قلب

امام احمد نے رب العزت کو ۹۹ بار خواب میں دیکھا کہا اگر بار صدم پھر دیکھونگا تو کچھ سوال
کرونگا۔ دیکھا تو پوچھا کہ ای رب لوگ دن قیامت کو بسبب کس چیز کے نجات پائینگے فرمایا جو شخص
ہر بکرہ وعشی کو تین بار یہ ذکر کریگا وہ ناجی ہوگا سبحان الابدی الابد سبحان الواحد الاحد
سبحان الفرد الصمد سبحان من رفع السماء بغیر عمد سبحان من بسط الارض علی ماء جمد سبحانہ
لم یتخذ صاحبۃ ولا ولد سبحانہ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد پھر امام احمد نے کہا کہ جو شخص
ہر دن درمیان نماز فجر و صبح کے چالیس بار یا حی یا قیوم یا بدیع السموات والارض یا ذا الجلال
والاکرام یا لا الہ الا انت اسألك ان تحیی قلبی بنور معرفتك یا ارحم الراحمین کہیگا اللہ اسکو دل کو

زندہ کریگا جسدن کہ دل مرینگی انتہی میں کہتا ہوں یہ الفاظ بھی مشتمل ہیں اسامی عظام پر وللہ الحمد

برای حفظ ایمان تا قیامت

ابن عمر سے رفعًا مروی ہے کہ جو کوئی یہ چاہے کہ اسکا ایمان محفوظ رہی تا قیامت وہ مردن بعد سنت مغرب کے قبل تکلم دو رکعت پڑہے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کی اخلاص چھہ بار او معوذتین ایک ایک بار پڑہے پہر سلام پہیری اللہ تعالی اسیر ایمان کو محفوظ رکھیگا یہانتک کہ وہ دن قیامت کے ایمان کے ساتہ اپنے رب کے پاس آئیگا راوی نے کہا وھذہ فائدۃ عظیمۃ غنیمۃ کذا فی البستان وذکرہ النسفی بسند طویل لکن اتنا زیادہ کیا ہی کہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر قبل اخلاص کے پڑہے اور بعد سلام کے ۲۵ بار تسبیح کرے یعنی سبحان اللہ کہی پہر یہ دعا مانگی اللھم انت العالم بالاردت بہاتین الرکعتین اللھم اجعلہما لی ذخرا یوم لقائک اللھم احفظ بہما دینی فی حیاتی وعند مماتی وبعد وفاتی اللہ اسکو سلب ایمان سی امن میں رکھیگا وھذہ فائدۃ عظیمۃ من اعظم المہمات

اسم اعظم

ایک مرد نے صلحاء موحدین میں سی جو صاحب ابراہیم ادہم تہا انسی کہا کہ مجہی اسم اعظم سکہا دو کہ جب میں ساتہ اسکی دعا کروں قبول ہو جو کچھ مانگوں وہ مجہی ملے فرمایا ان کلمات کو صبح وشام کہا کر انکے کہنے سی خائف امن میں ہوتا ہے سائل کو اسکا مسئلہ ملتا ہی یا من لہ وجہ لا یبلی ونور لا یطفی واسم لا ینسی وباب لا یغلق وستر لا یہتک وملک لا یفنی اسالک واتوسل الیک بجاہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تقضی حاجتی وتعطینی مسئلتی بعض علمانی کہا ہی اسم اعظم دعای یونس علیہ السلام اور یہ کلمات ہیں اللھم انی اسالک بانی اشہد انک انت اللہ الاحد اللھم انی اسألک بان لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان بدیع السموات والارض یا ذا الجلال والاکرام یا حی یا قیوم انتہی میں کہتا ہوں یہ کلمات حدیث بریدہ میں رفعًا آئی ہیں اسکو اہل سنن

اربع کی روایت کیا ہی مگر احدسی تا کفوا احد ذکر کیا ہی رسالۂ غراس الجنۃ میں ہمنی بیان اسکا
بسط سی لکہا ہے تعیین اسم اعظم مین ۳۰ قول ہیں راجح تر از روی سند کے یہی حدیث ہے
قال الحافظ ابن حجر رح امام نووی کی پوچہا تہا کہ اسم اعظم کیا ہے اور کس سورت میں ہی کہا اس
بارے میں احادیث کثیرہ آئے ہیں ابن ماجہ وغیرہ میں ابوامامہ کی رفعاً روایت ہی کہ اسم اعظم
تین سورتین ہی سورۂ بقرہ و آل عمران وطٰہٰ بعض ائمہ متقدمین کہتی ہیں کہ لفظ الحی القیوم ہی کیونکہ
یہ بقرہ میں اندر آیۃ الکرسی کے آئی ہی اور اول آل عمران میں وارد ہی اور طٰہٰ کی اس آیت میں ہے
وعنت الوجوہ للحی القیوم دمیری نے کہا وھذا استنباط حسن واللہ اعلم انتہی میں کہتا ہوں
حافظ ابن القیم نے بہی کتاب ہدی نبوی میں اسی کو اسم اعظم ٹہیرایا ہے

برائے قضا حوائج

ہمارے شیخ یافعی کہتے ہیں کہ یہ فائدہ مجرب وعظیم البرکۃ ہے واسطے تفریج ہم وغم کی اور ایک
سر مخزون مکنون ہے بعد نماز عشا کے طہارت کاملہ پر ایک ہی جلسہ مین اللہ کا نام لطیف
چہ ہزار اور چہ سو ۴۱ بار پڑہے اور زیادت ونقص سی نہایت درجہ حذر کری کہ اسمیں ابطال سر
ہوتا ہی حیلہ اسکی شناخت کا یہ ہی کہ ایک تسبیح لی جسکا شمار ۱۲۹ ہی اسیر اس نام کو ۱۲۹ بار پڑہے
مقصود حاصل ہو جائیگا یہ طریق اقرب طرق مستقیمہ ہے واسطے معرفت عدد مذکور کے اسلیے کہ شمار
اوسکی حروف کا چار حرف ہین ل ط ی ف یہ سب ۱۲۹ ہوی جب انکو اسکی مثل مین ضرب دیا
تو یہ سولہ ہزار چہ سو ۴۱ بار ہوگئے اور اپنی حاجت کا نام لی وہ ان شاء اللہ تعالی پوری ہو جائیگی لا محالہ
اور ہر ایک سو انیس ۱۱۹ بار پریوں کہی لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر
یہ ظالم پر بددعا بہی ہی اور جالب خیر ورزق وبرکت بہی ہی اسکو ہر نماز کے بعد سو بار کہی پہر کہے
اللھم لطیف بعبادہ یرزق من یشاء وھو القوی العزیز اور واسطی دفع کید ظلمہ کے یوں کہے

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر اور جب قرارت اسم مبارک تمام کر چکے تو یہ دعا مانگے اللھم وسع علی رزق اللھم اعطف علی خلقک اللھم کما صنت وجھی عن السجود لغیرک فصنہ عن ذل السؤال لغیرک برحمتک یا ارحم الراحمین شیخ ابو الحسن شاذلیؒ نے فرمایا ہی کن متمسکا بھذہ الصفات الحمیدۃ تفز بسعادۃ الدارین لا تتخذ من الکافرین ولیا ولا من المومنین عدوا وارتحل بزادک من التقوی فی الدنیا وعد نفسک من الموتی واشھد للہ بالوحدانیۃ ولرسولہ بالرسالۃ وحسبک عمل صالح وان قل وقل امنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر فمن کان متمسکا بھذہ الصفات الحمیدۃ ضمن اللہ لہ عزوجل اربعۃ فی الدنیا الصدق فی القول والاخلاص فی العمل والرزق کالمطر والوقایۃ من الشر واربعۃ فی الاخرۃ المغفرۃ العظمی والقربۃ الزلفی و دخول جنۃ الماوی واللحوق بالدرجۃ العلیا

برای صدق ورزق وسلامت وغیرہا

جو شخص چاہی کہ مجھی صدق فی القول کی عادت پڑی وہ قرارت انا انزلناہ فی لیلۃ القدر پر مداومت کری اور اگر چاہے کہ رزق مثل باران کی برسی تو قرارت قل اعوذ برب الفلق پر مداومت رکھی اور اگر شر مردم سی سلامت رہنا چاہے تو قل اعوذ برب الناس ہمیشہ پڑہا کری اور اگر جلب خیر ورزق وبرکت کا خواہان ہو تو اسپر مداومت کری بسم اللہ الرحمن الرحیم الملک الحق المبین ھو نعم المولی ونعم النصیر اور سورۂ واقعہ وسورۂ یٰس پڑہا کری رزق مثل باران کے آئیگا اور اگر یہ چاہی کا اسکو ہر ہم سی کشادگی اور ہر ضیق سی مخرج اور رزق بی گمان دی تو استغفار کو لازم پکڑ ہی اور اگر یہ چاہے کہ خوف وفزع سی امن میں رہی تو یوں کہی اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ ومن شر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین وان یحضرون اسکی بعد دوسری نے

المفظان اردت کذا فافعل کذا ہہت سی اوراد ذکر کیں ہیں جنکی اصل حدیث سی ثابت ہی ان کا ذکر کرنا اس جگہ چنداں ضروری نہ تہا اگرچہ وہ سب واسطے فوائد دارین کے معتبر ہیں

برای دخول بر سلطان جائر

جو شخص پاس بادشاہ کے جائے اور اس سی ڈرتا ہو تو یہ پڑہے الذین آمنوا وعلی ربہم یتوکلو الذین قال لہم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم فزادہم ایمانا وقالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل لم یمسسہم سوء واتبعوا رضوان اللہ واللہ ذو فضل عظیم یہ پڑہنا واسطی اس کام کے مجرب ہی وللہ الحمد۔

برای عدم جوع وعطش

دوام قراءت سورۂ لایلاف واسطی اس کام کی مجرب ہی دمیری کہتی ہیں وقد جرب ذلک مرارا وصح

برای تجارت

سورۂ شعرا کو لکھکر موضع تجارت میں لٹکا دے بیع وشرا بکثرت ہونے لگے گی

برائے خوف تلف

سورۂ قصص کو لکھکر اوس شخص پر لٹکا دینا جسپر خوف تلف کا ہی موجب امان ہی دمیری ذکر کما وہو سر لطیف مجرب

برائے دردسر

امام شافعی کہتے ہیں گہر میں بعض بنی امیہ کی ایک ڈبہ چاندی کا مقفل بزر ملا اسکی اوپر لکہا تہا شفاء من کل داء اوسکے اندر یہ کلمات تہی بسم اللہ الرحمن الرحیم وباللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اسکن ایہا الوجع سکنتک بالذی یمسک السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ ان اللہ بالناس لرؤف رحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم وباللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اسکن ایہا الوجع سکنتک بالذی یمسک السموات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکہما

من احد من بعدہٖ انہ کان حلیما غفورا شافیؑ کہتی ہین فما احتجت معہ الی طبیب قط باذن اللہ تعالی فانہ ہو الشافی یہ دلیل ہی اسپر کہ امام صاحب نی اس جگہ عمل فقط وجادت پر کیا استطار اجازت کا نہ فرمایا

ایضا براے صداع

ایک ورقہ سفید پر لکھکر اس کو محل صداع پر چپکا دی باذن اللہ درد سر دور ہو جائیگا دمیری کہتی ہین ہو صحیح مجراب د مرہ حرل ۵

ایضا براے صداع

ان حروف کو ایک چوب یا مکان پاک مین لکھکر ایک مسمار سی حرف اول کو سبک دابے اور یہ آیت پڑہی الم تر الی ربک کیف مد الظل ولو شاء لجعلہ ساکنا ولہ ما سکن فی اللیل والنہار وہو السمیع العلیم اگر صداع نہ ٹہیری تو پہر مسمار کو خوب زور سی دابے اسپر بہی نہ جای تو ایک حرف سے طرف دوسری حرف کے نقل کری یہانتک کہ صداع ساکن ہو ضرور ہی کہ کسی نہ کسی حرف پر او سکون ہو جائیگا وہ حروف یہ ہین اح اک کح عح اح ام ح او جگہہ مسمار کی سیاہی دمیری کہتے ہین جرب ذلک مرارا وجمعہا قولک سہ

انی حملت الیک کل کریمۃ فاوائل الکلمات منہا مقصدی	حوراء من حظ المتیم ماخذت لصداع راس یا فتی قد جربت

فصل براے رغبت در اوامر ونفرت از منہیات

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے فرمایا ہی بسیار گفتن لاحول ولا قوۃ الا باللہ ونفی واثبات کلمہ توحید وضرب آن بر قلب بشد ومد وخواندن سورہای معوذتین صبح وشام مفید این معنی ست و اکثار این کلمہ مع معوذتین بعد از نماز صبح ومغرب یازدہ یازدہ بار براے حفظ از مکاید نفس و ابلیس نافع ست

برای عفو جرائم و حسن عاقبت

اکثار استغفار و ذکر کلمهٔ طیبه و تلاوت آیة الکرسی بعد از نماز بسیار مناسب ست۔

برای سهل شدن سکرات موت

مداومت آیة الکرسی و سورهٔ اخلاص۔ و برای دفع عذاب قبر سورهٔ تبارک بعد از نماز عشا قبل از خفتن در حدیث آمده و همچنین خواندن سورهٔ دخان مروی ست

برای حفظ آبرو و حرمت

اسم یا عزیزُ چهل و یک بار خوانده بر روی خود دمیدن وقت صبح و هر وقتی که ارادهٔ رفتن نزد حاکم باشد مجرب ست

برای حفظ از جمیع آفات و بلیات و مکروهات دنیا

سی و سه آیت بعد از نماز شام باید خواند و اگر فرصت نباشد آیة الکرسی ده بار بوقت صبح و یا حَفِیظُ دو هزار بار خوانده حزب البحر درین باب مجرب ست

برای دفع شر اعدای دنیوی

وقت بے وقت و بے قید طهارت و عدد و شرائط دیگر مداومت این دعا مجرب ست و وقت خواندن این دعا صورت اعدا در خیال آورده سنگ بر سینه آنها بزند بسیار مجرب ست اللهم انا نجعلك فی نحورهم و نعوذ بك من شرورهم و خواندن سورهٔ تبت و سورهٔ فیل برای دفع اعدا نیز مجرب ست

دعاء کرب

برای مشکلات و صعوبات دنیوی دعاء الکرب بے طهارت و وضو و بے قید عدد درین باب مجرب ست و دعا این ست لا اله الا الله الحلیم الکریم سبحان الله رب العرش العظیم سبحان الله رب السموات السبع و رب العرش العظیم اللهم انی اسالك موجبات رحمتك و عزائم مغفرتك والغنیمة من کل بر والسلامة من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته ولا حاجة

لی من حوائج الدنیا والآخرۃ الا قضیتہا یا ارحم الراحمین انتہی میں کہتا ہوں یہ ذکر دعائے حسین
میں موجود ہے لیکن قدرے تفاوت ہے

درود برای وظیفۂ دوام

درود باین صفت اگر ہر شب باشد والا شب جمعہ صد بار مداومت باید کرد اللہم صل علی سیدنا محمد
النبی الامی والہ وبارک وسلم وبہترین استغفار سید الاستغفار است در وقت خفتن با ملاحظہ معانی باید خواند انتہی

برای حفظ از آفات دارین

کتاب قوت القلوب میں مسبعات عشر کو اس کام کے لیے لکھا ہے قبل طلوع وقبل غروب آفتاب
کے اسکو پڑھنا چاہیے ہر ذکر کو سات بار پڑھے (۱) فاتحہ (۲) سورۂ ناس (۳) فلق (۴) اخلاص
(۵) کافرون (۶) آیۃ الکرسی (۷) کلمۂ تمجید (۸) یہ درود اللہم صل علی محمد عبدک وحبیبک
ونبیک ورسولک النبی الامی وعلی آل محمد وبارک وسلم (۹) یہ دعا اللہم اغفر لجمیع المومنین
والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منہم والاموات انک مجیب الدعوات ورافع
الدرجات یا قاضی الحاجات برحمتک یا ارحم الراحمین (۱۰) اللہم یا رب افعل بی وبہم عاجلا
واجلا فی الدین والدنیا والآخرۃ افعل بنا ما انت اہلہ ولا تفعل بنا ما نحن لہ اہل انک
غفور جواد کریم ملک برؤف رحیم

نوع دیگر

سید جلال الدین بخاری فرماتے ہیں اگر فرصت نہو تو بجای مسبعات عشر کی اس دعا کو سات
بار ہر دن ایک بار مع بسملہ پڑھ لیا کرے اللہم انت ربی لا الہ الا انت رب العرش الکریم علیک
توکلت وانت رب العرش العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ما شاء اللہ کان وما
لم یشا لم یکن اشہد ان لا الہ الا اللہ اعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل

شیء علما واحصی کل شیء عددا اللهم انی اعوذ بک من شر نفسی ومن شر کل دابۃ انت اخذ بناصیتہا ان ربی علی صراط مستقیم انتہی میں کہتا ہوں کہ یہ دعا حزب اعظم میں قصیدہ نفاوی آئی ہو

فصل اعمال کتاب فتح الملک المجید للشیخ احمد الدیربی رحمۃ اللہ تعالی

برای جلب ہر خیر و دفع ہر شر و ترویج بضاعت

بسم اللہ کا ابجد حروف جمل کبیر یعنی ۷۸۶ بار لگاتار چند روز تک پڑہنا واسطی اسو ہدکورہ کی نافع محصل

برای محبت و مودت

بسملہ کو ۷۸۶ بار پڑہکر ایک قدح آب پر دم کرکے پلادی شارب کو محبت شدید ہو جائیگی

برای خصب زرع و حصول برکت

ایک ورقہ پر سو بار اور ایک بار بسم اللہ الخ لکہکر زرع میں دفن کردی وہ جملہ آفات سے محفوظ رہیگی

برای زندگی اولاد

جس عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا ہو وہ ایک سو ساٹھ بار بسم اللہ الخ لکہکر اپنے پاس رکہی انشاء اللہ تعالی اسکی اولاد زندہ رہیگی دیربی کہتے ہیں وقد جربت ذلک وصح واللہ علی کل شیء قدیر

برای ہلاک دشمن

اس جدول بسملہ کو ایک قطعہ رصاص پر لکہی اور بجای فلان کے نام دشمن کا رکہی پہر جلیت و ثوم احمر سے دہونی دیکے قریب آگ کی دفن کردی جو ہمیشہ جلتی رہتی ہو لیکن آگ رصاص کو نہ لگنے پائے ورنہ معمول لہ ہلاک ہو جائیگا اور عامل سامنے اللہ کی مطالب ہوگا پہر اس دعا کو اوس وقت پر پڑہے اللہم انی اسالک باسمک الاعظم وهو بسم اللہ الرحمن الرحیم الذی عنت لہ الوجوہ وخشعت لہ الاصوات ووجلت من خشیتہ القلوب ان تصلی وتسلم علی سیدنا

محمد وعلی آلہ وصحبہ ان تقضی حاجتی فی فلان اللھم ان کنت تعلم انہ یرجع عما ھو فیہ فاھدہ ووفقہ وان کنت تعلم انہ لا یرجع فانزل علیہ بلاء ک وسخطک وغضبک وانہ لک یا قائم یا قہار یا قادر یا مقتدر یا اللہ اس دعا کو سات بار پڑھکر سات سو بار دعا کرے ظالم ظلم سے باز آئیگا یا سریگا ہلاک ہو جائیگا فاتق اللہ فی ذلک کذا ذکرہ البونی فی شمس المعارف الکبری صورت وفق بسملہ یہ ہے

دوسری ترکیب اسکی بونی نے کتاب الرقیم میں یوں لکھی ہے کہ اسکو لوح رصاص پر لکھکر اور نام مطلوب وسط جدول میں رکھکر دن جمعہ کی جس ساعت میں چاہے نرم آگ سے حلتیت ولبان کا بخور کرے آگ سے

بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم	فلان
اللہ	الرحمن	الرحیم	فلان	بسم
الرحمن	الرحیم	فلان	بسم	اللہ
الرحیم	فلان	بسم	اللہ	الرحمن
فلان	بسم	اللہ	الرحمن	الرحیم

علیحدہ رکھے ورنہ معمول لہ ہلاک ہو جائیگا فاتق اللہ ایھا الفاعل واعلم ان العفو اعظم الوسائل زروق رحمنے بھی ترکیب اول کا ذکر شرح اسماء حسنی میں کیا ہے مگر الفاظ دعا کی قدرے تفاوت میں اور یہ کہا ہے کہ اس نقش کو نگین پر کندہ کرا کے حلتیت وزرنیخ سرخ سے دھونی دے واللہ اعلم اندیہ لکھا ہے وایاک ان یلحق النار الخاتم فیھلک فتحاسب بین یدی اللہ تعالیٰ

برای سوختن جن

آسیب زدہ کے کان میں سات بار اذان دے پھر فاتحۃ الکتاب ومعوذتین وآیۃ الکرسی و سورہ صافات وآخر سورہ حشر وسورہ طارق پڑھے وہ آگ میں باذن خدا جل جائیگا دیربی نے کہا مجرب صحیح معمول بہ مرارا واللہ علی کل شیء قدیر

برای حسن حال

غرہ محرم کو فاتحہ تین سو ساٹھ بار مع بسملہ پڑھکر یہ دعا کرے اللھم یا محول الاحوال حول حالی الی

احسن الاحوال نجی لک وفی نلک یا عزیز یا متعال وصلی اللہ علی محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم وہ شخص اوس سال ہر مکروہ سے محفوظ رہیگا جرب وصحت واللہ احمد ذکرہ ابو السیر القطان عن الشیخ بدر الدین

برای جای خوفناک

اگر کسی خوف کی جگہ میں ہو تو مع اپنے ہمراہیوں کے زمین پر بیٹھے بعض کی پشت طرف بعض کے ہو پہر او نپر ایک دائرہ سات بار آیۃ الکرسی پڑہتے ہوے کہینچے پہر یوں کہے ولا یؤدہ حفظہما وھو العلی العظیم وحفظًا من کل شیطان مارد وحفظا ذالک تقدیر العزیز العلیم وحفظناھا من کل شیطان رجیم انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون لہ معقبات من بین یدیہ ومن خلفہ یحفظونہ من امر اللہ اللہ حفیظ علیہم وما انت علیہم بوکیل ان کل نفس لما علیہا حافظ بل ھو قرآن مجید فی لوح محفوظ فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم پہر تین بار یا حفیظ کہے پہر یا حافظ احفظنا اللھم احرسنا بعینک التی لا تنام واکنفنا بکنفک الذی لا یرام پہر تین بار یا اللہ یا رب العالمین کہکر خاموش ہو جاے اور سب ہمراہی خاموش رہیں اگر ایک امت ثقلین یا ربیعہ ومضر داخل ہوگی تو بہی ان کو نہ دیکہیگی اور نہ ضرر دیگی اور نہ ایذا پونہچایگی بلکہ اسد اونکو اوس سے مخفی رکہیگا وقد جرب ذلک مرارا واللہ علی کل شئ قدیر

براے ہلاک عدو

اکتالیس کنکری لیکر ہر ایک کنکری پر ایک ایک بار سورہ یس پڑہکر ایک ایک کنکری کو ایک مغاک لطیف میں رکہکر بہ نیت ونام معمول کے نماز جنازہ پڑہکر مٹی سے توپ دے وہ جلد ہلاک ہو جایگا ذکرہ الشیخ ابو الفضل بن یعقوب وقد جربہ القائل وصح عندہ

وھو ثقہ

برای محموم یعنی تپ زدہ

ایک تاگا کتان کا لیکر اوس پر سورۂ الم نشرح پڑہے ہر کات پر گرہ لگائے یہ نوگرہ ہوویں بائیں ہاتھ پر محموم کے فوق کوع باندہ دے اللہ کے اذن سے جلد تر صحت یاب ہو جائیگا و ہذا مجرب وصحیح

برای امن مکان

سورۂ فیل کو ایک ظرف خام گل قدیم میں لکھکر اندر گہر وغیرہ کے دفن کر دی وہ موضع مامون رہیگا جب تک کہ یہ ظرف اسمیں باقی ہے۔ و ذالک مشہور مجرب۔

برائے دفع دشمن

نماز فجر میں الم نشرح رکعت اولی میں اور سورۂ فیل رکعت ثانیہ میں پڑہنے سے دشمن کا موئنھ اسکی طرف سے پہر جائیگا اور کوئی رستہ اسکو اسکی طرف نہ ملیگا سنوسی نے کہا من لازم ذالک لا یصل الیہ بلا علاق تھے غزالی رح نے اسکو ایک جماعت صلحاء اصحاب علوسی با وجود سہولت دوام کے نقل کرکے کہا ہے وھذا صحیح مجرب لا شک فیہ

ختم سورۂ انعام

برکت اس سورت جلیل کی ظاہر ہے نضیلت اوسکی نصر علی الاعداء و ہلاک اعداء میں مشہور ہے کثرت سے اس سورت کو پڑہے اور درمیان ہر دو اسم جلالہ کے دعا مانگے پہر بعد فراغ کی دعا کرے دیربی نے دونوں موضع کی دعا میں لکھی ہے اور بعض لوگ اسکو واسطی شفاء مریض کے اہم بار ترکیب خاص کی ساتھ پڑہتے ہیں سنوسی نے کہا کہ واسطے وجع مفاصل و سائر امراض کے اس سورت کو لکھکر پی لے اور بدن پر ملی تخفیف ہو جائیگی انتہے

برای ویرانی باغ وخانۂ دشمن

سورۂ نحل کو لکھکر دیوار یا باغ میں لٹکادے سارا باغ بے برگ و ثمر ہو جائیگا اور جس گہر میں

لگائی جائیگی ایک سال کے اندر ایسی احوال حادث ہونگی کہ ساری اعداد او جڑ جائیں گے
فلینظر اللہ فاعلہا ولا یعملہا الا الظالم یہی خاصیت سورہ نمل کی اسی ترکیب کے ساتھ ہے کہ
دشمن کی خانہ ویرانی اور باغ کی خشکی اسکی لکھکر لگانی سے ہو جاتی ہے وفاتت اللہ ولا نعمۃ الا استحقہ

برای کفایت ہم

ہر دن سات بار یہ آیت پڑہے حسبی اللہ لا الٰہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم
اللہ تعالیٰ اوسکے مہمات دنیا و آخرت کو کفایت کریگا صادق ہو یا کاذب اسکا ذکر بحوالہ
حدیث پہلے ہو چکا ہے دیربی کہتے ہیں فقف علی ہذا واعتبر فان کثیرا من الاذکار متوقفۃ
علی الصدق والحضور وقد عمت الرحمۃ فی ہذا الذکر دون سائر الاذکار حصلت بہ
الکفایۃ من الھموم الدنیویۃ والاخرویۃ لمن وفقہ اللہ وان لم یکن لہ قدم فی التوکل فھذہ
نعمۃ لا یقدر قدرہا ولا یقام بواجب شکرہا فللہ الحمد والشکر کذا ذکرہ السنوسی فی
مجرباتہ میں کہتا ہوں اسکا پڑہنا بعد نماز صبح و نماز مغرب کے سات سات بار حدیث میں
آیا ہے اور میں ہمیشہ اسکو پڑہا کرتا ہوں بے شبہ یہ مجرب ہے مجھکو بخوبی اسکا تجربہ حاصل ہو چکا ہے
وباللہ التوفیق اگرچہ اسکی سند حدیث میں قدری کلام ہے لیکن تجربہ اسکو صحیح بتاتی ہے۔

برای اذہاب خوف و فزع و ہم و غم و حزن

بعد بسملہ کے درود لکھکر آیت اولی سورہ آل عمران کی لکھے یعنی ثم انزل علیکم من بعد الغم امنۃ
نعاسا یغشی طائفۃ منکم الی قولہ الصدور دوسری آیت سورہ فتح کی محمد رسول اللہ تا آخر سورہ
پھر انکو اپنے پاس رکھے جمیع احوال میں برکت ہوگی اور اعدا پر نصرت ملیگی ہر غم و ہم دور ہوگا
جملہ امراض باطنہ اور ہر الم حادث فی البدن کو نافع ہے ہر دو آیت میں ساری حروف معجم
جمع ہیں انکو لکھے پاک برتن میں لکھکر دہن ورد زیت طیب یا شیرج سے محو کرکے دمامل دے

وطلوع وحراز وثالیل وقروح پر طلا کردی جلد باذن خدا زائل ہوجاینگی کما جرب مرارا
سنوسی نے کہا مجرب صحیح

برای حرز از خوف وفزع از راہزنان

محمد بن سیرین رح نے اسکا ایک قصہ بیان کیا ہی یہ ۳۳ آیتیں ہیں جو کوئی انکو رات میں
پڑہیگا وہ ہر درندہ و دزد سے اپنی جان ومال واولاد میں محفوظ رہیگا دیلمی کہتے ہیں انکا نام
آیات الحرس والحرز ہے ویقال ان فیہا شفاء من مائۃ داء مثل الجذام والبرص وما فیہا
لا تعد ولا تحصی انتہی میں کہتا ہوں ان آیات کا ذکر قول جمیل میں بہی واسطی زوال اثر سحر
وغیرہ کے آیا ہے اور شفاء العلیل میں انکو گنکر لکہدیا ہی اور شرح فی حکایت مذکور بطولہا
نقل کی ہی اور اس رسالہ میں طرف اوسکے اشارہ گذر چکا ہی وبعد الحمد۔ محمد بن علی رضی اللہ عنہ
نے کہا ہے کہ میںنے انکو ایک شیخ مفلوج پر پڑہا تہا اللہ تعالے نے انکی برکت سے اسکا فالج
دور کردیا وہی حجاب عظیم وحرز جسیم ومن قرأہا عند جبار امن من شرہ بعض عارفین نے
کہا ہی انکے ہمراہ یہ آیت بہی اضافہ کرے والہکم الہ واحد الآیہ واول سورہ حدید تا قولہ
بذات الصدور اور آخر سورہ توبہ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم
بالمومنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم ۱

برای رفع مصیبت وازالۂ کرب وہم

جو نصف شب میں وضو کرکے دو رکعت نماز پڑہکر رو بقبلہ ہوکر اس درود کو ہزار بار پڑہے
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد صلوۃ تحل بہا عقدتی وتفرج بہا کربتی وتنقذنی
بہا من وحلتی وتقیل بہا عثرتی وتقضی بہا حاجتی اللہ تعالی اوس مصیبت نازلہ کو بہت
جلد دور کردیگا فشد یدیک علی ہذہ الذخیرۃ فمنافعہا کثیرۃ قال السنوسی فی مجرباتہ انتہی ۱

وینبغی للعاقل اللبیب ان یکثر من الصلوٰۃ والسلام علی النبی الحبیب فان ذلک مجلب لکل

نفع ودفع لکل ضرر دنیا واخری وباللہ التوفیق

دواء ہم وغم

شعرانی رح نے منن کبری میں فرمایا ہے شیخ محدث امام امین الدین قدس سرہ نے مجھکو یہ حدیث

سنائی اور مجھکو اوسکا تجربہ بھی ہوا قال روینا بالسند المتصل الی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

قال رانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم حزینا فقال یا ابن ابی طالب مالی اراک حزینا

فقلت ھو ذاک یا رسول اللہ قال فمر بعض اھلک یؤذن فی اذنک فانہ دواء لکل

ھم قال علی فنعلت ذلک فزال عنی انتھی میں نے اس روایت کو کتاب الزاہر تالیف شیخ ابو الحسن

فرحون مالکی میں بھی دیکھا ہے کہ انہوں نے اسکو بسند متصل روایت کیا ہے اور کہا ہے جربتہ

فوجدتہ صحیحا کما جربہ جمیع رجال سندہ فوجدوہ کذلک ولو قدر ان احد الطعن

فی سندہ کان العمل علی التجربۃ انتھی وللہ الحمد

برای عزل ظالم

اپنے گھر میں شب جمعہ کو بعد نماز عشا کے طہارت پر داخل ہو کر ہزار بار یہ درود پڑھے اللھم

صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی الہ وصحبہ وسلم ہر سو بار درود کی اول یوں کہے یا اللہ استجیر

بک من فلان بن فلانۃ فخذ لی حقی منہ وہ شخص معزول ہو جائیگا اگر والی ملک ہے اور اسیر

وہیں نازل ہوگا یہ صحیح ومجرب ہے

برائے ہلاک عدو

تین دن روزہ رکھے ذی روح کو اور جو اس سے نکلتا ہے نہ کھائے تیسرے دن ایک ہزار

ڈلی نمک کی لیکر ہر ڈلی پر سورۂ تبت یدا بغیر بسملہ ایک بار پڑھے یہانتک کہ سو بار تمام کرے اور پھر

کے اول ایک بار دعا مانگی اسی طرح تمام الف تک کری پہر ایک سفید ہنڈی میں لپیٹ کر جلا
یا پہر اکسی اور جگہہ میں پہینک دیوے وہ فی الفور ہلاک ہو جائیگا مجرب صحیح لا شک فیہ فانہ اللہ تعالی
فیہ لانہ من الاعمال الجلیلۃ المہلکۃ فی الوقت والساعۃ دیربی نی کہا جرب وصح واعلم انہ کما یستجاب
لک یستجاب علیک ہلاک اوسکا موقوف ہی از ابت ملح پر اور جو عزیمت اول مین سو بار کے
پڑہی جاتی ہے وہ یہ ہی اللھم اہلک عدوی فلان بن فلانۃ کما اہلکت اعداء الانبیاء
والمرسلین واقہر فلان بن فلانۃ فی ہذہ الساعۃ اللھم یا قاہر یا ذا البطش الشدید یا فعالا
لما یرید اللھم اہلک عدوی فلان بن فلانۃ بحق سورۃ تبت یدا وبحروف تبت یدا
وبکلمات تبت یدا اللھم بسر انبیائک وبسر حبیبک محمد علیہ افضل الصلوۃ والسلام
وبسر قہر جلالک وبسر حق اسمائک انک قلت وقولک الحق ادعونی استجب لکم انک لا
تخلف المیعاد یا قاضی الحاجات یا مجیب الدعوات یا قادر یا قاہر انک علی کل شیء قدیر

ختم قرآن شریف

بعض علمائی کہا ہے ختم القرآن لقضاء الحاجۃ مجرب لا شک فیہ وان قرأہ علی ہذا الترتیب
کان اسرع للاجابۃ دن جمعے کے اول بقرہ سی آخر مائدہ تک سنیچر کو اول انعام سی آخر توبہ تک
اتوار کو اول سورہ یونس سی آخر سورہ مریم تک پیر کو طہ سے آخر قصص تک منگل کو عنکبوت سی آخر
ص تک بدھ کو زمر سی آخر رحمن تک جمعرات کو واقعہ سے آخر قرآن تک جب ختم کری سجدی مین جا کر
اللہ تعالی سی اپنی حاجت مانگی وہ باذن اللہ پوری ہوگی ایک طریقہ ختم کا پہلے بہی اس رسالی مین مفصلاً گذر چکا ہے

سبع منجیات

سورہ سجدہ سورہ یس سورہ دخان سورہ واقعہ سورہ ملک سورہ ہل اتی سورہ بروج بعض اہل علم نے
کہا ہے من داوم علی قراءتہن صباحا ومساء نجا من جمیع الآفات وناہیک بتسمیتہن المنجیات

برای نجات از نار

صوفیہ نے کہا ہے جو کوئی کلمۂ طیبہ لا الہ الا اللہ کو ستر ہزار بار پڑھیگا وہ آگ دوزخ سے آزاد ہو جائیگا اوسنے اپنی جان کو گویا نار سے خرید کر لیا ذکرہ الیافعی وابن عربی واوصی بالمحافظۃ علیہا لکن کسی نے حافظ ابن حجر سے پوچھا تھا کہ یہ حدیث کیسی ہے من قال لا الہ الا اللہ سبعین الفا فقد اشتری نفسہ من اللہ صحیح ہی یا حسن یا ضعیف سا وسکی جواب مین لکھا اما الحدیث المذکور فلیس بصحیح ولا حسن ولا ضعیف بل ہو باطل موضوع لا تحل روایتہ الا مقرونا ببیان حالہ انتہی ھکذا قالہ النجم الغیطی وعقبہ بقولہ لکن ینبغی للشخص ان یفعلہا اقتداء بالسادۃ وامتثالا لقول من اوصی بہا وتبرکا بافعالہم انتہی میں کہتا ہوں حدیث صحیح میں آیا ہے کہ لا الہ الا اللہ افضل ذکر ہے پھر اور حدیثوں میں حث فرمایا ہی اکثار ذکر پر اس بنیاد پر کثرت اس ذکر کی بے شبہہ افضل اذکار ہو سکتی ہی گو تعیین عدد ثابت نہو جو کوئی عالم اس کلمے کا ہو کر مرجاتا ہے یا یہ کلمہ آخر کلام اوسکا ہوتا ہے تو وہ بموجب حدیث صحیح مسلم داخل جنت ہوگا وللہ الفضل والمنۃ

برای امن از سوء خاتمہ

بعد سنت مغرب کے دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ وآیۃ الکرسی واخلاص ومعوذتین پڑھے سلام پھیر کر دس بار درود پڑھکر تین بار یوں کہی اللہم انی استودعک دینی فاحفظہ علی حیاتی وعند مماتی وبعد وفاتی ذکرہ الدمیری فی حیاۃ الحیوان الکبری مین کہتا ہوں اسکو سنوسی نے بھی اپنے مجربات میں ذکر کیا ہے لکن اس ترکیب سی کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے انا انزلنا دو بار اور سورۂ اخلاص سات بار پڑھے پھر سجدے میں دعای مذکور مانگے لکن لفظ دعا کا نزدیک انکی یوں ہی اللہم انی استودعک دینی وایمانی فاحفظہما علی ف

حیاتی وعند وفاتی وبعد مماتی پھر کہا ہی کہ ہو شفاء للصد ور السقیمۃ قال بعض العارفین
یا اللہ من یتکلم بالمواھب الربانیۃ والعلوم اللدنیۃ امن من داوم علی ھاتین الرکعتین امن
من سوء الخاتمۃ بفضل اللہ تعالی انتھی اسی کے مثل وہ روایت ہی جو حکیم ترمذی سے
منقول ہی کہ اونھوں نے رب العزت کو ہزار بار خواب میں دیکھا ہر بار سوال حسن خاتمہ کا کیا
فرمایا چالیس بار اور ایک روایت میں ۴۱ بار بعد نماز فجر قبل صبح یوں کہا کر یا حی یا قیوم
یا بدیع السموات والارض یا ذالجلال والاکرام نور قلبی بنور معرفتک یا اللہ یا اللہ یا اللہ
انتھی میں کہتا ہوں فضائل ان ہر سہ کلمات کے احادیث صحیحہ میں آئی ہیں اگرچہ یہ ترکیب
بعینہ وارد نہیں ہے وللہ الحمد

برای التباس امر

امام یافعی کہتے ہیں اگر کوئی امر ملتبس ہو اور انجام اسکا معلوم نہو اور چاہے کہ معرفت
اسکی حاصل ہو تو نماز عشا پڑھکر پہلوی راست پر روبہ قبلہ لیٹ کر سورہ واللیل و والضحی و
الم نشرح سات سات بار پڑھکر یوں کہے اللھم اجعل لی من امری فرجا ومخرجا سات بار
پہلی رات یا دوسری یا تیسری کوئی شخص آکر اسکو کہدیگا کہ مخرج کذا وکذا ہے۔

برای سکون دریا

وقت ہیجان بحر وتلاطم امواج کی ان حروف کو لکھکر دریا میں ڈالدی وہ ساکن ہو جائیگا
کھیعص ق الرحم ن انتھی ذکرہ الغزالی بعض نی کہا ہی کہ یہ احرف نورانیہ چودہ حرف ہیں
الر کھیعص طس حم ق ن جمعہا بعضہم بقولہ۔ طس سمعک النصیحۃ عبدالرحمن بن
عوف ان حروف کو لکھکر اموال ومتاع میں رکھدیتے تھے اور بعض علما وقت رکوب بحر کے
انکو یہ لکھتی تھی پوچھا تو کہا ما آمنت فی موضع من بحر او بر الا حفظ تعالیھا فی نفسہ ومالہ ذکرہ فی السلف والغر

حزب البحر

یہ دعا ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ سے ماثور ہے زین العابدین مناوی شرح حزب مذکور
مین کہتے ہیں بعض مشائخ راسخین نے کہا ہے ان التاثیر موقوف علی الاجازۃ والاستیذان
ومن لم یتاذن فھو کالقاصد لجواز البحر من غیر سفینۃ پہر کہا ہے کہ اس حزب کے لیے ایک
اعتصام واختتام ہے انتہی۔ دعاء مذکور مع اعتصام وغیرہ معروف ومشہور ہے۔ شعرانی رحمۃ اللہ
کتاب منن کبری میں نقل کیا ہے وسمعت سیدی علی الخواص رح یقول ایاک ان تبتدع لک
وردا فان الحق تبارک وتعالی لا یجالس عبدہ الا فیما شرعہ نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ولما اعترض بعض الفقراء علی حزب سیدی ابی الحسن الشاذلی رح المسمے بحزب البحر قال
للشیخ واللہ لقد اخذتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حرفا بحرف انتہی فان کنت
یا اخی من اھل ھذا المقام فابتدع لک حزبا والا فیما ورد فی الشریعۃ غنیۃ من ذلک انتہی

برای عین ونظرہ

یہ وہی عزیمت ہے جو گذر چکی عزمت علیک ایتھا العین الی آخرھا مگر اسکا شروع یوں ہے
بسم اللہ ولا ملاذ الا باللہ ۳ بار پہر فاتحہ پہر یہ دعا آمین تا گا نا ہے ہیں اگر کم یا زیادہ ہوا
تو نظر ہے والا فلا میں نے اسکا تجربہ بار ہا کیا ہمیشہ صحیح ومجرب پایا وللہ الحمد

تعویذ تپ

اسکو لکھکر بازو پر محموم کے باندھ دی باذن خدا جلد صحت ہوجائیگی یہ وہی دعا ہے جسمیں ام ملدم
آیا ہے اور قول جمیل سے نقل ہو چکی ہے اور محرر سطور کے تجربہ میں بارہا آئی ہے وللہ الحمد

ایضا برائے حمی

آیات تخفیف کو لکھکر باندھے جلد اچھا ہو جائیگا ذلک تخفیف من ربکم ورحمۃ یرید اللہ

يخفف عنكم وخلق الانسان ضعيفا الآن خفف الله عنكم وعلم ان فيكم ضعفا انسى پهلى بسم الله اور آخر مین درود لکھی اور اگر اس آیت کو زیادہ کردی تو اور بھی احسن ترہی قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم اور اس آیت کو بھی اضافہ کری ربنا اکشف عنا العذاب انا مومنون وقولہ تعالی وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یمسسک بخیر فھو علی کل شیء قدیر اور ذکر اسکا مجملاً پہلے بھی ہو چکا ہے

حجاب القرنار والتوابع

یہ ایک حجاب عظیم ہی مثل اسکی ذخائر مین نہین ملتا بارہا اسکو کیا صحیح پایا و للہ الحمد ماہ سوم یا پنجم یا ہفتم مین لکھی اور طلس حروف سی بچے اور کاتب طہارت کامل پر ہو اور اسکو ترعتیق مین مثل حجاب کے لٹکادی پہلے بسم اللہ لکھی ۵ بار پھر صلی اللہ علی محمد ۴۰ بار پھر لا الہ الا اللہ چالیس بار پھر محمد رسول اللہ ۴۷ بار پھر آمنت باللہ ۵۰ بار پھر واعتصمت باللہ ۵۳ بار پھر حسبی اللہ ۸۷ بار پھر توکلت علی الحی الذی لا یموت ۳۴ بار پھر لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۴۰ بار پھر آیۃ الکرسی تا خالدون پھر للہ ما فی السموات وما فی الارض تا آخر سورۃ تمام وکمال

برای رعاف یعنی خون بینی

اس آیت کو ان اللہ یمسک السموات والارض ان تزولا ولئن زالتا ان امسکھما من احد من بعدہ انہ کان حلیما غفورا۔ وقیل یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی وغیض الماء لکھکر سر شخص مرعوف کی رکھکر ان آیات کو پڑھکر یون کہی کفا بہا الرعاف بحق الواحد القہار العزیز الجبار اسکو دیربی نہی مجرب کہا ہے

برای قوت جماع

سبز پتی پودینے کی لیکر شکر سفید کے ساتھ کوٹ کر چند بار لگاتار استعمال کرے مقوی مجرب صحیح ہے۔

برای شئے ضائع شدہ

یا حفیظ ایک سو اونسیں بار بنیت زیادت و نقصان پڑہکر یون کہے انہا ان تک مثقال حبة من خردل فتکن فی صخرة او فی السموات او فی الارض یات بہا اللہ ان اللہ لطیف خبیر اسکو بھی ایک سو اونسیں بار پڑہے اللہ تعالی اس ضائع کو پھیر لائیگا اور ضائع ہونے سے محفوظ رکھیگا صحیح مجرب ہے ایک جماعت سلف وقت تلف ہونے کسی شئے کے سورہ والضحی پڑہتی تھے وہ شئی انکو ملجاتی تہی وقد تقدم البیان فی ہذہ الرسالة

برای شناخت دزد

دو آدمی آمنے سامنے بیٹہکر ایک ابریق کو شہادتین پر اٹھائیں اور نام متہم کا ابریق پر لکہیں اور سورہ یٰس و جعلنی من المکرمین تک پڑہیں اگر وہی شخص دزد ہے تو ابریق اسکے گرد گردش ہوگی ورنہ اسکا نام مٹاکر دوسرے شخص متہم کا نام لکہیں واحدًا بعد واحدٍ جسکے نام پر ابریق چکر کہائے وہی سارق ہے وذلک مجرب صحیح وقد جرب وصح

برای طرد بق و برغوث و نمل و موش

چار پرچے کاغذ پر لکہکر اوس جگہ چسپکا دے جہاں یہ چیزیں ہوں یٰس والقرآن ص والقرآن ق والقرآن لو انزلنا ہذا القرآن لئن لم تنتہوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم اذہب ایہا البق والبرغوث والنمل باذن الملک الحق وبالف لاحول ولاقوة الا باللہ العلی العظیم پہران اوراق کو لبان ذکر کے حصے سے بخور کرے

فصل اعمال مجربات امام شیخ محمد بن یوسف سنوسی حسنی رحمہ اللہ تعالی

برای درازی عمر و حفظ از مرگ

جو شخص اس آیت شریف سورہ توبہ کو لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم

حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الٰہ الا ہو علیہ توکلت
وھو رب العرش العظیم دن یا رات مین پڑھیگا اوس دن نہ مریگا نہ مقتول ہوگا نہ کوئی
زخم آہن او سکو لگیگا قرطبی نے اسکو کنز الابرار مین روایت کیا ہی یہ روایت جب بعض صالحین
کو پہونچی اپنی بیماری مین او سکو پڑھنا شروع کیا گمان ہوتا ہے کہ وہ شخص ہفتاد سالہ تھا وہ
ہمیشہ اسکو پڑھتا ایک سو تیس برس تک زندہ رہا جب اللہ نے اوسکا مرنا چاہا حضرت کو خواب
مین دیکھا فرمایا کب تک تو ہم سی بھاگتا رہیگا اوسنے آیت کا پڑھنا چھوڑ دیا وہ مر گیا فسبحان
من یمحو ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب

برای جمع میان احبہ

جس شخص کا دل کسی مکان خاص سی متعلق ہو یا کسی شے گم شدہ سی اور چاہے کہ اجتماع
حاصل ہو تو صدق نیت سے یون کہی اللھم یا جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ان اللہ لا یخلف
المیعاد اجمع بینی و بین کذا و کذا اللہ قادر ہے ہر شے پر درمیان اسکے اور اوس شخص کی
اجتماع بخشیگا وھو عجیب جدا وفیہ سر لطیف لارباب الجمع بعد الفراق ولمن یرید الجمع
بین فنون العلم والتمکن فی جمیع المقامات والاحوال السنیۃ وباللہ التوفیق

برای قوت بر طاعت

ایک پارچہ ابریشم سفید پر نام خدا دو دفعہ لکھے اور محمد رسول اللہ ۳۵ بار اور الحمد للہ ۳۵ بار
بعد نماز جمعہ کے لکھے اللہ اوسکو قوت طاعت و بر پر بخشیگا اور ہمزات شیاطین سی کفایت
کریگا اور جو شخص اس کتابت کو اپنے پاس رکھیگا اوس کی ہیبت لوگون کے دلون مین پیدا
ہوگی اور جو شخص ہر دن وقت طلوع آفتاب کے ہمیشہ اوس مین نظر کریگا اور حضرت پر
درود بھیجیگا وہ حضرت کو کثرت سی خواب مین دیکھیگا

برای رویت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درخواب

دو رکعت نماز پڑہی ہر رکعت مین فاتحہ ایک بار اور سورہ اخلاص سو بار پڑہکر یہ پڑہی یا رب یا محسن یا مجمل یا منعم یا متفضل اری وجہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو حضرت کی رویت ہوگی

برای حفظ از سلطان ظالم و دزد و درندہ وگزندہ

آیۃ الکرسی اور سہ آیت سورۂ اعراف ان ربکم اللہ تا محسنین وصافات تا لازب وسورہ رحمن تا فتنصران پڑہے ان سب آفات سی محفوظ رہیگا یہ انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سی مروی ہی خواہ دن مین پڑہے یا رات مین ہو بھی عجیب چیزاہی

برای اقبال خلق

یا ایھا الذین امنوا لا تکونوا کالذین اذوا موسی تا وجیھا والقیت علیک محبۃ منی یحبونھم کحب اللہ والذین امنوا اشد حبا للہ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین او من کان میتا فاحییناہ تا کذلک زین فلما راینہ اکبرنہ تا ملک کریم۔ وقل الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا ان آیات کو کثرت سی پڑہنی مین سارا جہان اسکی طرف متوجہ ہوجائیگا اور اسکو دوست رکہیگا وہو سر عجیب جوگ

برای دفع ثقیل

جب ایسا شخص پاس آبیٹھے جو گران گذری تو چپکے سے اس آیت کو پڑہی وہ جلد اوٹھ جائیگا تذروہ الریاح وکان اللہ علی کل شیء مقتدرا ربنا اکشف عنا العذاب انا مؤمنون یومئذ یصدر الناس اشتاتا انفروا خفافا وثقالا

برائے حل معقود

سورۂ بقرہ کو ایک برتن میں لکھکر اور پانی میں دھو کر بعد غسل بدن کے اذان سے نہاوے بحکم خدا حمل ہو جائیگا وھو عجیب

برای ولادت مولود ذکر

ناف پر عورت کی بحالیکہ وہ سوتی ہو ہاتھ سے مسح کری اول حمل میں اگرچہ شروع ماہ سوم میں کیون نہو پہر تین بار یون کہی اللھم ان کنت خلقت خلقا فی بطن ھذہ المرأۃ تکون ذکرا واسمیہ محمدا بحق محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین ھذا من الفوائد المجربۃ

برای عرق النسا

ایک الیہ گوسفند اعرابیہ لیکر آب گوشت طیار کری اور اسکے تین حصے بنائے ہر دن نہار مونھ ایک حصہ پی لی سنوسی کہتے ہین وھو مجرب صحیح من غیر تراخ وقل استعمل لا کثر من اربعین رجلا فبرؤا بیوکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم یہ علاج ایک حدیث مرفوع مین بہی آیا ہے -

برائے توسیع رزق حلال

ہر جمعہ کو وقت شروع اذان کے ستر بار یوں کہی اللھم یا غنی یا کریم اغننی بحلالک عن حرامک وبفضلک عمن سواک اس عدد کو درمیان اذان اول کے پورا کری ختم ہونے کے پہلے عبد الرحمن ثعلبیؒ استعمال اس عدد کا بعد نماز ہر جمعہ کی رو بہ قبلہ ہو کر کرتے تہی جب تک پڑہ نہ لیتی کسی سی بات نہ کرتی وہ کہتی ہیں وجدت برکتہ سنوسی نی کہا فداوم علی ھذا تجد برکتہ فالعلیل من التجربۃ وھو عجیب جلیل رزقنا اللہ رزقا حلالا لا اثم فیہ ولا تبعۃ بمنہ وکرمہ

برائے قضاء حاجت

ابو عبد اللہ مغربی نے کہاہی میںنے حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کیا میری ایک حاجت ہی میں کس چیز سے توسل کروں فرمایا جسکو کچھ حاجت ہو وہ سجدی میں باشارہ

سایہ چالیس بار دعاء یونس علیہ السلام کہے اسکی دعا قبول ہوگی رواہ الحافظ عن ابی اسحاق
ابراھیم بن شیبان اور حدیث میں آیا ہے من دعا بدعوۃ یونس علیہ السلام استجیب لہ ترکیب
اسکے ختم دعا کا پہلے اس رسالے میں گذر چکا ہے

برای تفریج ھم کربت

جسکو کوئی فکر یا تنگی معاش یا بلا پہنچے وہ ان کلمات کو لکھکر آب رواں میں ڈالدے اسکا درد
ہم کو دور کریگا بسم اللہ الرحمن الرحیم من العبد الذلیل الفقیر الی المولی الجلیل رب انی
مسنی الضر وانت ارحم الراحمین اللھم بحرمت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اکشف ضری و
ھمی و فرج عنی غمی یہ عمل منجملہ نوادر مجربہ کے ہے ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ ان کلمات کو
کہے اللھم انی اسالک خوف العالمین لک وعلم الخائفین منک ویقین المتوکلین علیک اگر
کہنے سے فرج ہم قرت عین طول فرح ہوگا سنوسی نے کہا کل ذالک مجرب سمولہ انتھی

برای حفظ از احتلام

سوتے وقت والسماء والطارق وما ادرٰک ما الطارق النجم الثاقب ان کل نفس لما علیھا حافظ
تک پڑھے پھر کہے صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وکذب الشیطان وحدہ اور سکو احتلام ہوگا اسیطرح
اگر داہنی ران پر آدم اور بائیں ران پر حوا لکھیگا تو بھی احتلام سے بچا رہیگا

آیات شفاء

ان آیات کو لکھکر استعمال میں لائے سنوسی کہتے ہیں قد استعملتھا لرجل بلی بھذا المرض فکتبت
لہ الآیات وشربھا ایا ما فبرئ وتدھن بھا ایاما فبرئ ولم یبق بہ اثر وینبغی لکاتبھا ان یتیقن
الشفاء ببرکۃ کلام اللہ وکلام رسولہ لان اللہ یعطی الاجر علی مقدار نیۃ صاحبھا وھی ویشف
صدور قوم مومنین قل ھو للذین امنوا ھدی وشفاء وشفاء لما فی الصدور وننزل من

القرآن ما هو شفاء و رحمۃ للمومنین یخرج من بطونہا شراب مختلف الوانہ فیہ شفاء
للناس واذا مرضت فهو یشفین - وقد مرض ولد لبعض الصالحین بالحمی فاعیا الاطباء
داؤہ فرای ابوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی النوم فشکا لہ مرض ولدہ فقال لہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این انت من آیات الشفاء فکتبها لہ ابوہ فی اناء وسقاها الولدہ فبری
فی الحین فللہ سبحانہ وتعالی الشفاء لنا ولکم من هول اللدین بجاہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم عدد خلقہ ورضا نفسہ وزنۃ عرشہ ومداد کلماتہ انتہی مین کہتا ہون کہ
حکایت مرض ولد کی قشیری سے ماثور ہے اور ذکران آیات کا بیشتر ہوچکا مجھکو بہی تجربہ
انکا شفاے مرض مین حاصل ہوچکا ہے وللہ الحمد

برای استحصال خیرات دارین

اسماء الٰہی مفصلہ ذیل کو کہ بیس نام مبارک ہین اپنا ورد روزانہ مقرر کری یا اللہ یا سمیع یا علیم
یا سریع یا واسع یا عدل یا علی یا عظیم یا متعال یا عزیز یا غفور یا باعث یا فعال یا رافع
یا معید یا معبود یا مانع یا نافع یا جامع یا بدیع سنوسی کہتے ہین ومن الذخائر النفیسۃ ان
من ذکر هذہ الاسماء کل یوم عند طلوع الفجر سبعا وسبعین مرۃ وکانت من جملۃ وردہ یر
برکتہا من الخیرات فی دینہ ودنیاہ ونفسہ اشیاء عجیبۃ حتی لاتکاد همتہ تتعلق
باحد من الخلق وسخر اللہ لہ الخلق بحسب مرادہ وهی عشرون اسما وهو عجیب انتہی -

برای رویت حبیب زندہ یا مردہ

پاک لباس سفید وفراش پاک پر علحدہ اہل خانہ سے سوئے پہلے دو رکعت نماز پڑہے
رکعت اولی مین بعد فاتحہ سورۂ والشمس وضحاہا سات بار دوسری رکعت مین بعد فاتحہ
واللیل اذا یغشی سات بار پہر سلام پہیر کر بقدر طاقت درود پڑہی اور یہ خاتم لکھکر پیچے سرکے

رکھ کے سو جائے بحکم خدا جس امر کی نیت ہو گی وہ ظاہر ہو گا خاتم یہ ہے

ال م ص
الم ص ا
م ص ال
ص ال م

اور اگر یہ مطلب ہو کر خواب میں غائب کو دیکھے اور معلوم کرے کہ وہ مردہ ہے یا زندہ یا اس سے کچھ سوال کرنا چاہے تو وقت خواب کے وضو کر کے جا نماز پاک بچھا کر فراش طاہر پر رو بقبلہ جانب یمین پر آرام کرے اور سات بار والشمس وضحیہا اور سات بار واللیل اذا یغشی اور سات بار والتین اور سات بار قل ھو اللہ پڑھے پھر کہے اللھم ارنی فی منامی کذا وکذا واجعل لی من امری فرجا ومخرجا وارنی فی منامی ما استدل بہ علی اجابۃ دعوتی اگر پہلی رات کچھ دیکھے تو فبہا ورنہ دوسری تیسری ساتویں رات تک ضرور ہی کچھ معلوم ہو گا اگر کچھ بھی نظر نہ آیا تو جان لینا چاہیے کہ عمل میں کچھ فرق پڑا سنو یہی ہیں الف مجرب صحیح

برای زیادت عمر ووقایت از سوء خاتمہ ونصر بر دشمن ووسعت رزق

صبح وشام میں تین بار یہ کلمات کہا کرے سبحان اللہ ملء المیزان ومبلغ العلم ومنتہی الرضوان وزنۃ العرش

حفیظ

جو شخص اسکو سات بار سفر میں کہکر ہاتھ سے ہر چہار طرف اشارہ کریگا وہ ہر برائی سے محفوظ رہیگا اگر سامان وصندوق میں اسکو لکھکر رکھدیگا تو چوری سے امن میں رہیگا اللہ حفیظ لطیف قدیم ازلی حی قیوم لا ینام

برای تسلی از زن غیر میسر

جس شخص کا دل کسی عورت سے متعلق ہو اور اس سے نکاح کرنے پر قدرت نہو سکے اور یہ چاہے کہ اس سے متسلی ہو اور اسکو بھول جائے تو ان حروف کو ہتیلی پر لکھکر نہار منہ چاٹ لے یا برتن میں لکھکر پی لے تین دن ایسا کرے اسکو بھول جائیگا اب ق ال د ول د ر ک م ہ پھر آیت پڑھے الیوم ننسا کم کما نسیتم لقاء یومکم ھذا فنسی ما قدمت یداہ ولقد عھدنا الی آدم من قبل فنسی ولم نجد لہ عزما کذلک فنسی فلان بن فلانۃ کذا وکذا انشاء اللہ تعالی پھر خطرہ اسکا دل میں نہ آئیگا کما ھو مجرب

برای زوال حب

جس شخص پر غلبہ شہوات جسمانیہ کا ہو وہ ایک ظرف نظیف میں ہر وہ نام اللہ تعالی کا جس
حرف یاء تحتانیہ منجملہ اسماء حسنی کے آیا ہے جیسے حلیم قدیر علیم علی عظیم رحیم عزیز کریم لکھکر نہار منہ
سات دن تک پی لیا کرے دل میں جوش محبت باذن خدا سرد پڑ جائیگا۔

برای انجاح حاجت

جب واسطے کسی کام کے کسی کے پاس جائے تو راہ میں یہ آیت پڑھتا جاوے اللہ تعالی اس حاجت
کو آسان کردیگا ولما دخلوا من حیث امرھم ابوھم ما کان یغنی عنھم من اللہ من شیء الا حاجۃ
فی نفس یعقوب قضاھا اسکو سات بار پڑھے

برای حفظ ودیعت ومتاع

جب چور اور ہر موذی سے بچانا اپنی سامان کا منظور ہو تو بسم اللہ الخ لکھکر یہ دعا اسمیں رکھدی
باذن خداوہ ودائع وامتعہ سارق ولص وہر موذی سے محفوظ رہینگے یا حفیظ لا ینسی ویا من نعمہ
لا یحصی ویا من لہ العروۃ الوثقی ویا من لہ العزۃ والثنا یا من لہ الاسماء الحسنی احفظ کذا وکذا بما
حفظت بہ الارض والسماء الحاجات ظھری فی حفظ ذلک الی الحی القیوم فانک قلت وقولک
الحق فی کتابک المنزل انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم انتھی

برای صلح بین الزوجین

اس آیت کو لکھدی وان خفتم شقاق بینھما فابعثوا حکما من اھلہ وحکما من اھلھا ان
یریدا اصلاحا یوفق اللہ بینھما وقولہ یصلح لکم اعمالکم وقولہ وان امرأۃ خافت من بعلھا
نشوزا او اعراضا فلا جناح علیھما ان یصلحا بینھما صلحا والصلح خیر وقولہ عسی اللہ ان
یجعل بینکم وبین الذین عادیتم منھم مودۃ

برای تسہیل ولادت

ایک پاک برتن میں یہ آیات لکہی کانھم یوم یرونھا لم یلبثوا الا عشیۃ او ضحٰھا و قولہ لقد کان فی
قصصہم عبرۃ لاولی الالباب ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل
شیء وھدی ورحمۃ لقوم یؤمنون ۵ کانھم یوم یرون ما یوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار
بلاغ اذا السماء انشقت واذنت لربہا وحقت واذا الارض مدت والقت ما فیہا وتخلت پہر اسکو
پانی سے محو کرکے پلا دے اور کچھ پانی شکم و ناف پر چہڑک دے باذن خدا جلد بچہ پیدا ہو جائیگا
اسی طرح لٹکانا شب یمانی کا بائیں ران پر سرعت ولادت کے لیے بحکم خدا نافع ہے

ایضا برای تسہیل ولادت

ب	ط	د
ز	ہ	ج
و	ا	ح

ان کلمات کو ایک پرچہ کاغذ پر لکھکر عورت کے باندھ دے اسکو بعض اہل علم
نے مجرب صحیح کہا ہے مجکو اسمیں فقط اتنا تامل ہوا کرتا ہے کہ ان حروف میں کوئی
امر خلاف شرع نہو اسلیے کہ نہ معنی انکے معلوم ہیں اور نہ الفاظ مفہوم لکن اس بنیاد پر کہ یہ عمل ان
علماء عاملین کا ہے جو شرک و بدعت سے ظاہرا بمراحل دور ہیں امید ہوتی ہے کہ موافق حق ہوں وقد
جرب وصح باذن اللہ تعالی واللہ اعلم ولہذا اس رسالہ میں حروف و اعداد و اوفاق کا ذکر
کرنا یک قلم موقوف رکہا ہے اور حتی الامکان اعمال آیات یا کلمات متضمنہ توحید خالص کو الفاظ شائع سے اختیار کیا گیا ہے

برای تپ

بسم اللہ الرحمن الرحیم براءۃ من اللہ العزیز الحکیم لفلان بن فلانۃ من کل ما یعرض لہ باذن اللہ قلنا
یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراھیم فارادوا بہ کیدا فجعلناھم الاخسرین ۱۰ او کالذی مر علی قریۃ وھی
خاویۃ علی عروشہا الی قولہ قدیر اسکو لکھکر گلے میں محموم کی لٹکا دے انشاء اللہ تعالی صحت ہو جائیگی

برائے دفع جن

اس آیت شریف کو لکھکر مجنون پر لٹکا دی باذن خدا جن بھاگ جائیگا لو انزلنا ھذا القران علی جبل لرایتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ و تلک الامثال نضربہا للناس لعلہم یتفکرون ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ ہو الرحمن الرحیم ہو اللہ الذی لا الہ الا ہو الملک القدوس السلام المؤمن المہیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما یشرکون ہو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنیٰ یسبح لہ ما فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم ٥ قل اوحی الی تا شططا ٥

برای دفع وسوسہ شیطان

جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالی درمیان اوسکے اور درمیان وسواس شیطان کے حائل ہو جائے وہ یہ دعا پڑھے یا اللہ الرقیب الحفیظ الرؤف الرحیم یا اللہ الحی الحلیم العظیم الرؤف الکریم یا اللہ الحی القیوم القائم علی کل نفس بما کسبت حل بینی وبین عدوک وباللہ التوفیق وصلی اللہ علی سیدنا محمد عدد ما احاط بہ علمک واحصاہ کتابک ھذا اخر ما ذکرہ السنوسی رح

فصل بیان میں اذکار وادعیہ ماثورہ کے کتاب عدۃ الحصن الحصین سے بروایات مرفوعہ صحیحہ اللہم حققنا بذلک

دعای صبح وشام

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم ۳ بار بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئ فی الارض ولا فی السماء وہو السمیع العلیم ۳ بار اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق ۳ بار قل ہو اللہ احد قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس ۳ بار اللہم بک اصبحنا وبک امسینا وبک نحیی وبک نموت والیک النشور وقت شب کے الیک المصیر کہے اللہم انی اسالک العفو والعافیۃ فی دینی ودنیای واہلی ومالی اللہم استر عورتی وامن روعتی اللہم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی ۷ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و

لہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر ۱ بار یا سو بار یا دو سو بار پڑھے رضینا باللہ ربا و بالاسلام دینا و محمد
رسولا ۳ بار یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اصلح لی شأنی کلہ ولا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین اللھم انت
ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما
صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت حسبی اللہ لا الہ الا
ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم ۷ بار سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ۰ بار سبحان اللہ
الحمد للہ لا الہ الا اللہ اللہ اکبر سو بار اور بعد ہر نماز کے ۳۳ بار ہر کلمہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر لا الہ الا اللہ
واللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا الہ الا اللہ ولا شریک لہ لا الہ الا اللہ لہ الملک ولہ الحمد لا الہ الا اللہ ولا
حول ولا قوۃ الا باللہ ہر سہ قل سوای کافرون رات کو تین بار پڑھکر دم کر کے سارے بدن پر ہاتھ
پھیرے اور آیۃ الکرسی مع تسبیح فاطمہ پڑھے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ ۳ بار
سوتے وقت فاتحہ وسورہ اخلاص وکافرون پڑھکر سوئے جب جاگے کہے الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا
والیہ النشور بستر پر کروٹ لے تو کہے لا الہ الا اللہ الواحد القھار رب السموات والارض وما بینھما العزیز
الغفار دعا ان کلمات کے ساتھ مانگے لا الہ الا اللہ یا قدیر ولا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ یا
ذا الجلال والاکرام یا ارحم الراحمین لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین اسم اعظم اللہ لا الہ
الا ھو الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا و
اجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرۃ

ادعیہ بلا قید صبح و شام

برای ہم و غم و حزن لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السموات
ورب العرش الکریم توکلت علی الحی الذی لا یموت والحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک
فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اللھم رحمتک ارجو

واسرافیل وآل ابراهیم واسمعیل واسحق عافنی ولا تسلطن احدا من خلقک علی بشیء لا طاقة لی به
اللّٰهم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک سبحان الله وبحمده عدد خلقه و
رضاء نفسه وزنة عرشه ومداد کلماته اللّٰهم اغفر للمؤمنین والمؤمنات اللّٰهم انا نعوذ بک من
جهد البلاء ودرک الشقاء وسوء القضاء وشماتة الاعداء اللّٰهم انی اسألک المعافاة والعافیة
فی الدنیا والآخرة اللّٰهم اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ۝

ختم حصنِ حصین

شیخ شمس الدین محمد بن محمد بن محمد جزری شافعیؒ متوفی ۸۳۳ھ کو تیمور لنگ نے بلایا تھا وہ بھاگ کر اس
کتاب کے ساتھ متحصن ہو گئے حضرتؐ کو خواب میں بجانب دست راست بیٹھا دیکھا فرمایا تو کیا چاہتا ہے
عرض کیا میرے اور مسلمانوں کے لیے دعا کیجیے حضرتؐ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کر کے ہاتھ موںھ پر پھیرا شب پنجشنبہ
کو یہ واقعہ ہوا شب یکشنبہ کو دشمن بھاگ گیا اللہ نے اس کتاب کی برکت سے تفریج کرب مسلمین فرمائی ۷۹۱ھ
میں اس تالیف سے وہ فارغ ہوئے تھے دمشق ہر طرف سے حصار سخت میں تھا دروازے شہر کے پتھر دل سے
چن دیے گئے تھے رسد آب و دانہ کی بند تھی ہر شخص کو اپنی جان و مال پر خوف تھا ہاتھ دعا کے
طرف آسمان کے مرفوع تھے اور ظاہر شہر کو آگ لگا کر جلا دیا تھا اور خلق کو لوٹ چکے تھے اس کتاب کی برکت
سے وہ بلا دور ہوئی کسی نے خوب کہا ہے ؎ اِن نابک الامر المهول ✣ اذکر اله العالمینا
واذا بغی باغ علیک ✣ فذ ونک الحصن الحصینا ✣ یہ کتاب تالیف کے دن سے اس دم تک شرفا و
غربا و طبقۂ اہل علم میں رائج ہے اسکی تاثیرات سب پر روشن ہیں طریق اسکی دعوت کا بعض علماء راسخین سے
اس طرح پر مروی ہے کہ شب پنجشنبہ کو بعد نماز فرض یا سنت یا نفل کے شروع کرے شروع سے پہلے حضرت
پیغمبرؐ و صحابہؓ سے بیشتر یکشنبہ کو تمام کرے یا پنجشنبہ کو شروع کر کے روز یکشنبہ کو ختم کرے یہ چار دن ہوئے پہلے
دن اول کتاب سے کیفیت صلوٰۃ تک پڑھے دوسرے دن دہاں سے اقوال الخلاء یا کوہ تمرة تیسرے دن

فصل الادعیة التی هی غیر مخصوصة تک جوتهی دن تا آخر کتاب پهر اول کتاب سی شروع کری اور
هر چار دن میں پورا کری حصص مذکوره پر خواه ختم ایک بار کری یا سات بار یا چالیس بار اور یہ تم
ہے اجابت مین لکن ساته حضور دل اور یقین اجابت کی اور حروف علامات کو انهیں حرکات سے
جو اسامی اصلیه میں واقع ہوئے ہیں پڑہی حال اس کتاب کے شروح کا اتحاف النبلاء میں لکها ہی اس
کتاب کا ایک ملخص ہی جو خود جزری رح نے کیا ہی اور اسکا نام عدة الحصن الحصین رکها ہی اسمیں
التزام روایات صحیحه قویه کا کیا ہی فی الحال وہ ملخص حسب فرمایش میری طبع ہونیوالی ہی ملحق بقرآن شریف اگر
کسی سے ختم اصل کتاب کا نہو سکی تو پهر اسی ملخص پر اکتفا کری انشاء الله تعالی منافع بیشمار اور رفع کرب
وبلایا میں اثر عظیم پائیگا میر اجہاز سفر حج میں ڈوبنے اور ٹوٹنے کو تہا حصن حصین کو ایک بار
ختم کیا وہ بهی بلا رعایت اس دعوت کے الله نے مجهکو صحیح سالم مکہ معظمہ پونہچا دیا ولله الحمد والمنة

دلائل الخیرات

یہ کتاب ابو محمد عبد الله بن محمد بن سلیمان جزولی شریف حسنی رح کے صیغہای صلوة میں تالیف ہی اور
اہل علم میں متداول اگرچہ بعض محققین نے اسکے بعض الفاظ پر انتقاد کیا ہی لکن اکثر لوگ اسکی شیوخ
سے لیتی ہیں اور ایک ہفتہ میں اوسکا وظیفہ ختم کرتی ہیں مولف رح نے چوده برس خلوت میں عبادت
کی ایک خلق کثیر نے انکے ہاته پر توبہ کی تہی انکی کرامات مشہور ہیں شارح دلائل محمد مہدی لکہا ہے
وکان واقفا عند حدود الله عاملا بکتاب الله وسنة رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم توفی مسموما
فی صلوة الصبح اما فی السجدة الثانیة من الرکعة الاولی او فی السجدة الاولی من الرکعة الثانیة سادس عشر
ربیع الاول عام سبعین وثمانمائة ثم بعد سبع وسبعین سنة من موته نقل من سوس الی مراکش
فدفنوه بریاض العروس منها ولما اخرجوه من قبره وجدوه کهیئته یوم دفن لم تعد علی الارض
ولم یغیر طول الزمان من احواله شیئا واثر الحلق من شعر راسه ولحیته ظاهر کحالة یوم موته اذ کان

قریب عهد بالحلق وقبره براکثر علیه جلالة عظیمة ومهابة کبیرة وسطوة ظاهرة والناس یزدحمون علیه
ویکثرون من قراءة دلائل الخیرات عنده وثبت ان رائحة المسك یوجد من قبره من کثرة صلوته
علی النبی صلی الله علیه وآله وسلم وطریقته شاذلیة ولکلام کثیر فی الطریق انتهی ملخصًا من شرحه المسمی
بمطالع المسرات هکذا وجدت بخط سیدی الوالد المرحوم حسن بن علی الحسینی البخاری القنوجی
رحمهم الله تعالی والد مغفور کو اجازت اس کتاب کی شیخ عبدالحق بن فضل الله رح سے حاصل تھی اس
قسم کی کتابیں اور بھی بہت ہیں جیسے جواہر مضیئه اور شفاء الاسقام وغیره لکن شہرت وقبول میں
یه کتاب مشار الیه ہی اسمیں شک نہیں ہی که صیغ ماثوره کی قراءت افضل واکمل ہی صیغ غیر ماثوره سی اگرچه
انشاء صیغ صحیحة المعانی فصیحة المبانی کو اہل علم نے جائز رکھا ہی تمام بحث اس مقام کی ہماری کتاب
نزل الابرار میں ہی میں نے ایک مدت دراز تک دلائل الخیرات کو قراءت کیا تھا بعض الفاظ اس کتاب
کے ہر چند ماؤل ہوں لائق اسقاط کے ہیں جیسے که قندیل عرش الله ونحوها قاری کو چاہیے که
عوض انکے الفاظ ماثوره اختیار کرے تاکه ضیق خلاف سی عافیت میں رہی وبالله التوفیق۔

برای دفع سحر وحرز از شیطان و دزدان و درندها

الم ذلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين الذين يؤمنون بالغيب ويقيمون الصلوة ومما رزقناهم
ينفقون والذين يؤمنون بما انزل اليك وما انزل من قبلك وبالاخرة هم يوقنون اولئك على
هدى من ربهم واولئك هم المفلحون الله لا اله الا هو الحي القيوم لا تاخذه سنة ولا نوم له ما في السموات
وما في الارض من ذا الذي يشفع عنده الا باذنه يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يحيطون بشيء
من علمه الا بما شاء وسع كرسيه السموات والارض ولا يؤده حفظهما وهو العلي العظيم لا اكراه في
الدين قد تبين الرشد من الغي فمن يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقى
لا انفصام لها والله سميع عليم الله ولي الذين امنوا يخرجهم من الظلمات الى النور والذين كفروا

اولیاؤهم الطاغوت یخرجونهم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار هم فیها خالدون لله ما
فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوه یحاسبکم به الله فیغفر لمن یشاء ویعذب
من یشاء والله علی کل شیء قدیر امن الرسول بما انزل الیه من ربه والمؤمنون کل امن بالله وملائکته
وکتبه ورسله لا نفرق بین احد من رسله وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر
لا یکلف الله نفسا الا وسعها لها ما کسبت وعلیها ما اکتسبت ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا
ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا
وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین ان ربکم الله الذی خلق السموات والارض فی ستة
ایام ثم استوی علی العرش یغشی اللیل النهار یطلبه حثیثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامره الا له الخلق
والامر تبارک الله رب العالمین ادعوا ربکم تضرعا وخفیة انه لا یحب المعتدین ولا تفسدوا فی الارض بعد
اصلاحها وادعوه خوفا وطمعا ان رحمة الله قریب من المحسنین قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن ایا ما
تدعوا فله الاسماء الحسنی ولا تجهر بصلاتک ولا تخافت بها وابتغ بین ذلک سبیلا وقل الحمد لله الذی
لم یتخذ ولدا ولم یکن له شریک فی الملک ولم یکن له ولی من الذل وکبره تکبیرا والصافات صفا فالزاجرات
زجرا فالتالیات ذکرا ان الهکم لواحد رب السموات والارض وما بینهما ورب المشارق انا زینا السماء الدنیا
بزینة الکواکب وحفظا من کل شیطان مارد لا یسمعون الی الملأ الاعلی ویقذفون من کل جانب
دحورا ولهم عذاب واصب الا من خطف الخطفة فاتبعه شهاب ثاقب فاستفتهم اهم اشد خلقا ام
من خلقنا انا خلقناهم من طین لازب یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار
السموات والارض فانفذوا لا تنفذون الا بسلطان فبای الاء ربکما تکذبان یرسل علیکما شواظ
من نار ونحاس فلا تنتصران لو انزلنا هذا القران علی جبل لرایته خاشعا متصدعا من خشیة الله
وتلک الامثال نضربها للناس لعلهم یتفکرون هو الله الذی لا اله الا هو عالم الغیب والشهادة هو الرحمن الرحیم

هو الله الذي لا اله الا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنى يسبح له ما في السموات والارض وهو العزيز الحكيم قل اوحي الي انه استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرانا عجبا يهدي الى الرشد فامنا به ولن نشرك بربنا احدا وانه تعالى جد ربنا ما اتخذ صاحبة ولا ولدا وانه كان يقول سفيهنا على الله شططا

خاتمہ

اس رسالہ میں باب اول سی تا آخر باب پنجم جو آیات و ادعیہ و اعمال لکھے گئے ہیں صورت انکی اجازت کی رسالہ نویس کو اس طرح پر ہی کہ آیات کتاب عزیز و احادیث سنن مطہرہ کی لیے اعمال و استعمال میں ضرورت اجازت کی نہیں ہی اسلیے کہ اللہ و رسول کا کلام حسب مقصود کامل کی لیے عمل میں آیگا ہاں رعایت آداب و حسن اعتقاد کی اثر کامل عاجلا و آجلا بخشتی کا معتمد الحاجات تمسک بالقرآن کی خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی بنص حدیث ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ و سنۃ رسولہ رواہ مالک فی المؤطا مرسلا ثابت ہی اور یہی حدیث اجازت استعمال و اعمال سنن پر بھی دلیل ہی بلکہ جتنے احادیث صحیحہ دربارہ الاعتصام بالکتاب والسنۃ آئی ہیں اور کتب حدیث مین لکھی ہوئی ہیں وہ سب دلیل ہیں اسی اجازت پر حدیث جابر میں مرفوعا آیا ہی خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الخ رواہ مسلم اور حدیث عرباض بن ساریہ میں فرمایا ہی فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیین تمسکوا بہا وعضوا علیہا بالنواجذ الحدیث رواہ احمد واہل السنن الا النسائی یہ نص ہی تمسک بالسنۃ پر اور اجازت عامہ ہی عمل بالحدیث پر اور حدیث ابراہیم عذری میں ارشاد کیا ہی یحمل ہذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاہلین رواہ البیہقی فی کتاب المدخل مرسلا اس حدیث میں حاملان علم قرآن و حدیث کو عدول ٹھیرایا ہی اور نشان انکی عدل کا یہ فرمایا کہ وہ

نافی تحریف و انتحال و تاویل ہیں پس جس عالم میں یہ وصف موجود ہوگا وہ زبان نبوت پر عدل موصوف ہے اور جب وہ عادل ٹھیرا تو اسکا عمل سراپا اثر و نصفت ہوگا وللہ الحمد الحاصل قرآن و حدیث پر عمل کرنے میں کچھ احتیاج کسی کی اجازت کی نہیں ہے حدیث کا صحیح ہونا کافی ہے اور جس عمل کی فضیلت یا تاثیر جس کلمہ کی حدیث میں آئی ہے اسکے پڑھنے اور پڑھانے اور دم کرنے یا لکھنے میں وہ تاثیر ہر دم موجود ہوتا ہے اور ہمکو حکم ہے کہ جو بات ہمکو حضرت سے پہنچی ہے اسکو دوسرے تک اسی طرح بلا کم و بیش پہونچا دیں چنانچہ حدیث ابن مسعود میں فرمایا ہے نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظها و وعاها و اداها فرب حامل فقه غیر فقیه ورب حامل فقه الی من هو افقه منه الخ رواه الشافعی والبیہقی فی المدخل و رواه احمد والترمذی و ابن ماجه والدارمی عن زید بن ثابت دوسرے لفظ اسکا رفعا یہ ہے نضر الله امرأ سمع منا شیئا فبلغه کما سمعه فرب مبلغ اوعی له من سامع رواه الترمذی و ابن ماجه و رواه الدارمی عن ابی الدرداء ان احادیث میں حکم تبلیغ کا فرمایا ہے یہ امر شامل ہے امر و نہی و موعظت و ذکر و دعا سبکو ولہذا حدیث ابن عمرو میں آیا ہے بلغوا عنی ولو آیة رواه البخاری اور جو شخص کسی کو کسی طرح کا نفع پہنچائے اسکو خیر الناس کہا ہے اسلیے جو فوائد و منافع دار فانی و دار آخرت کے آیات و احادیث سے صحیح و ثابت ہوئی ہیں انکو اس جگہ لکھا گیا اور بیجا آوری اتباع کی عمل میں آئی ہے ٭ دلو تیر از گنج مقصود نشان کرمانه رسیدیم تو باری برسی ٭ علاوہ اسکی علمای محدثین سے اتصال سند و اجازت کتب سنن بطریقہ سماع و حدیثا مسرج و ماثور ہے مجکو اجازت کتب صحاح و سنن وغیرہا کی مشائخ حدیث سے حاصل ہے تفصیل اس اجمال کی کتاب سلسلة العسجد میں لکھی گئی ہے یا تی وہ اعمال جو مشائخ طریقہ سے اس جگہ نقل کیے گئے ہیں منجملہ انکی ایک کتاب الفوائد شیخ ابو العباس احمد بن عبد اللطیف شرجی حنفی رضی اللہ عنہ صاحب تجرید صحیح بخاری ہے انہوں نے یہ تجرید ۸۰۰ ہجری میں لکھی ہے شرجی اسانید علوم حدیث میں میرے شیخ الشیوخ ہیں سند کتاب سنن ابی داود و جامع ترمذی و نسائی و ابن ماجه و شفاء قاضی عیاض و سلاح المومن و مشکوة المصابیح و احیاء العلوم

وغیرہ لکھ میں نام انکا ضمن سند میں آ آتا ہی اسلیے اعمال جو انکی کتاب سے لکھی ہیں داخل دائرۂ اجازت ہیں اور جو
اعمال کہ قول جمیل سے منقول ہیں انکی اجازت مستقل مولوی محمد یعقوب مہاجر مکی سے حاصل ہی اور وہ اعمال جو
مرزا مظہر جانجاناں سے نقل کیے گئے ہیں وہ غالباً موافق قول جمیل یا موافق بعض حادثات ہیں الا ماشاء اللہ تعالیٰ اور جو
دو ایک اعمال کتاب خزینۃ الاسرار سے حکایت کیے ہیں انکی اجازت مجھکو نہیں ہی لیکن وہ بھی دائرۂ اذن سے باعتبار
اخذ کے مشائخ صوفیہ سے خارج نہیں ہو سکتی ہیں اور جس صورت میں کہ تعامل اعمال کتاب و سنت کا بلا اجازت خاص
جائز ہے تو اعمال وعزائم مشائخ کا بھی استعمال کرنا ممکن ہی گو اجازت نہو ہاں اتنی بات درکار ہی کہ شیخ کا مشرب معلوم
ہو اور طریقۂ مقررہ پر وہ عزیمت عمل میں لائی جاوے ورنہ جب احتیاط و رعایت آداب کی طرف سے عازم و
معمول لہ کی نہیں ہوتی ہی تو ہر عمل کتاب و سنت کا بھی اثر ظاہر نہیں ہوتا یہ قصور اپنی طرف کا ہی نہ دوسرے کی
طرف کا اس رسالے میں جسقدر اعمال لکھے گئے ہیں غالباً وہ مجربات ہیں قدماء علماء و مشائخ نے انکا تجربہ کیا ہی اور بعض کا
تجربہ مجھکو بھی حاصل ہوا ہی اور ایسے اعمال جنکے تجربے کا حال معلوم نہیں ہی وہ ایک دفتر میں بھی نہیں آسکتی
ہیں اسلیے انکا ذکر ترک کر دیا ہی اسی طرح وہ تعاویذ و تعالیق و اوفاق وعزائم جنکی صورت شرعی موافق
ظاہر سنت کے نہیں تھی گو نفس الامر میں جائز العمل و دافع الخلل ہوں انکو بھی چھوڑ دیا ہی اصح الصحیح و
انفس نفیس و روح الروح کو اس جگہ ضبط کیا ہی میں ان ادعیہ و اعمال کی اجازت خاصہ اپنی اولاد
و احفاد کو ذکراً و اناثاً دیتا ہوں کہ وہ اوقات حاجات میں ان اعمال کو اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے
ضرور عمل میں لایا کریں یا جس کسی مسلمان کو طرف انکی حاجت ہو اسکے لیے یہ عمل کر دیا کریں کہ خیر الناس
من ینفع الناس اور ان اعمال کی قدر و قیمت سمجھیں انشاء اللہ تعالیٰ برکات و منافع عجائب انکو ظاہر ہونگی
وباللہ التوفیق وھو المستعان وخیر رفیق وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ
خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین روز یکشنبہ وقت نیم روز ایک ہفتہ کے اندر یہ رسالہ ۱۹ صفر ۱۳۰۵ ہجری
کو ختم ہوا ختم اللہ لنا بالحسنیٰ ان ختم اللہ بغفرانہ فکل ما لاقیتہ سہل + تمت